ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

دیوان آئینہ محبوب

مع

مختصر رسالہ معرفت

مطبع انصاری حیدرآباد

هست کلید در گنج حکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور

سب تعریف اللہ تعالےٰ ہی کو سزاوار ہے کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سی بنائین آسمانون
کو بے ستون اور بے سہارے اور زمین کو بے اصل و بے مادے کے اور پھر ٹھہرائین
اُسمین اپنی حکمت بالغہ سے اندھیریان اور اوجالے کو واضح ہو کہ اسمین
خدائے لایزال خالق بے مثال اپنی عظمت و عزت جلال و جمال کے کمال
یکتائی کے طرف کنایہ کرکے فرماتا ہے - ظلمت و نور دونو میرے ہی مخلوق
ہین اور ظلمت و نور سے شب و روز مراد ہے یا معصیت و طاعت یا جہل و علم
یا ضلالت و ہدایت کیطرف اشارہ ہے کہ جس نے بنائین انسان مین آسمان
قلب اور زمین نفس کو اور پھر گردانا صفات بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی

شیطانی سے نفوس مین ظلمات کو اور ظاہر کیا اوصافِ ملکی روحانی
اور اخلاق انوار ربانی سے قلب مین نور کو۔ **مثنوی**

جب ارادہ یون کیا پروردگار	تا تجلّی ذات کی ہو آشکار
تھا نہ ضدِ اوس ذات بے مانند کو	ذات بے ضد کے نہو ظاہر کبھو
پس بنایا اِک خلیفہ خوش صفات	تا کہ ہو آئینہ اوصافِ ذات
نور بے حد رحمت اوس کو کیا	ظلمت اوس کا ضد بنایا دوسرا

پھر مصداق یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۔ راہ دکھاتا ہے
اللہ تعالےٰ اپنے نور کے طرف جس کو کہ چہتا ہے اور کمال رحمت و مہربانی
فرماکر بموجب هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی سے انبیا
علیہم الصلوات والسلام کو مبعوث کیا تا کے اون کے ذریعہ سے خلایق
کو جہل و معصیت و ضلالت کی ظلمت سے علم و طاعت و ہدایت کے نور
کے طرف باہر نکال لاوے **علی الخصوص** صلوٰۃ بیحد و سلام
بیعدد از ازل تا ابد حضور پر نور اقدس اعلیٰ جناب حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم پر ہو کہ آپ کے نورِ مقدس کو رب
مخلوق کے اول پیدا کیا اور پھر آپ کے نور مبارک سے کل کائنات کا
ظہور کر کے آپ کو سب انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر مین وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط کے دولتِ جاودانی سے سرفراز

فرما کر سارے کمالات انبیاء سابقین کے انکی ذات تقدس آیات
مین رکھکر آپ کو جن و انس کی ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا اور بمصداق
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ط اپنی فرمان برداری کو آپ کی
فرمان برداری پر موقوف کیا اور بمصداق وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط جس نے آپ سے منہ پھیرا وہ
گمراہ اور ہلاک ہوا اور آپکی آل پاک جنکی شان مین اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ط کا مژدہ
سنایا اور آپ کے خلفائے راشدین اور اصحاب اجمعین جنکی شان مین
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط کی بشارت فرمایا اور اَشِدَّآءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کی صفت سے موصوف فرماکر اون کے
واسطہ سے شرک و بدعت کے ظلمت کو صفحۂ عالم سے مٹایا اور توحید
وسنت کے نور کو چمکایا اور تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و علمائے
راسخین جنکی شان علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی پوری پوری
مصداق ہین یہہ سب انوار و شیون خاص اُس رحمۃ للعالمین کے فیضان
رحمت کا ظہور ہے کہ رب العالمین اپنے مقبول بندون کو آپ کی
اُمت مین داخل کیا اور آپکی امت مرحومہ کو خیر الامم کے خطاب سے
مبشر فرماکر آپ کے امت کے اولیا کی توصیف مین الا ان اولیاء

اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون کی بشارت فرمایا پھر عام
لوگون کی ہدایت کے لئے اون اولیا، اللہ کا واسطہ ٹھہرایا تاکہ ظلمت
جہل و نادانی اور پستی اوصاف حیوانی سے نکلکر روشنی علم و دانائی اور بلندی
کمال انسانی پر پہونچنے کی تحصیل معاش و معاد کے اسباب کا ملکہ اور طرز و طریقہ
حاصل کرنے کے لئے وَابْتَغُوا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کا امر فرمایا اور پھر اوس
سلسلہ وسیلہ کو امام الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین
جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ختم فرمایا پھر جن
لوگون نے اون کے طریقہ پر پیروی ظاہراً و باطناً اختیار کی تو ان کے حق مین
لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا کا وعدہ فرماکر زمرہ اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کی بشارت
فرماتا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِفَضْلِکَ اور جن لوگون نے ان کے
یا اللہ کر ہم کو ان مین سے ساتھہ فضل تیرے
خلاف مین پیروی کی ان کے لئے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کی زجر و تنبیہ
نقصان دنیا و آخرت
فرماکر زمرہ اُولٰئِکَ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ کی نذارت فرماتا ہے اَللّٰھُمَّ
یہہ لوگ وہی ہین نقصان پانے والے — یا اللہ
لَاتَجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِکَرَمِکَ **اما بعد** بندہ ہیچمدان کمترین جہان سراپا
مت کر ہمارے کو ان مین سے ساتھہ کرم تیرے
پر از عصیان و عیوب آپکا خادم **شیخ محبوب** متخلص بہ **محبوب**
عفا اللہ عنہ خدمت مین اخوان الصفا کے عرض حال کرتا ہے کہ یہہ خاکسار
سراپا گنہگار اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ جو عین شباب کا تھا افسوس
ظلمت و معصیت جہل و ضلالت مین کہویا اور کولہو کے بیل کی طرح

۲ نہین ہے خوف اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہونگے
۳ اور ڈھونڈو طرف اس کے وسیلہ
۴ البتہ راہ دکھلاوینگے ہم ان کو راہین اپنی
۴ یہہ لوگ وہی ہین چھٹکارا پانے والے
۵ نقصان دنیا اور آخرت
۶ یہہ لوگ وہی ہین نقصان پانے والے

انکہو نپر ٹوپ پہنا ہوا اوسی چکر مین ناحق اتنی عمر صرف کر سرگردان رہا
نہ کبھی بھولے سے بھی لب پر نام اللہ لیا اور نہ کبھی دلمین خوف عقبیٰ لایا اور
نہ کبھی اپنے آپکو اتنا بھی نجانا کہ تو کیا شئے ہے کہان سے آیا اور کہان تھا
اور اب کہان ہے اور کس کام کیلئے آیا ہے اور کیا کر رہا ہے اور یہان سے
کدہر جایگا واے غفلت و نادانی کہ اول اپنی ہی حقیقت و اصل سے
بیخبر پھر دوسرے کو کسطرح پہچانتا بارے یکایک فضل الٰہی شامل حال ہوا جو
اس چکر سے چھوٹنے اور جہل وضلالت سے نکلنے کیلئے آفتاب نور ہدایت کے
طلوع ہونے کا وقت آیا چارون طرف سے شیخ صاحبدل پیر روشن ضمیر
فرد الافراد قطب الارشاد صوفی جامع الاضداد عالم علم شریعت ماحیٔ شرک
و بدعت عامل توحید و سنت رہبر راہ طریقت عارف کامل عاشق واصل
پیشواے ارباب حقیقت مقتداے اصحاب معرفت خرقہ پوش کشف وشہود
جرعہ نوش وحدۃ الوجود کاشف اسرار دقایق شاہد انوار حقایق ہادی
طریق لی مع اللہ مولانا و مرشدنا جناب **خواجہ شاہ رحیم اللہ شاہ**
چشتی القادری سلمہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات کے فیض عام
کی صدا کانونمین آنے لگی تب دل مین آیا کہ ایسے بزرگ سے ملین اور کچہہ
اپنے لئے بھی دین و دنیا کی بھلائی چاہین جسقدر شیخ کی تعریف و توصیف
سُنتا تہا وونہی بلکہ اُس سے زیادہ مذمت و شکایت سُنا کہ خلاف

سنت منکر شریعت پابند بدعت مانع صوم وصلوٰۃ تارک اذکار و اشغال
بے بہرہ از اسرار حال وقال ہین - غرض طرح طرح سے انواع و اقسام کی مذمت
و شکایت سنکر سُن ہوگیا پھر بارے جی مین آیا کہ ایکدفعہ ضرور ملا چاہیئے دیکھین
کہان تک تعریف و شکایت کا پتہ ملتا ہے - غرض ایک روز شب مین اتفاقاً
کسی کام کیلئے اُس راستہ سے گذرا جہان حضور کا دولتخانہ ہے دور ہی سے
دیکھا کہ حضور اپنے حجرہ سے باہر تشریف فرما ہین اور ارد گرد پس و پیش کئی مرید
عالم و فاضل مُلّا و مشایخ عام وخاص بلدہ و سکندرآباد کے حضور مین دست بستہ
مودب بیٹھے ہین اور حضور اسرار معارف و حقایق دقایق قرآن و احادیث
اخبار و آثار زبان حق لسان سے بیان فرما رہے ہین - ذرہ دیر کسی گوشہ مین
پوشیدہ کھڑا ہوکر دور ہی سے کچھ کچھ سُنا او سوقت یہہ بیان ہو رہا تھا -
وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ؕ اور وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ؕ یعنے
افق المبین اور افق الاعلیٰ کے مقامات عروج اور اون کے منازلات
سیر و سلوک کی تشریح فرما رہے تھے اور اُسکے مناسب ہر ہر موقع پر مثنوی شریف کے
اشعار نہایت ہی ذوق و شوق سے ارشاد فرما رہے تھے پس وہان سے یہہ
کمترین بے ساختہ اس مجلس مبارک مین داخل ہوا اور حضور سے دست بوس
ہوکر اک طرف دست بستہ مودب بیٹھ گیا اور دل ہی دل مین ازبس خوش
ہونے لگا کہ جسقدر حضور کے اوصاف و کمال اور تقدس کا شہرہ سنتا تھا

اُس وقت اوس سے زیادہ صد چند بلکہ دہ صد چند زیادہ بچشم خود دیکھہ رہا تھا تب یہہ مصرع یاد آیا ہے مصرعہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ - پھر اوسیوقت اُسی مجلس مین دل سے جناب الٰہی مین ملتجی ہوا کہ پروردگار مجھہ گنہگار ناچیز کو بھی حضور کے سلسلہ بیعت مین داخل فرما پھر تھوڑے عرصے کے بعد مجلس برخاست ہوی کمترین بھی واپس مکان کو آیا لیکن دل نہایت شادان و فرحان حضور ہی کے جانب کھینچا چلا جارہا ہے کہ دیکھہ کیسے کیسے عالم و فاضل قرآن و احادیث کے جاننے والے حضور سے شرف بیعت حاصل کر کے سرفراز ہو رہے ہین سبحان اللہ کیا تقدس ہے پھر اُسکے ساتھہ ہی ساتھہ نہایت ہی سخت متحیر و متعجب ہے ہا کہ ایسے مقدس بزرگ کی جو جامع علوم ظاہری و باطنی اور کاشف رموز قرآن و حدیث ہین بعضون نے ناحق و ناروا شکایت و مذمت کیتے ہین اسکی کیا وجہ ہے اور یہہ کیا بات ہے نہایت ہی حیران رہا اور اس امر کو کئی روز تک دل ہی دل مین سوچتا رہا مگر سمجھہ مین کچھہ نہ آیا - اتفاقاً ایک روز کسی دوست کے پاس گیا وہان لب لباب مثنوی شریف اردو مسمی بہ باغ ارم پڑھی جاتی تھی سنکر دل نہایت مضطرب و بیقرار ہوا غرض اوس کتاب پاک کو وہان سے مستعار لے آیا اور تھوڑا تھوڑا ہمیشہ مطالعہ کرنے لگا جب چھٹا دفتر مطالعہ کر رہا تھا اور جس امر مین پریشان تھا اوس کا فیصلہ اوس دفتر مین پایا تب دلکو تسلی حاصل ہوی وہ فیصلہ یہہ ہے -

نور و ظلمت سے بنایا دو نشان — ایک آدم دوسرا ابلیس جان

سالہا یہہ دو مخالف ہین باہم — جنگ اور پیکار تھا تا اک جہنم

دوسرے دور زمین جب ہابیل تھا — ضدّ نور اوس کا وہی قابیل تھا

نور ابراہیم پایا جب ظہور — ہو کھڑا نمرود دشمن بالضرور

فتنہ ان دونون مین ایک مدت رہا — بعدہٗ آتش سے یہہ فتنہ مٹا

تھے غرض ہر دور مین یہہ دو فریق — تا کئے فرعون کو موسےٰ غریق

سالہا برپا رہے یہہ دو علم — آب رود نیل تھا اون کا حکم

پھر ہوا جب دور ختم المرسلین — دشمن اون کا تھا ابوجہل لعین

پھر اس فیصلہ کے بعد دلمین نہایت ہی ذوق وشوق پیدا ہوا کہ حضور سے شرف بیعت حاصل کرون ارادہ مصمم کرکے ایک روز دراقدس عالی پر حاضر ہوا سُنا گیا کہ حضور علی الصباح بلدہ مین کسی مرید کے یہان تشریف فرما ہوے ہین مگر اُس روز میرے حاضر ہونے کے قبل ہی سے دو چار مرید اہل بلدہ صاحب علم وفضل قدمبوسی کیلئے آئے ہوے تھے اون سے ملاقات کرنیکے بعد بسبیل تذکرہ اپنی سرگذشت از ابتدا تا انتہا تمام سُنایا سُنکر فرمانے لگے کہ بھائی ہم پر بھی علی ہذا القیاس واقعہ گذرا ہے جب ہم شیخ کے اوصاف وکمال سُنکر اکثر سکندرآباد کے باشندون سے

شیخ کے پرسان حال ہوتے یا ملاقات کیلئے آتے ہوتے تو اکثر لوگ
غیر واقعہ حالات سمجھا کر راستہ ہی سے واپس کرا دیتے تھے تو ہم بھی ایک
عرصہ تک نہایت ہی حیران رہتے تھے مگر قسمت مین فضل آلہی تھا جب شرف
بیعت حاصل ہوی تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اسمین یہہ بھید تھا وہ کیا یہہ ہے

شعر

کہان کی کرو ہدایت کہا یہ شیطان کو کر کے لعنت	ادہر نہ دینا کسی کو آنے خدا کی باتین جلا ہی جانے

غرض جو سچے پیران طریقت ہین وہ جامع شریعت و حقیقت اور متبع سنت ہوتے ہین
وہ بیشک نائبان رسول اللہ اور ہادیان راہ الی اللہ ہین اُنکے مقابل مین اکثر
کور چشمان باطن یعنے زاہدان ظاہر درست باطن خراب جو ناواقف حقایق
شریعت ہین اور مشایخان خود پرست مشیخت مآب یعنے پیران پارسا جو
بے سمجھہ سر حقیقت ہین کم فہمی سے اکثر قران و احادیث کے اسرار و معانی
اپنی خود رائی سے غلط مفہوم کر کے اپنے زعم فاسد مین برعکس نتیجہ پیدا کرتے
ہین اور بجائے توحید کے الحاد کے غار مین جا گرتے ہین پھر عمر بھر اس ظلمت کدہ
سے نکلنے نہین پاتے ہین اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ علاوہ برین طرفہ
یا اللہ مت کر ہمارے کو ان مین سے
یہہ کہ ایسے یاران خود غلط سرتاپا اشراک و الحاد مین گرفتار پھر از راہ بغض و
حسد خاصان حق کی جو شکایت و مذمت کرتے ہین گویا آفتاب پر خاک
اڑا لیتے ہین اور طالبان حق کو راہ حق سے پھیرتے ہین شیخ کامل ناقص

دونون کی علامات وشناخت مولانائے رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مثنوی شریف مین جابجا نہایت ہی عمدہ تمثیلات کے ساتھ ارشاد فرماتی ہین

دونون صورت گر ہو یکسان ہے روا	پانی کھارا میٹھا دکھتا ہے صفا
وہ ہی پہچانے جو صاحب ذوق ہے	تلخ و شیرین آب مین جو فرق ہے

میان شیخ کامل کا ملنا بھی فضل الٰہی پر موقوف ہے خدا تمہارے شوق کو زیادہ کرے اور جو تمنائے دلی ہے اوس کو بر لائے یہہ فرما کر وے حضرات و الیس بلدہ تشریف لیگئے اور یہہ کمترین اپنے گھر پھرا اوس کے ایک ہفتہ بعد یعنے بتاریخ لبست و یکم شہر ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ حضور کے بیعت سے مشرف ہوا الحمد للہ ایسا کامل طبیب باطن کہ جس کا دست شفا اس ناقص کے ہاتھ لگتے ہی جملہ امراض جہلک جو نفس کے ظلمت مین پوشیدہ تھین ایکبارگی سب دور ہو گئین تب قلب مین رشد و ہدایت کا نور ایسا جلوہ گر ہونے لگا کہ تھوڑے ہی دنون مین حضور کے کمال افضال و توجہات و تعلیم و تلقین کے فیضان و برکات سے شرح صدر ہوا جہل و ضلالت کے خواب مین آنکھین جو بند تھین کھل گئین تو پیش و پس و یمین و یسار و تحت و فوق ہر ہر شئے سے وجود حق ہی نظر آنے لگا۔ تب یہہ اشعار مثنوی شریف کے اس کے قبل بسا اوقات اکثر شیخ کی زبان مبارک سے جو سنتا تھا یاد آئے۔ **مثنوی شریف**

ابلهان حیران آیا حق کجاست	بر زمین ست یا که او اندر سماست
یا که بر عرش عظیمش جائے اوست	یا کہ در خلد برین ماوائے اوست
حق عیانست اے برادر جاودان	تو عیان را خود چہ میجوئی نہان

غرض ہر طرف کو آنکھ اُٹھا کر غور کیا تو سولے نور وجود کے کچھہ نہ پایا تب انا من نور اللہ وکل شئ من نوری کا خلاصہ سمجھہ مین آیا اور اسی ذوق مین گاہے گاہے کچھہ اشعار کہنے لگا تب چند احباب نے مجھہ کو اسبات پر مجبور کیا کہ اِن کو یکجا جمع کر کے طبع کروا تا کہ ہم سب کو یہہ دستیاب ہو ہر چند مین نے عذر کیا لیکن پذیرا نہوا پھر مکرر اسکر سخت مجبور کیا گیا تو حضرت قبلہ کی خدمت مین عرض کیا ارشاد ہوا کہ اگر تو مناسب سمجھتا ہے تو مختار ہے۔ غرض چار و ناچار طبع کا ارادہ کیا اور اُسکے ساتھہ ہی اپنی سرگذشت بھی جو کچھہ کہ تھی بطور ضمیمہ کے عرض کیا اور پھر جی مین آیا کہ اسکے ساتھہ بقدر ضرورت شئے و نور کی تعریف بھی لکھے تو مناسب ہے کیونکہ آجکل اکثر جاہل ناقص التحقیق تصوف کا دم مارتے ہین جس کو دیکھو اوس کے لب پر مسئلہ ہمہ اوست جاری ہے فی الحقیقت اس مسئلہ کی کنہ حقیقت سے ناواقف اور محض غافل ہین صرف عارفون کی باتین سُنکر یا اون کے تصانیف دیکھکر اپنی خود رائی سے حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھکر الحاد کے بھنور مین

غوطے کھا رہے ہین یا اللہ بفضلک العظیم و بحرمت محمد النبی الکریم اس بھنور سے ڈوبتون کو نکال معلوم ہو کہ اگرچہ مسئلہ ہمہ اوست عین ایمان ہے بشرطیکہ موافق کتاب و سنت ہوا ور مخالف شریعت نہو حق ہے مگر بہ نہایت ہی نازک ترین مسئلہ ہے اس مسئلہ کی کنہ حقیقت حاصل کرنے کیلئے شیخ محقق کامل روشن ضمیر صاحبدل چاہئے اور اس مسئلہ کی تحصیل سے کل اقسام شرک جلی و خفی و اخفی زایل ہو کر توحید کامل ہوتی ہے اور ایمان تحقیقی حاصل ہوتا ہے ورنہ وہی پہلی حالت (محض کولھو کا بیل) جو اس خاکسار کی تھی یا محض امید و بیم کی چکنی چپڑی باتونکی نری تھاپون مین پڑے رہے نہ کنارہ ملے نہ تھہ کو لگے وہی مثل صادق آوے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اللہ ہی اپنا فضل کرے۔

آغاز تعریف نور

نور لغت مین روشنی کو کہتے ہین اور اصطلاح صوفیہ مین ذات او ظل ذات کو کہتے ہین جیسے حق تعالے خود اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط یعنے اللہ نور ہے

اسمانون اور زمین کا واضح ہو کہ نور لغت مین جو روشنی کو کہتے
ہین باین معنی حق تعالے کو نور کہنا درست نہین کس واسطے کہ نور وظلمت
یعنے روشنی وتاریکی یہہ باہم متضاد ہین یعنے ایک دوسرے کی ضد ہین
اور حق تعالے ان دونون ضدونکا خالق ہے جیسے خود فرماتا ہے
وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط یعنے بنایا ظلمت و نور کو پس ان معنون پر
نور کا لفظ حق تعالے کی نسبت کہنا اور سمجھنا درست نہین مگر ہان نور ایک
ایک اسم ہے اسماء اللہ مین سے جو فی الحقیقت عین مسمیٰ ہی کہنا اور سمجھنا
درست ہے اور نیز نور سے اشارہ ہے طرف مرتبۂ وحدت کے کہ اُس
مرتبۂ وحدت مین اربعہ اعتبارات ذات سے نور ایک اعتبار ذات ہے
جو بالذات خود اپنے پر آپ روشن ہے نہ کہ زاید بر ذات کہ صفت اُسکی
ہو بلکہ بالذات خود بر خود روشن ہے لہذا اس مرتبہ مین نور عین ذات
اور ذات عین نور ہے اور اس مرتبہ مین نور واسطے اپنے خود بر آپ ہی
آپ ظاہر ہے اور واسطے غیر اپنے کے مظہر ہے اسواسطے صوفیہ کہتے
ہین اَلنُّوْرُ ھُوَ الظَّاهِرُ لِنَفْسِهٖ وَالْمُظْهِرُ لِغَيْرِهٖ پس باین ہر دو
معنے اللہ کو نور کہنا درست ہے یعنے خود بخود ظاہر اور دوسرون کو ظاہر
کرنے والا پس یہان نور سے مراد ذات اور ذات سے مراد وجود اور وجود
سے مراد ہستی ہے اسواسطے محققین کے نزدیک نور حقیقی حق تعالے

سورہ انعام — اور بنایا اندھیرے اور اُجالے

قول صوفیہ — نور وہ ہے جو ظاہر ہے ذات سے اپنی اور ظاہر کرنیوالا دوسرون کو

ہی کی ہستی ہے کہ جملہ موجودات علوی وسفلی سب کے سب قبل از
ظہور جو ظلمت عدم مین مستور تھین سب اسی ایک نور وجود سے عرصہ
شہود مین ظاہر و موجود ہوئین ورنہ نفس الامر مین سب کے سب اپنی
ذات سے نیست و نابود ہین اسلئے حق سبحانہ تعالیٰ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ارشاد فرماتا ہے کیونکہ بغیر نور کے کسی شئے کا ظہور ہو ہی
نہین سکتا اسلئے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی صاف
اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ ارشاد فرمایا ہے

سورہ نور اللہ نور ہے آسمانون کا اور زمین کا ۱۲

حدیث شریف مین نور سے اللہ کے ہون اور خلق تمام میرے نور سے ۱۲

آغاز تعریف شئے

شئے لغت مین موجود کو کہتے ہین اور اصطلاح صوفیہ مین شئے موجود
حقیقی اور ہست حقیقی کو کہتے ہین جو ذات بحت ہے مگر مجازاً موجودات
عالم مین سے ہر فرد موجود کو بھی شئے کہتے ہین کیونکہ کوئی صورت
موجودات عالم کی ذات الٰہی سے خالی نہین ہے یعنے حقایق عالم کی
صورتین جو علم الٰہی مین قرار پائے ہین وہ از خود وجود نہین رکھتے ہین
مگر موجود ہونے کی صلاحیت رکھتی ہین اسواسطے حق سبحانہ تعالےٰ اپنے
وجود بخشی سے اون کو خارج مین موجود فرمایا تو موجود ہین ورنہ بالذات
معدوم ہین یعنے جس صورت شئے مین ظہور وجود الٰہی کا نہین ہے وہ

شئے موجود ہی نہین ہوسکتی اسواسطے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ ارشاد فرمایا ہے کیونکہ صورت
شئے کی بالذات عدمیت رکھتی ہے اسواسطے ماسوا اللہ جس کو عالم یا
اشیا کہتے ہین وہ باطل ہے یعنے لاشئے ہے اور جو لاشئے ہے وہ فی الحقیقت
نیست و معدوم ہے اور جو معدوم ہے اوسکا موجود ہونا بھی باطل ہے
کیونکہ حقیقت مین کسی صورت شئے کو بالذات وجود ہی نہین ہے بلکہ
حق تعالےٰ ہی ذوات اشیاء کی صورتون مین خود جلوہ ظہور فرمایا ہے۔
یعنے حقیقت حق (وجود مطلق) ہی بصورت شئے صورت شئے پر
بکلی محیط ہے اسواسطے اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ارشاد ہوا ہے
پس شئے فی نفسہ صورت ہی کا نام ہے جیسے کہ وہ قبل از ظہور بالذات
عدمیت رکھتی تھی اسیطرح بعد از ظہور بھی صورت شئے کی بلفعل معدوم
ہے۔ لہذا کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ ارشاد فرماتا ہے یعنے سوائے
ذات مطلق (وجود حق) کے صورت کل شئے کی جو ماسوا اللہ ہے ہر وقت
یعنے زمانۂ ماضی و حال و استقبال ہر سہ زمانون مین ہلاک و فانی ہے
کیونکہ ذات ہر شئے کی فی نفسہ معدوم ہے بغیر نور مطلق (وجود حق)
کے کسی شئے کا از خود ظلمت عدم سے عرصۂ شہود مین ظہور ہی ہو نہین
سکتا ظلمت عدم سے وہی اعیان ثابتہ صور علمیہ مراد ہین جو حقایق

١ حدیث شریف — خبردار ہر چیز سوائے اللہ تعالےٰ کے خیالی ہے وہ باطل ہے ١٢

٢ حٰم سجدہ — خبردار ہو تحقیق وہ ہر چیز کو گھیر رہا ہے ١٢

٣ قصص سورہ — ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے ذات اس کی ١٢

عالم اور ذوات خلق ہین یعنے اشیا کی صورتین جو علم الٰہی مین ثابت
ہوے ہین بلا انفکاک خارج مین نور مطلق (وجود حق) سے ظاہر موجود
ہوے ہین لہذا بظاہر اشیا موجود نظر آتی ہین اسواسطے موجودات عالم مین
سے ہر ہر فرد موجود کو مجازاً شئے کہتے ہین حالانکہ موجود اللہ ہی ہے اور
اشیا معدوم ہین پس معدوم کا موجود ہونا محال ہے لہذا معدوم کو موجود
دیکھنا خطائے نظری ہے کیونکہ جو شئے قبل از ظہور خلق کے معدوم اور پھر
بعد از ظہور خلق کے فانی ہو وہ بالفعل بھی معدوم ہے مگر ہر شئے کی معدومیت کا
ادراک نہایت ہی دقیق نظر سے حاصل ہوتا ہے بجز نظر خواص کے نظر عوام سے
بالکل مخفی ہے تاوقتیکہ سر وحدۃ الوجود منکشف نہو ہر شئے کی بالفعل معدومیت
کا ادراک حاصل نہین ہوتا کس واسطے کہ لِکُلِّ شَیْءٍ وَجْہَانِ یعنے ہر شئے
جو ظاہر مین دکھلائی دیتی ہے وہ دو وجہ رکھتی ہے ایک وجہ ہستی دوسری
وجہ نیستی اور وجہ نیستی وجہ ہستی پر حجاب ہے تاوقتیکہ یہہ حجاب نہ اوٹھے
شہود حق حاصل نہین ہوتا اور اس حجاب کا اوٹھنا شیخ کامل کے ارشاد پر موقوف
ہے شیخ کامل محقق صاحبدل وہ ہے کہ باوجود دو ضد یکجا جمع ہونے کے
(جو وجہ ہستی و وجہ نیستی ہے) ہر شئے مین دو جہت ایک جہت ہالک
اور ایک جہت باقی علیحدہ ثابت کر دکھلائے اور باعتبار احکام جداگانہ
کے عینیت با غیریت اور غیریت با عینیت ایسا ثابت کرے کہ سر مو

واسطے ہر شئے کے
دو وجہین ہین ۱۲

خلاف شرع شریف ہو اور موافق کتاب و سنت کے اوسپر دلیل ہو
کہین عبد رب ہو اور رب عبد ہو کس واسطے کہ حقایق الاشیاء
ثابتۃ یعنے حقیقت ہر شئے کی ثابت ہے مبدل ہو نہین سکتی اگر مبدل
ہو تو قلب حقایق لازم آئیگا یہہ کفر ہے اور قلب حقایق محال و باطل ہے
یہہ نہایت نازک مقام ہے اس مقام مین بہتون نے توحید کے دہوکے
سے الحاد مین جا پڑے ہین اور حقیقۃ الشئ لا تنفک عن الشئ
یعنے حقیقت شئے کی شئے سے جُدا نہین ہوتی ہے اکثر ناقص التحقیق نے
صوّر علمیہ اعیان ثابتہ کو جو ذوات خلق ہین عین ذات حق کہدیا یہہ سراسر
انکی غلط فہمی اور گمراہی ہے کیونکہ انہون نے یہہ خیال کیا ہے کہ علم
بغیر معلوم کے پایا نہین جاتا اور صفت علم کی عین ذات ہے لہذا ذات
الہی اور معلومات الہی جو صوّر علمیہ ہین عین یکدیگر ہین کہدیا ہے یہہ
بسبب غیر تحقیق و لاعلمی کے انکی محض غلطی و گمراہی ہے اور وہ جو بعض محققین
نے علم و عالم و معلوم ہر سہ مراتب عین یکدیگر ہین فرمایا ہے وہ من حیث
الاندراج مرتبہ ذات ہے نہ کہ صوّر علمیہ اعیان ثابتہ جو ذوات خلق متصف
بعدم اضافی و معلومات الہی ہین عین حق ہے نفرمایا چونکہ علم الہی دو طرح
ثابت ہے چنانچہ ۔

ما خدا از ازل دو علم بود		علم بالذات و علم ماہیات

حقیقت ہر چیز کی ثابت ہین ۱۲

حقیقت چیز کی نہین علحدہ ہوتی چیز سے ۱۲

به همین هر دو علم ثابت شد	که بود غیر ذات معلومات

یعنے ایک علم ذات دوسرے علم ممکنات جو حقایق عالم ہین اگرچہ یکہ ممکنات معلومات آلہی ہین بہ نسبت علم آلہی قدیم ہین مگر بہ نسبت احتیاج ذاتی متصف بحدوث ہین چونکہ وہ اپنی ذات سے خود بخود وجود نہین رکھتے ہین چنانچہ امام المحققین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین اَلاَعْیَانُ مَاشَمَّتْ رَائِحَۃُ الوُجُوْدِ یعنے اعیان ثابتہ نہین سونگھی بو وجود کی اسواسطے اعیان کو معلومات اور معدومات کہتے ہین کیونکہ حق سبحانہ تعالے حقایق عالم کی صورتون کو اول اپنے علم مین معلوم کیا اسواسطے اُن کو معلومات آلہی کہتے ہین اور معدومات اسواسطے کہتے ہین کہ اعیان فقط علم آلہی مین صورت علمی پکڑے ہین نہ کہ خارج مین اور بہ سبب موہوم ہونے کے اون کو معدومات کہتے ہین پھر علم اور عین مین اعیان وجود حق سے ہی موجود ہوے ہین نہ کہ اپنے آپ سے کس واسطے کہ غیر وجود حق تعالے کا معدوم محض ہے اور معدوم محض کا موجود ہونا محال و باطل ہے پھر باوجود علم آلہی مین ثابت رہنیکے بلا انفکاک اعیان کا ظہور خارج مین اس حکمت و صنعت سے ہوا ہے کہ اس کا علم و انکشاف کسی غیر اہل پر ظاہر نہین اور اس صنعت ظہور مین عجیب و غریب حکمت ہے اکثر عارفان ناقص التحقیق نے اس مقام پر دہوکا کھاکر نری عینیت کے قایل

اعیان نہین سونگھی بو وجود کی ۱۲

ہوے ہین جو لوگ کے عبد و رب کی ذات اور وجود مین فقط عینیت
محض بیان کرتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین اور غیریت ذاتی سے انکار
کرتے ہین کافر و ملحد و بے دین ہین اور جو لوگ کے فقط غیریت محض کا
ثبوت کرتے ہین اور عینیت وجودی سے انکار کرتے ہین وہ اہل ظواہر
اور علمائے ناحقیقت شناس ہین محقق کامل موحد صاحبدل وہی ہے کہ
دو ذات متغائر الحقیقت یعنی ذات عبد و ذات رب مین با وجود ثبوت
غیریت ذاتی کے پھر اون دونون مین اسطرح کی عینیت وجودی کو ثابت
کرے کہ کسی طرح کی غیریت متصور ہی نہو کیونکہ ذوات اشیاء جو اعیان ثابتہ
صور علمیہ ہین اُن کو فی نفسہ وجود ہی نہین ہے بلکہ وجود الٰہی ہی سے
موجود و ظاہر ہوے ہین تو پھر اشیاء موجودات کا وجود مغائر وجود الٰہی
کیونکر ہو سکتا ہے اسواسطے وجود اشیاء کا عین وجود حق پھر از روے
ذوات اشیاء کے حق غیر خلق اور خلق غیر حق ہے اسواسطے سلطان المحققین
حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوحات مکیہ مین
فرماتے ہین فَهُوَ عَيْنُ كُلِّ شَيْءٍ فِي الظُّهُوْرِ وَمَا هُوَ عَيْنُ الْاَشْيَاءِ
فِيْ ذَوَاتِهَا بَلْ هُوَ هُوَ وَالْاَشْيَاءُ اَشْيَاءُ یعنی پس وہی ہے عین سب
چیزون کا ظہور مین اور نہین ہے وہ عین اشیاء کا اونکی ذات مین بلکہ
وہ وہی ہے اور اشیاء اشیاء ہے یہ وجدان اور عقیدہ صوفیان کاملین

ف۱ پھر وہ عین ہے سب چیزون کا ظہور مین اور نہین ہے وہ عین اشیاء کا ذات مین انکے بلکہ وہ وہ ہے اور اشیاء اشیاء ہین ۱۲

کا ہے لہذا اس ن الازل الی الابد رب رب ہے اور عبد عبد ہے
بندہ کبھی خدا اور خدا کبھی بندہ ہو نہین سکتا یہہ محال ہے ورنہ قلب
حقایق لازم آئیگا قلب حقایق کفر و باطل ہے پھر باوجود اثبات کے
عبد و رب مین عینیت حقیقی ثابت ہے جیسے عینیت حقیقی ثابت ہے اسیطرح
غیریت حقیقی بھی ثابت ہے جو ان دونون وجہ عینیت حقیقی و غیریت حقیقی
کا قایل ہے وہی موحد کامل محقق آگاہ دل ہے کیونکہ لِکُلِّ شَیْءٍ وَجْهَانِ
یعنے ہر شئے کے واسطے دو وجہ ثابت ہے ایک وجہ عینیت اور ایک وجہ
غیریت جسنے وجہ غیریت کو اُٹھادیا اور صرف عینیت کو ثابت کیا ہے
توحید اور حقیقت وحدۃ الوجود سے محض غافل اور نرا جاہل ہے اور وہ نزدیک
عارفان محققین کے منکر قرآن ملحد بے دین ہے کیونکہ یہہ ہر دو وجہ عینیت حقیقی
و غیریت حقیقی قرآن و حدیث سے ثابت ہین اور وہ جو بعض صوفیان کامل
اپنے تصانیف و تالیف مین عینیت حقیقی اور غیریت اعتباری فرماتے ہین
اس سے مراد فی الواقع ہے نہ کہ فی المجاز جب فی الواقع ہو تو وہ نفس الامر مین
غیر حقیقی ہے کسواسطے کہ وہ اعتبار حق ہے کسی معتبر مجازی کے تابع نہین ہے
کہ کوئی اعتبار کرے یا نہ کرے فی الواقع نفس الامر مین ثابت ہے ہر ہر کا
حکم ہر ہر پر جاری ہے بعضے نادان و ناواقف و نا اہل و نا تربیت یافتہ
کچے صوفی پکے ملحد اسم بے مسمی لباس درویشی سے مزین خطاب شاہ سے

واسطے ہر شئے کے دو وجہ ہین ۱۲

مشائین صرف اون کتب کو مطالعہ کرکے کلمات صوفیہ کا اپنی طبیعت سے
من بجائے معنے سمجھکر غلط فہمی اور خود رائی سے مست ہوکر عینیت حقیقی کا
دم مارتے ہین اور اصطلاحات صوفیہ سے بیخبر و بے نصیب و محروم ہین
چنانچہ مولانا رومی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب مثنوی شریف مین فرماتے ہین۔

زان نصیبے نیست اہل قال را	اصطلاحاتیست مرابدال را۔

علی ہذا القیاس ہر ایک علم و فن کے اصطلاحات علیحدہ علیحدہ ہین چنانچہ
اصطلاحات متکلمین و اصطلاحات منطقین و اصطلاحات فقہین و اصطلاحات
اطبّا و اصطلاحات صوفیہ غرض ہر قوم کے اصطلاحات علیحدہ علیحدہ ہین
جبتک اون کے اصطلاحات سے بخوبی واقف نہون اون کی مراد سمجھنا
محال ہے اکثر نادان و ناواقف صرف اون کتب کا مطالعہ کرکے عینیت
حقیقی اور غیریت اعتباری بیان کرتے ہین اور اس اعتبار کو مجازی سمجھتے
ہین اور واقعی نہین جانتے ہین اور غیریت حقیقی سے انکار کرتے ہین جیسا
فرقہ سوفسطائیہ حقائق اشیاء کا منکر ہے سوفسطائیہ کہتے ہین کہ اگر ہم
پانی کو پانی سمجھ لین تو پانی ہے یا اگر ہم اُسی پانی کو آگ سمجھ جائین تو آگ ہے
پس اگر ایسا اعتبار کرلین تو نہ واجب تعالےٰ کی حقیقت ثابت ہوگی اور نہ
ممکنات عالم کی ایسے اعتقاد سے احکام شرعیہ اور اسرار صوفیہ باطل و
بے اصل ہوجاتے ہین۔ صوفیہ مثل سوفسطائیہ کے عالم کو محض خیالات

بے حقیقت نہین کہتے ہین بلکہ بخلاف اوس کے صوفیہ کا اعتقاد یہ ہے
کہ حقایق الاشیاء ثابتۃ یعنے حقیقت ہر چیز کی ثابت ہے پس حقیقت
واجب تعالےٰ کی واجب تعالےٰ کو ثابت ہے اور حقیقت ممکنات عالم کی
ممکنات عالم کو ثابت ہے اور قلب حقیقت محال ہے کیونکہ ذات خلق اور
ذات حق ہین ابداً وازلاً مغایرت حقیقی واقعی ہے کیونکہ ایک وجود اور دوسرا
عدم ہے چنانچہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب عقاید مین فرماتے ہین۔

از ہمہ در صفات وذاتِ خدا		لیس شئے کمثلہ ابدا۔ نہین ہے شئے مانند اوسکے

اور منازلاتِ عروج اور مقام فنا اور مراتبات قرب مین سے
کسی مرتبہ مین بھی عبد رب اور رب عبد نہین ہوسکتا من الازل
الے الابد رب رب ہے اور عبد عبد ہے چنانچہ صاحب گلشن راز
فرماتے ہین۔

نہ ممکن از حد خویش بگذشت		نہ او واجب شد ونے واجب او گشت

ممکن اوسی شئے کا نام ہے جو فی نفسہ معدوم ہے اور جو شئے فی الحقیقت
معدوم ہوتی ہے وہ ازخود موجود نہین ہوسکتی مگر واجب الوجود کی وجود بخشی سے
موجود ہوسکتی ہے اور اوسکے موجود ہونے کے یہی معنی ہین کہ وہ
موجود نما ہوسکتی ہے اسواسطے عالم کو ممکن الوجود کہتے ہین پس اس
معنے پر وہ نیست ہست نما ہے اور حق (واجب الوجود) ہست نیست نما

ہے لسلئے مقام ظہور مین حق اور خلق مین عینیت حقیقی از روے وجود و
ہستی متحقق ہے جیسا عینیت حقیقی متحقق ہے ویسا ہی غیریت حقیقی از روے
عدم و نیستی متحقق و ثابت ہے جیسا ملحدان ناقص التحقیق محض عینیت حقیقی کا دم مارتے
ہین اور غیریت حقیقی سے انکار کرتے ہین اور یہہ خیال کرتے ہین کہ غیریت
حقیقی کے قایل ہونے سے کہین وجود عبد و رب دو نہو جاوے کہ جس سے
شرک ثابت ہو ویسا ہی اکثر علماے ظواہر اور فقہاے نا حقیقت شناس
بہی محض غیریت حقیقی پر اعتقاد رکہتے ہین اور عینیت حقیقی وجودی کے
قایل ہونے سے کہین ذات عبد و رب ایک نہو جاوے کہ جس سے کفر
عاید ہو حاشا وکلا یہہ نہین جانتے کہ اہل تحقیق و ارباب تصوف جو عینیت کے
قایل ہین اُس سے عبد و رب ایک نہین ہو سکتے عبد عبد ہے اور رب
رب ہے کسی طرح کسی حال مین من الازل الی الابد رب عبد نہوگا اور عبد رب نہوگا عینیت ایک
وجہ سے ثابت ہے اور غیریت ایک وجہ سے ثابت ہے یہہ دونون وجہ
جسکی حقیقت بیان مذکور الصدر سے صاف واضح و لایح ہے اکثر جاہل اس
سر عینیت و غیریت کو جیسا کہ اوس کی حقیقت ہے کسی شیخ کامل سے نہین
جانکر صرف چند کتب تصوف کو مطالعہ کرکے اپنی خود رائی سے من بہاے
معنی سمجہکر بغیر از مغائرت ذاتی کے محض عینیت کے ایسے قایل ہوے
ہین کہ آخر کو ملحد بن گئے۔

مثنوی

اپنی خود رائی سے اس جادہ گذر	کر تلاش اچھا سا کوئی راہبر
پیر یا کوئی رہبر عقدہ کشا	راز دان بفضل اللہ ما یشاء

جب تک شیخ کامل عارف صاحبدل جامع الاضداد نہ ملے یہہ نازکترین مسئلہ ہمہ اوست جو عین وحدت الوجود اور سرّ توحید ہے عینیت باغیریت اور غیریت باعینیت مطابق کتاب و سنت کے عین ایمان ہے حاصل نہین ہوتا فی زمانا دیکھا جاتا ہے کہ اکثر حضرات مشائخین اپنے مریدون کو (جو طالبان الٰہی ہین) صرف ذکر و اذکار ہی پر اکتفا کراتے ہین اور لطائف ستّہ کے جاری ہو جانے ہی کو غایت قرب اور اصل مقصود ٹھہرا لیتے ہین اور معرفت عبد و رب سے بالکل ناآشنا رکھتے ہین اور کبھی ان سے کوئی انکا انیس و جلیس جو عرفان سے باخبر ہے کسی موقع پر بسبیل تذکرہ اگر کچھہ کلمات عرفان زبان پر لائے تو سنکر گھبرا لیتے ہین اور سخت متحیر ہو جاتے ہین اور پوچھتے ہین کہ جس کو معرفت کہتے ہین وہ کیا چیز ہے اور کیا بات ہے اسکی حقیقت کیا ہے ولے رے افسوس صد ہزار افسوس ایسے طالبان الٰہی پر جو عرفان سے اسقدر ناآشنا ہین اور بغیر عرفان کے ناحق اپنی عمر کو ضائع و تلف کرتے ہین اور بعض مشائخین علی العموم طالبان الٰہی کو صرف چند مختصر اسرار معرفت بلاغیریت محض عینیت ہی تلقین و ارشاد کرتے ہین جس سے اکثر مریدین عبادات شرعیہ اور معمولات صوفیہ سے دست بردار ہو کر راہ

سلوک سے بیخبر و بے بہرہ اور جذب وعشق سے محروم و بے نصیب رہتے ہین پھر اُن مین سے بعض مریدین کم فہم اون کے ارشاد و تلقین کا مضمون غلط مفہوم کرکے اپنے خیالات فاسدہ اوہام باطلہ مین برعکس حقکو باطل اور باطل کو حق سمجھکر ہمہ اوست کا دم مارتے ہین اور بجائے توحید الحاد کے بھنور مین غوطے کھاتے ہین پھر اُن مین سے بعضے اشغال ملاحدہ اور تصورات نامشروعہ پر اپنا رنگ جماتے ہین اور زعم فاسد مین اپنے تئین عاشق الٰہی جانتے ہین چنانچہ مولانائے رومی علیہ الرحمۃ مثنوی شریف مین فرماتے ہین -

عاشق تصویر وہم خویشتن	کے بود چون عاشقان ذوالمنن

ولے افسوس صد ہزار افسوس ہے کہ کیا اپنی اوقات وہم وقیاس مین خراب کرتے ہین - غرض یہہ سب لاعلمی کا باعث ہے اسیواسطے اول علم شرط ہے بعد عمل مشروط ہے جب تک شرط حاصل نہو مشروط کا وجود ثابت نہین ہوتا - چنانچہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین -

چو شمع از پئے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
برو دامن علم گیر استوار	کہ علمت رساند بدار القرار
میاموز جز علم گر عاقلے	کہ بے علم بودن بود غافلے
ترا علم در دین و دُنیا تمام	کہ کار تو از علم گیرد نظام

کیونکہ عقل بغیر علم کے ناقص ہے لہذا بغیر عرفان و معرفت کے صرف اذکار و افکار و اشغال و تصورات سے مقصود حقیقی حاصل نہین ہوتا ہے تاوقتیکہ نفس کی شناخت نہو معرفت حق حاصل نہین ہوتی جب معرفت حق ہی حاصل نہو تو پھر تقرب الٰہی کیسے نصیب ہوگی یقین مانو کہ قول صادق مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ شاہد ہے اسیواسطے خودشناسی خداشناسی پر مقدم ہے۔ چنانچہ مولانا روم فرماتے ہین۔ مثنوی

کار دیگر ہیچ پوچ و ہیچدان	خودشناسی فرض باشد ای فلان

اور بعضون نے فقط رسمی طریقہ فاتحہ وغیرہ پڑہکر کلاہ و کفنی اور شجرہ و گلدامنی عطا کردیتے ہین صرف اسی بضاعت پر پیری و مریدی و فقیری کو منحصر کیا ہے ولے پیری و مریدی اسوقت کی سوائے رسم و عادت کے اور کچھہ نہین کیونکہ اسوقت اکثر حضرات اسم بےمسمی لباس درویشی سے مزین اور خطاب شاہ سے مشین حق و باطل کی تمیز ندارد خود راہ حق سے بےخبر من عرف اور قد عرف سے بےبہرہ ہین وہ مرید کو کیا خاک راہ حق بتاسکتے ہین وہی مثل ہے کہ خفتہ راخفتہ کے کند بیدار و اے برین اوصاف حمیدہ اگر کوئی سچا طالب ہمارے بفضل ایزد تعالےٰ شیخ ثانی کامل محقق سے تجدید بیعت کرے اور اپنی مراد کو پہونچے تو اس سے ناخوش ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ فلان اچھا نہین کیا ہم سے منکر و منحرف ہوا کیا ہم کافی

نہین تھے ولے افسوس ہے کہ مقصود حقیقی تو حق سبحانہٗ تعالےٰ لئے ہے نہ کہ خود پیرہان البتہ پیر رہنما ہے اس بارگاہ عالی کی راہ کا اور وسیلہ ہے قرب حق سبحانہٗ کا۔ بشرطیکہ اُس سے علم وعرفان حاصل ہو اور اسرار دقایق وانوار حقایق منکشف ہو چنانچہ صاحب گلشن راز علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

مریدی علم دین آموختن بود	چراغ دل بنور افروختن بود

نہ کہ فقط رسم وعادت کیموافق کلاہ وشجرہ لے لین اور راہ حق سے بے خبر رہین افسوس ہے اُس مرید پر جو ایسے پیر پر (کیا ہم کافی نہین تھے) اعتقاد کر بیٹھے رہے اور کسی شیخ دیگر پیر کامل عارف صاحبدل کیطرف رجوع نہوا اور طلب حق مین اپنا قدم آگے نہ بڑھائے اور بعضے مریدین ناقص الخیال اس خیال خام مین مست ہین کہ پیر من خس است و اعتقاد من بس است اور کہتے ہین کہ جیسے خدا ایک اور رسول ایک ہے پیر بھی ایک چاہیئے لہذا باین خیال وہ تجدید بیعت اور تعدد پیر روا نہین رکھتے یہہ انکی کمال نادانی ولاعلمی کا باعث ہے اگر کتب تواریخ وتذکرہ مطالعہ فرماتے تو البتہ معلوم ہوتا کہ اکثر حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے سوائے پیر ارادت کے اکثر پیرون سے استفاضہ حاصل کیا ہے۔ چنانچہ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ السامی کے متعدد بیعت کرنے کا ذکر تذکرۃ الاولیا مین صاف ظاہر ہے۔ بیت

ایک سو تیرہ پیر پایا ہے		فیض اُن سے کثیر پایا ہے

اور سولے اُسکے خود سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز اپنی کتاب مین یون تحریر فرماتے ہین کہ مین نے ۳۱۳ صد و ہشتاد و چہار شیخ یعنے تین سو اسی پر چار پیرون سے بیعت کیا مگر اسلام حقیقی حاصل نہوا اگر سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ ملتا مین اور نہ بیعت کرتا تو کافر رہتا بطفیل امام ہمام اسلام حقیقی حاصل ہوا غرض یہہ کہ اکثر اولیا راللہ نے پیرون کا تعدد جائز فرمایا ہے چنانچہ پیر ارادت پیر خرقہ پیر صحبت پیر تعلیم ایک پیر سے خرقۂ ارادت پہنا ہے اور دوسرے سے تعلیم طریقت پایا ہے اور تیسرے سے فیض صحبت حاصل کیا ہے لیکن ان سب مین پیر تعلیم زیادہ مستحق ہے اس کی رعایت زیادہ کرنی چاہیئے کس واسطے کہ وہ مرید کو حق تعالےٰ کے دربار کا راستہ بتلاتا ہے اور وہ روحی تربیت و پرورش فرماتا ہے اور باب قرب تک پہنچاتا ہے اسیواسطے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات مین تحریر فرمایا ہے کہ باوجود شیخ اول کے زمانۂ حیات مین اگر کوئی طالب مولا اپنا رشد و ہدایت دوسرے شیخ کی خدمت مین زیادہ دیکھے اور اپنے دل کو اُس کی صحبت مین حق تعالےٰ کی جانب زیادہ رجوع پاوے تو بے اذن شیخ اول کے دوسرے شیخ سے طلب

ہدایت و تجدید بیعت کرے تو جائز ہے لیکن چاہیئے کہ شیخ اول سے
ہرگز انکار نکرے اور اسکو سوائے نیکی کے یاد نکرے فقط غرض الحاصل
یہہ کہ اگر شیخ کامل رکھتا ہو تو اپنے تئین بلا ضرورت اور بغیر عذر کے
دوسرے شیخ سے رجوع نہ کرے کس واسطے کہ بلا ضرورت ہر جگہہ بیعت
کرنا برکت کو کہو دیتا ہے ہان اگر سخت ضرورت ہو یا عذر معقول ہو
جیسے وفات پیر کے بعد یا بغرض رشد و ہدایت زمانہ حیات مین وہ ایسا
دور ہو کہ ملاقات کی توقع باقی نہو یا وہ نزدیک ہو اور کامل بھی ہو
اُسکے خدمت مین اپنے لئے اپنے حق مین رشد و ہدایت نہ دیکھے اور
نہ پاوے یا اگر ناقص ہو تو ایسی سب حالتو نمین تجدید بیعت و طلب
ہدایت شیخ ثانی و ثالث سے جائز ہے پس جہان ہدایت و جمعیت دل پائی
جاوے بے توقف اپنے تئین رجوع کرنا چاہیئے اور شیطانی وسوسون
سے پناہ مانگنی چاہیئے کس واسطے کہ دل مین اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ
ایک پیر سے بیعت کرنے کے بعد خواہ اوس سے رشد و ہدایت و
جمعیت حاصل ہو یا نہو پھر دوسرے پیر سے تجدید بیعت کرنی جائز
نہین یہہ بھی ایک خطرۂ شیطانی ہے کہ طالب حق کو راہ حق سے
باز رکھتا ہے غرض پیر کامل و پیر ناقص کی شناخت اور مدح و ذم
اور بیعت اور تجدید بیعت اور غیر بیعت اور اوسکی منفعت و مضرت

اور راہِ سلوک اور توحید و عرفان ایمان و ایقان اسلام و احسان جسکا
بیان نہایت ہی شرح وبسط کے ساتھ مولانا و مرشدنا و سیدنا حضرت
سید جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب
بینظیر مثنوی شریف مین مرقوم فرمایا ہے جس کا جی چاہے مطالعہ فرمائے
اور اوسکے مواقف اپنا ہر معاملہ امتیاز کرلے۔ شیخ کامل بھی طالب الٰہی کو
فضل الٰہی ہی سے ملتا ہے شیخ کامل وہی ہے جو طالب حق کو حق سبحانہٗ
تعالےٰ کے دربار کا راستہ بتلاتا ہے اور مقام قرب تک پہنچاتا ہے جب
کسی کو ایسا شیخ کامل ملجائے اور بیعت سے سرفراز فرمائے تو اپنی خوش نصیبی
سمجھکر اوسکی اطاعت مین ہمہ تن حاضر رہے اور اوسکے ارشاد پر اپنا دل
وجان قربان کرے۔ جیسا مولانا مرشد کے حق مین ارشاد فرماتے ہین مثنوی

اے مرا تو مصطفےٰ من چون عمر	از برائے خدمتت بندم کمر

جب کسی کو ایسا شیخ کامل ملجائے اور بیعت سے سرفراز فرمائے تو وہ
اپنی خوش نصیبی سمجھکر اوس کی اطاعت و خدمت مین حاضر و غائب
ظاہر و باطن اپنے تئین یکسان رکھے اور اوسکے ارشاد پر اپنا دل
وجان قربان کرے جیسا مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

مثنوی

چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو۔	ہمچو موسےٰ زیر حکم خضر رو

آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست	نائب است و دست او دست خداست
کو نبی وقت خویشست اے مرید	تا از و نور نبی آید پدید

الحاصل مولانا فرماتے ہین کہ اطاعت مرشد عین اطاعت رسول ہے اور اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے۔ جسنے اطاعت پیر سے مُنھ پھیرا اوسنے اطاعت رسول سے مُنھ پھیرا جسنے اطاعت رسول سے منھ پھیرا وہ گمراہ وہلاک ہوا پس مرید کیلئے اولاً اطاعت پیر فرض راہ طریقت ہے چنانچہ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ سے ثابت ہے مفسرین ومحققین نے فرمایا ہے کہ عارفین کے نزدیک اولی الامر سے مراد مشایخ اور پیران طریقت ہین کہ اہل سلوک کی تعلیم وتربیت مین مشغول رہتے ہین اور سالک کو اُنکی فرمانبرداری ضرور ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی فرمایا ہے۔

شعر

سالک نرود بے مددی پیر بجائے	بے زور کمان رہ نبرد تیر بجائے

پس جب تک شیخ کی اتباع واطاعت ظاہر وباطن دل وجان سے نکرے اُس کو کچھہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ جبتک شیخ سے نسبت حاصل نہو رسول سے نسبت حاصل نہین ہوگی اسیواسطے اَلشَّيْخُ فِي قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِي اُمَّتِهٖ۔ حدیث شریف مین آیا ہے اسی حدیث کا ترجمہ

[illegible handwritten marginal notes]

مولانا فرماتے ہین ۔

کو نبیؐ وقت خویش است ای مرید	تا ازو نور نبیؐ آید پدید
مگسل از پیغمبر ایام خویش	تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش
چون تو کردی ذات پیری را قبول	ہم خدا آمد و ہم ذات رسولؐ
ہر کہ او عاشق نشد بر روئے پیر	کے شود آخر زحق نعمت پذیر

مرید جب تک اپنے پیر کے ساتھ عشق و محبت پیدا نکرے اور اوس کے حقوق اور آداب کی رعایت نہ رکھے اور اوسکی اتباع و اطاعت نکرے اوس کو کچھہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حقوق پیر مین حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب رسالہ مبدا و معاد مین نہایت ہی شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے انعامون اور رسولؐ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانون کے بعد پیر کے حقوق سارے ارباب حقوق سے زیادہ ہین کس واسطے کہ ولادت ظاہری اگرچہ ماں باپ سے متعلق ہے مگر ولادت باطنی پیر سے تعلق رکھتی ہے ظاہری ولادت کی زندگی چند روزہ ہے اور باطنی ولادت کی زندگی حیات ابدی ہے اور مرید کے باطنی نجاستون کو اپنے قلب و روح سے پیر ہی پاک و صاف کرتا ہے اور اوسکے دل کو آئینہ بناتا ہے پیر ہی کے وسیلہ سے مرید خدا تک پہونچتا ہے پس وہ وسیلہ دنیا اور آخرت کے

سب سعادتون سے بہتر و برتر ہے کس واسطے کہ اس وسیلہ کے ذریعہ سے کفر جہلی کو چھوڑکر اسلام حقیقی قبول کرتا ہے - پس پیر کی قبولیت مین مرید اپنی سعادت سمجھے اور پیر کے رد و انکار مین مرید اپنی شقاوت تصور کرے کس واسطے کہ مرید جبتک پیر کی مرضیات مین آپ کو نابود نکرے اللہ تعالےٰ کی مرضیات کو نہین پہونچسکتا - پس مرید کے لئے اصل شقاوت ناخوشی و نامرضی پیر مین ہے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ہر ایک مرید پیر طریقت کو اس آفتِ عظیم سے بچاوے کس واسطے کہ ہر گناہ کا علاج ممکن ہے مگر آزار ناخوشی پیر کا کوئی علاج نہین ہے جبتک کہ خود پیر راضی و خوش نہو پیر کے ناخوشی اور بداعتقادی سے مرید نہایت ہی سخت مرض مہلک لاعلاج مین گرفتار ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابوجعفر امیر ماہ کھڑا نچی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب رسالہ المطلوب فی عشق المحبوب مین تحریر فرماتے ہین کہ ناخوشی مرشد مین مرید سات طرحکی آفت مین گرفتار ہوتا ہے وہ یہہ ہے -

اول اعراض دوسرے حجاب تیسرے تفاصل چوتھے سلب مزید پانچوین سلب قدیم چھٹوین تسلی ساتوین عداوت

ان ساتون اقسام آفت کی شرح ایک تمثیل مین تحریر فرماتے ہین وہ یہہ ہے کہ اگر عاشق سے کوئی حرکت ناپسندیدہ معشوق کے واقع ہو تو

معشوق اول عاشق سے اعراض کرتا ہے یعنے منھ پھیر لیتا ہے جب
عاشق کو لازم ہے کہ جلد اوسیوقت معذرت و استغفار مین مشغول ہووے
کہ معشوق پھر اُس سے راضی ہوجاوے اور اوسکی جانب توجہ فرماوے
ورنہ اوسی خطا پر جما رہے اور عذر پیش نکرے تو وہ اعراض حدّ حجاب
تک پہونچتا ہے جب عاشق پر واجب ہوتا ہے کہ اوس کے اعتذار اور
توبہ مین کوشش کرے اگر جب بھی اوسنے اوسمین تقصیر کی تو وہ حجاب
تفاصل کے درجہ تک پھونچتا ہے یعنے جدائی کا باعث ہوتا ہے اول فقط
اعراض تھا عذر نکرنے سے حجاب بنگیا پھر بھی خطا باقی رہنے سے تفاصل
کا سبب ہوا پھر جب بھی اگر وہ اوس قصور پر مُصر ہے تو وہ سلب مزید کا
باعث ہوجاتا ہے سلب مزید وہ ہے کہ ذوق طاعت و عبادت
اُس سے چھین لیئے جاتی ہے ۔ لِكُلِّ شَيْءٍ عُقُوبَةٌ وَعُقُوبَةُ الْمُحِبِّ
اِنْقِطَاعَهٗ عَنْ ذِكْرِهٖ پھر اگر اوسکے بعد بھی عذر نکیا اور عفو نچاہا تو وہ
سلب قدیم کا باعث ہوجاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو طاعت و عبادات
سلب مزید سے پہلے رکھتا تھا وہ سب اُس سے سلب کر لیئے جاتے ہین
اگر اوسکے بعد بھی روبراہ نہ لایا تو حضیض لتسلّی مین آپ کو گرایا یعنی
اوسکے دل نے اس جدائی پر آرام پایا پھر بھی رجوع نہوا اور سستی
کیا تو عداوت کے درجہ پر پہونچا دوستی سے دشمن قرار دیا گیا یعنے

[illegible]

مذکورہ بالا کے چھ درجہ تک بھی متنبہ نہوا اور اپنے تئین رجوع نہ کیا اوس وقت یار دریے آزار ہوتا ہے پھر ایسی حالت مین توبہ قبول نہین ہوتی نَعُوذُ بِاللهِ مِنْهَا۔ اب اُس کا علاج نہایت ہی سخت دشوار ہے بلکہ ناممکن چنانچہ مقتدائے اہل شریعت و طریقت حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ پھر اوسکی دوا اور علاج کیا ہے۔ آپنے جواب دیا کہ ایک عالم اس حالت مین مبتلا ہے۔ مَنْ غَمَّضَ عَيْنَهُ عَنِ اللهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ لَمْ يَهْتَدِ اَبَدًا۔ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ ذَالِكَ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے جملہ پیران طریقت کے ہر ایک مرید کو ایسی حالتون اور لغزشون سے تادم زیست محفوظ رکھے مولانائے رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مثنوی شریف مین جابجا اتباع و خوشنودیٔ پیر کے لئے مرید کو سخت تاکید فرمایا ہے چنانچہ ناخوشی مرشد مین تحریر فرماتے ہین

مثنوی

گر بجا آید دلش رستید ازان	ترجمہ	ورنہ نومید ید وساعد ہا گزان
گر ہوا دل ان کا خوش تو تم چھٹے		ورنہ کاٹو ہاتھ تم پھر یاس سے

یعنے مولانا فرماتے ہین کہ جب مرشد ناخوش ہو تو مریدون کو چاہئے کہ جلد مرشد کو اپنے راضی کرین ورنہ رفتہ رفتہ جب غضب الٰہی مین گرفتار ہو جائین اور روسیاہ بنین پھر بچنا انکا محال ہے اور

مولانا فرماتے ہین

مثنوی

ہرچہ بر تو آید از ظلمات وغم	آن زبیباکی وگستاخیست ہم
بدز گستاخی کسوف آفتاب	شد عزا زیلے زجرائت ردّباب

یعنے تجھپر جو رنج وغم آئے تو جان لے کہ وہ تیری گستاخی وبے ادبی وبیباکی کا باعث ہے - آفتاب کو گہن بسبب گستاخی وبے ادبی کے ہوا ہے اور شیطان بھی بسبب گستاخی وبے ادبی کے باعث مردود وخوار ہوا ہے اور بے ادب فقط تنہا خوار وزار نہین ہے بلکہ وہ اپنے ساتھ ایک عالم کو خوار زار کرتا ہے جیسا مولانا فرماتے ہین -

مثنوی

بے ادب تنہا نہ خودرا داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد -

یعنے وہ خود تنہا بلا مین نہین پڑتے ہین بلکہ اپنے ساتھ ایک جہان کو بلا مین ڈالتے ہین یعنے اون کی بے ادبی اور گستاخی سے ایک جہان قہر آلہی مین گرفتار ہوتا ہے کیونکہ سنت اللہ اسپر جاری ہے کہ ایک کی شامت گناہ سے کل جہاز کو ڈبو دیتا ہے - اللھم احفظنا اسیواسطے مولانا جناب باری مین التجا کرتے ہین -

مثنوی

از خدا خواهیم توفیق ادب		بے ادب محروم ماند از لطف رب

یعنے مولانا فرماتے ہین کہ خداوند عالم سے ہین توفیق ادب کی چا
کس واسطے کہ بے ادب لطف رب سے محروم ہین - یہہ کمترین خادمان
بھی از دل و جان شب و روز جناب باری مین ملتجی ہے کہ خداوندا تو
فضل و کرم سے اس گنہگار کو اور تمام احباب کو جو برادران دینی و اخوان
یقینی ہین علے الخصوص ارادتمندان ہر پیر طریقت کو اپنے اپنے شیخ کی
اطاعت واتباع نصیب فرما اور توفیق ادب کی عطا فرما -
ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم بحرمت النبی س
المرسلین جد الحسن والحسین ابی القاسم محمد الرسول الله
صلے الله علیه وآله واصحابه وسلم اجمعین برحمتك
یا ارحم الراحمین

اگرچہ رسالہ یہ ہے مختصر		بھرا اسمین ہے سر حق سر ب
عزیز و لکھا مینے جو کچھہ کہ ہے		خلاف شرع اسکو مت جانئے
رہ انبیا اولیا ہے یہی		وہ جانے اسے جو ہے حق کا ولی
سمجھہ لو خلاف اسکے جسنے کیا		وہ مردود حق اور کافر ہو
کھلے سب پہ محبوب کب سر حق		بجز پیر کامل کے ہے یہہ ادق

لیس فی الدارین الا ھو

رمز اے جان جہان جسنے کہ جانا تیرا
اوسنے دیکھا تجھے اور یہی پانا تیرا

وہم کو جسنے خودی کے ہی نکالا دل سے
اوسکو ہر پل مین میسر ہے نظارا تیرا

عرش و کرسی پہ ترا جلوہ ہی ساری لیکن
خاص مومن ہی کے دلمین ہی ٹھکانا تیرا

کیا ڈرائیگی مجھے گرمئے مہر محشر
مجھکو کافی ہے فقط پیر سہارا تیرا

دل جو بیدار ہوا تب یہ سمجھہ مین آیا
کہین عاشق کہین معشوق کہانا تیرا

آئینہ دل کا دُہلے گرد خودی سے پورا
اب تو ممکن نہین دیکھو نہین تماشا تیرا

سب مین ہے عکس ترا تو ہی مُبرا سب سے
دو نو عالم مین فقط آئینہ خانہ تیرا

تا دم حشر مجھے یاد رہیگا یا پیر
مردیکو زندۂ جاوید بنانا تیرا

مجھکو معلوم ہی جو عشق و ہوس مین ہی فرق
زاہد خشک نہ کھاؤن کبھی دہوکا تیرا

وہ جہان رہتے ہین مین دیکھہ لیا کرتا ہون
مجھپہ احسان ہے اے دیدۂ بینا تیرا

بخت یاور ہے ترا کیا کرے کوئی محبوب
گرچہ بن جائے عدو ایک زمانہ تیرا

جیتے جی چھوڑون نہ مین ہرگز شاہ مصطفا
مرتے دم لب سے نہ نکلے کچھہ سوای مصطفا

ہو گیا ہی دلسے ہو اپنے فدائے مصطفا
حشر کے دن ہوگا وہ زیر لوائے مصطفا

کچھہ نظر آتا نہین مجھہ کو سوائے مصطفا
بھر گئی ہے کسقدر سر مین ہوائے مصطفا

ہے عبادت کی بضاعت پاس سکی کچھہ نکچھہ
بخشدے یارب گنہ میری برائے مصطفا

ہو چکی منزل فنا فی الشیخ کی جسکی تمام
اوسکو حاصل کیون نہو ہر دم لقائے مصطفا

لوٹ جائینگے بلا پرسش فرشتے قبر سے
منہ سے نکلیگی مرے جبدم صدائے مصطفا

صاحب باطن تہو انسان تو یہ کیونکر کھلے
مصطفا حق کی جگہ ہین حق بجائے مصطفا

کچھہ مدینہ پر نہین موقوف غافل آ ادہر
تجھکو ہر شئے مین دکہا دون مین لقائے مصطفا

اپنی آنکھون مین بھرون کحل جواہر کیطرح
ہاتھہ گر محبوب آئے خاک پای مصطفا

ازل سی دلسے ہون دلدادہ ایسا غوث اعظم کا
کہ ہر شئے مین نظر آتا ہی جلوا غوث اعظم کا

ہوا غل دیکھکر مجھکو یہہ عرصات قیامت مین
جلو سر کو مٹو آتا ہی شیدا غوث اعظم کا

پئے بخشش نہین ہے پاس میرے گو کوئی نیکی
یہی بس ہے کہ ہون مین نام لیوا غوث اعظم کا

براتی ہین ولی اللہ سب نوشاہ حضرت مین
نہ کیونکر ہر کس و ناکس ہو بندا غوث اعظم کا

چلے جائینگے بے پرسش نکیرین آگے مرقد سے
کرونگا بعد مردن شور جب یا غوث اعظم کا

جگر مین داغ ہین دل مین تصور آنکھہ مین جلوہ
کوئی دیکھے تو مین عاشق ہون کیسا غوث اعظم کا

نکیون میرے قدم سے نار دوزخ سرد ہو جائے
فدائی ہون معین الدین حسن کا غوث اعظم کا

نواسے ہین رسول اللہ کے معشوق ہین رب کے
کسی سے ہو بیان کسطرح رتبا غوث اعظم کا

گنا ہون پر عبث رو رو کے اپنی جان کھوتا ہے
تجھے محبوب کافی ہے وسیلا غوث اعظم کا

ازل سے سر مین ہے سودا معین الدین چشتی کا
لکھا ہے اے حبیب اللہ تہا پیشانی کے اوپر
نکیون اہل زمانہ آپ پر قربان ہو جاوین
ادہر جن و بشر واصف ادہر حور و ملک واصف
مرے بلبل گلو نیر ہون فدا شمع پہ پروانے
بلاشک اسکو ہوگی سرخروی دین و دنیا مین

دکھا یارب مجھے روضا معین الدین چشتی کا
بیان کس منہ سے ہو رتبا معین الدین چشتی کا
خدا تک ہے تو ہے شیدا معین الدین چشتی کا
کہو کس جا نہین چرچا معین الدین چشتی کا
مگر مجھکو تو ہے سودا معین الدین چشتی کا
جو دل سے ہو گیا شیدا معین الدین چشتی کا

یہی ہے التجا محبوب کی ہر روز و شب یارب
رہے سر پر مرے سایا معین الدین چشتی کا

تماشا ہے رخ زیبا رحیم اللہ چشتی کا
بشر کی کیا حقیقت ہے ملک بھی عاشق ہین جنکے
مریضون کو شفا دیتے ہین مقصد حاجتمندون کو
جو دیکھے آپکو کیونکر نہ وہ اللہ کو دیکھے

زمانہ کیون نہو شیدا رحیم اللہ چشتی کا
کہو کسکو نہین سودا رحیم اللہ چشتی کا
جہان مین فیض ہے کیا کیا رحیم اللہ چشتی کا
بنا ہے حق نما چہرہ رحیم اللہ چشتی کا

یہاں حق تشنہ لب آیا ہوا سیراب دم بھر مین
نہ مطلب دین و دنیا سے مولا کی مجھے خواہش

کرشمہ ہے یہ ادنا سا رحیم اللہ چشتی کا
رہے پیش نظر جہرا رحیم اللہ چشتی کا

مجھے ہوتا ہے دیدار الٰہی دمبدم محبوب
ہوا ہون جب سے مین بندا رحیم اللہ چشتی کا

عشق کے مکتب مین جب ہو درس بسم اللہ کا
پردۂ لا مین ہے روشن نور الا اللہ کا
عبد و رب مین ہی حقیقی عینیت اور غیریت
درگۂ خواجہ کا رتبہ کم نہ جانو زاہدو
عینیت بے غیریت اور غیریت بے عینیت
کون ہون سمجھا ہے کیا محبوب مجھکو آپنے

مبتدی پا لے نہ کیون درجہ فنا فی اللہ کا
جو یہہ سمجھا رمز وہ حق ہے ولی اللہ کا
گر نہو باور تو دیکھا ایدل کلام اللہ کا
خم رہا کرتا ہے سر یان ہر گدا و شاہ کا
توبہ توبہ جو یہہ سمجھے ہے وہ بھٹکا راہ کا
ہون غلام کمترین خواجہ رحیم اللہ کا

تم نہ سمجھو یے زبان محبوب خالق کو کبھی
ورنہ کب جائز ہے کہنا پھر کلام اللہ کا

سخت دشوار ہی سبکے لئے پانا دلکا
دل نہوتا تو یہہ مخلوق نہوتی ہرگز
مُصنفۂ محض کو نافہم سمجھتے ہین دل

پیر کامل ہی سے ملتا ہے ٹھکانا دلکا
دل زمانہ کا ہے باعث تو زمانا دلکا
حال جانا ہے تو دل والون نے جانا دلکا

کچھہ تو اوس پردہ نشین کی کشش کا باعث
ورنہ کچھہ وجہ نہین آپ پہ آنا دل کا

ہون ہم دو نو تو نام اُسکا ملاقات نہین
وصل کہتے ہین جسے وہ ہے مٹانا دل کا

وہ رہے رویت دلدار سے محروم نہ کیون
جسنے بھید اے دل بیتاب نجانا دل کا

دل ہی کے ساتھہ ہین سب راز حقیقت موقوف
جام جمشید بھی فرضی ہے نمونا دل کا

ہو نصیب اوسکو نہ کیون جلوۂ حق ای محبوب
جسکو معلوم ہے آئینہ بنانا دل کا

بعث دنیا مین ہوا ہے صاحب لولاک کا
عرش سے کیونکر دو بالا ہو نہ رتبا خاک کا

ذات حق ہرگز مقید ہو نہین سکتی کبھی
چھوڑدے ای زاہد نادان گمان افلاک کا

جان جبتک جسم مین ہی یار کی کرلے تلاش
فخر ہے غافل عبث تجھکو زر و پوشاک کا

تصفیہ ہو روحکا بے پیر ممکن ہی نہین
خاک کے پُتلے کو لازم ہی تردد خاک کا

جان لے یہ خوب تو دریائے کثرت مین کبھی
ڈوبنا ممکن نہین ہے وحدتی پیراک کا

دو نون عالم حق مین میری آئینہ خانہ بنے
سرمہ آنکھو مین لگایا تمنے جب ادراک کا

عبد و رب کامل کوئی کیون کر ہو حضرت کے سوا
تو نہ کر محبوب دعوا ہوکے پتلا خاک کا

اُٹھاکے آنکھ جو مینے ہر ایک سو دیکھا
تجھی کو ایک زمانہ مین خوب رو دیکھا

ہوائے شوق مین تیری جو مینے کی گلگشت
ہر ایک پھول مین تیرا ہی رنگ و بو دیکھا

مٹا یا دل سے جو دعوائے رائی و مری
نظر اوٹھائی تو بس خود کو چار سو دیکھا

نہ کیون پڑا رہون در پر تری گدا بنکر
یہی ہے کعبہ بہت کر کے جستجو دیکھا

صدائین سنتے تھے ہم جس سخن و اقرب کی
خدا کی شان ہی آج اُسکو روبرو دیکھا

جو بات منہ سے نکلتی ہے ایک گالی ہے
عجیب آپکا یہہ طرز گفتگو دیکھا

یقین دعوئے تقوا ہو کس طرح محبوب
تمہارے ہاتھہ مین جب ساغر و سبو دیکھا ۴

کیا بتائین کہ ہمنے کیا دیکھا
جب خودی ہٹ گئی خدا دیکھا

صلح کل اور کسکو کہتے ہین
ہمنے دشمن کو آشنا دیکھا

ہے موحّد مری نظر کیا کیا
بُت مین بھی جلوۂ خدا دیکھا

یون تو لاکھون ہین رہنما لیکن
کوئی رہبر نہ آپ سا دیکھا

نہین ہوتا کبھی خدا بندہ
بندہ بندہ خدا خدا دیکھا

برہمن دیر مین ہے کعبہ مین شیخ
جلوۂ یار جا بجا دیکھا۔

شخص حق ہے تو عکس ہے احمد
شان آدم کو آئینا دیکھا

مدعی لاکھ شور کرتے ہین
و اصل حق کو بے صدا دیکھا

ہو ہمہ اوست یا کہ ہو ہمہ زوست
ہمنے اپنے لئے روا دیکھا

نہو بندہ تو پھر خدا کیسا۔
ساتھہ ہی بندے کے خدا دیکھا

کسکو تجھہ سی نصیب ہوین آنکھین
جسنے تجھکو ترے سوا دیکھا

وصل بھی اک مقام حیرت ہے
یان نہ بندہ نہ یان خدا دیکھا

لوگ کہتے ہین نفس مرتا ہے
پر اُسے ہمنے ذی بقا دیکھا

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ
یہہ نہ سمجھا تو تونے کیا دیکھا

بے خودی وجہ قربت حق ہے
ہمنے محبوب بارہا دیکھا

ایک جا نور و نار کو دیکھا
صنعت کردگار کو دیکھا

کہہ اوٹھا آج حق کا ہے دیدار
ہمنے جب شکل دار کو دیکھا

تجھہ سی صورت نکوئی آئی نظر
یون تو ہمنے ہزار کو دیکھا

مست وہ کیون نہ شکل بلبل ہو
جسنے اوس گلعذار کو دیکھا

پڑھہ لیا دل مین سورۂ والّیل
ہمنے جب زلف یار کو دیکھا

خوش کیا غیر کو مجھے ناخوش
آپ کے اختیار کو دیکھا

فیض مرشد سے ہمنے اے محبوب
اپنے گھر ہی مین یار کو دیکھا

مئے محبت مین تیرے ساقی عجب طرحکا سرور دیکھا
جہان مین جس چیز پر نظر کی اوسمین تیرا ظہور دیکھا

کسیکو حسرت ہے راحتون کی گلہ کسیکو ہے آفتون کا
الٰہی بندون کو تیرے ہمنے جہان مین ناصبور دیکھا
کہین دوئی کا بُرا ہوا یدل گئی دوئی تو ہوا یہہ حاصل
سمجھتے تھے خود سے دور جسکو اوسیکو اپنے حضور دیکھا
توئی مضل ہے توئی ہے ہادی توئی رحیم اور توئی ہے ظالم
تجھی سے ہے اتفاق سب مین تجھی سے سارا فتور دیکھا
خودی کو کہویا تو اُسکو پایا خود یمین آیا تو اُسکو کہو یا
اسی مین لگا ہون سے عمر بھر تک خدا کو نزدیک و دور دیکھا
خدا رکھے پیر کے کرم نے بنا دیا ہے موحد ایسا
جدہر اوٹھائے نگاہ ہمنے اودہر تجھی کو ضرور دیکھا
اگرچہ فاعل ہے خیر و شر کا خدا ہی محبوب ہمنے مانا
جو فعل ہوتے ہین تجھہ سے شر کے ترا ہی اسمین قصور دیکھا

رشک سے اغیار کا ٹکڑے جگر ہونے لگا
آج کس کا آفتاب حُسن ہے پرتو فگن
مرکے بھی ہے اضطراب خاطر مضطر وہی
بوسہ گن گنکر جو لیتا ہون تو وہ فرماتے ہین
اک نہ اک آفت رہا کرتی ہے میری جان پر
اب نہین ممکن قیامت تک درستی قوم کی

کوچۂ محبوب تک میرا گذر ہونے لگا
ذرّہ ذرّہ غیرت شمس و قمر ہونے لگا
تختۂ مرقد مرا زیر و زبر ہونے لگا
حشر کا دن ہے حساب خیر و شر ہونے لگا
تھم گیا جب درد دل درد جگر ہونے لگا
عیب بھی اپنے لئے گویا ہنر ہونے لگا

ہوگیا جب رحمت دلدار کا ہم کو یقین
آگئی جب موت تو زخمونکے بہائی گر پڑے
مر گیا مین تو مری میت پہ وہ فرماتے ہین
نالے سن سنکر مرے وہ غیر سی یون کہتے ہین

کہیل کی اک بات فکر خیر و شر ہونے لگا
دل تڑپ کر طائر بے بال و پر ہونے لگا
آپ کا کس کی اجازت سی سفر ہونے لگا
اب مرا مظلوم بھی بیداد گر ہونے لگا

داغ دل سے ہوگیا محبوب یہہ ثابت مجھے
آفتاب حشر کا سینہ مین گھر ہونے لگا

جہان مین کسطرح دیدار حقکا ہو نہین سکتا
کبیرا جرم ہے غافل سمجھہ خود کو نہ تو موجود
جدا ہین حال کی باتین جدا ہین قال کی باتین
سمجھہ مرشد کو تو مسجود الیہ مسجود لہ حق کو
تو پہلے علم وحدت سیکہہ کر ہو بعد کو عامل
حقیقت جو ہے ہر شی کی بہ بدل ہو نہین سکتی
جدا ہے ذات دو تو ہے تیری قرآن شاہد ہے

اگر ہو دیکہنے والا تو کیسا ہو نہین سکتا
سوا حق کے وجود اسکا کسیکا ہو نہین سکتا
انا کہکر کوئی منصور اصلا ہو نہین سکتا
جو سجدہ پیر کو کرتے ہین بیجا ہو نہین سکتا
[illegible] ہو نہین سکتا
سجا تو خود کو حق کو ایک ایسا ہو نہین سکتا
خدا تو ہو سکے کیونکر تو بندا ہو نہین سکتا

ہوا جو موتو قبل ان تموتوا جیتے جی محبوب
رہا زندہ ہمیشہ پھر وہ مردا ہو نہین سکتا

اپنی پہچان نہین جس کو وہ انسان نہین | | ہی یہ قرآن مین لکھا

پہر تو اسلام نہین دین نہین ایمان نہین
خود کو خود جاننا موجود ہے شرک اخفا۔
جسنے یہہ بات نجانی وہ مسلمان نہین
اوسنے پایا تجہے بس مرنے کے آگے جو مرا۔
ہو خودی جس مین وہ پاسکے تجہے امکان نہین
روح مخلوق ہے اوس کو نہ سمجہہ ذات خدا۔
کفر کی بات نکر گر تجہے عرفان نہین۔
وہ ترے ساتھ ہے اسطرح سے یہ جان لے تو
تجہہ سے اک دم بھی جدا حضرت سبحان نہین
یان بجز حق کے کوئی غیر نہین ہے حق کا۔
کیا تجہے قالو بلا کا بھی ذرا دھیان نہین
مین ترے ساتھ رہون ساتھ چلون ساتھ پہرون
یہی حسرت ہے مرے دل مین کچہہ ارمان نہین
عینیت غیریت ان دونو نکا جامع ہے کوئی۔
ورنہ ملحد ہے فقیری اوسے شایان نہین
دم مین دم ہو تو رہے اپنے ہی ہمدم سے کام
تیرا محبوب کوئی اور نگہبان نہین
سرسری جسکی ان اشعار پہ پڑ جاۓ نظر
شیخ محبوب کا اس قسم کا دیوان نہین

مصطفی نے یہی کہا
جلد اس رمز کو پا
وہ ہی مردود خدا
اوسکو اسلام ملا
بڑی مشکل کی ہے جا
تو نہین اس سے جدا
پیر کامل کو تو پا
جسطرح گلمین ہو بو
کیون ہے غفلت مین پڑا
تجھکو کیون ہو گیا
کیا اقرار جو تہا
دو نہین ہم ہی نہون
میرا شاہد ہے خدا
جانو کامل ہے وہی
وہ ہے شیطان سے سوا
صبح سے لیتا تا شام
ذات مرشد کی سو
اوسکو ہو جاۓ خبر
راز ہے آئینہ بہرا

آپ مین جسنے تجھے اے مہ تابان پایا
اوسنے اسلام لیا اُسنے ہی ایمان پایا

کعبہ و دیر مین ہم ڈھونڈتے پھرتے تھے جسے
عاقبت خانۂ دلمین اُسے جہان پایا

یان جو اندھا ہی وہ عقبے مین تجھے کیا دیکھے
وہی دیکھیگا وہان جسنے تجھے یان پایا

یون تو ہین نام کے دیندار کروڑون لیکن
اپنے مرشد کے مریدونکو مسلمان پایا

نسبت و اسم و تعین کا جو اوٹھا پردہ
کفر و اسلام کو ہر طرح سے اکسان پایا

مصحف رخ کا ترے کون نہین ہے عاشق
جسکو دیکھا ہی اوسے حافظ قران پایا

ہے مرے پیر کا دربار وہ ماشاء اللہ
ایک مخلوق کو بے دینونے ایمان پایا

آپ سے پیر زمانے مین کہان ہین یا پیر
راز دشوار کو بھی آپ سے آسان پایا

پیر و مرشد کے تصدق سے کہون کیا محبوب
تھا جو کچھ راز نہان سینے درخشان پایا

شب مری بزم مین گر وہ مہ تابان ہوتا
شمع گل ہوتی تو آئینہ بھی حیران ہوتا

ہم نہ دیکھین تو یہ ہی اپنی بصارت کا قصور
ایکما کلمے کو کہتا جو وہ پنہان ہوتا

نحن و اقرب کی خبر خاص جو سن لی ہوتی
دیر و کعبہ مین ترا کیون کوئی جویان ہوتا

رہتا اس مصحف رخ کا جو تصور تجھکو
قسم اللہ کی تو حافظ قران ہوتا

ساری مخلوق سے مرغوب نہوتی گر خاک
اسطرح دلمین مرے کا ہیکو پنہان ہوتا

تو جدا مجھسے جو ہوتا تو ضرور اے جانان
ہوتا مخلوق تو مین قالب بیجان ہوتا

مین تو کیا جن و ملایک بھی یہی کہتے ہین
خوب ہوتا جو مین خاک در جانان ہوتا

گر لباس بشری مین ہون مگر حیوان ہون
جانتا اپنی حقیقت تو مین انسان ہوتا

رحیم اللہ کا خادم جو نہوتا محبوب
رہتا کافر ہی مین ہرگز نہ مسلمان ہوتا

کیون نہ جانب خواجہ بخت راہبر ہوتا
ہر کوئی اگر اے دل خود سے باخبر ہوتا

اے رقیب الفت مین کاش جان دی ہوتی
پھر ولی زمانہ مین کیون نہ ہر بشر ہوتا

اے فلک پہنچ جاتا بخت سے جو مین اجمیر
تو بھی تو مری صورت غیرت خضر ہوتا

ایک تیرے پردے مین سب کی جگمگین جانین
پھر تو عتبۂ خواجہ اور میرا سر ہوتا

جب رقیب بد خو کو تو نے سر چڑھایا ہے
ورنہ کب کوئی جانب تجھکو دیکھکر ہوتا

مین دکن مین افتادہ سب چلے سوئے اجمیر
کیون نہ پھر دماغ اوسکا آسمان پر ہوتا

پیر ہی نہو جسکا اوس کا پیر شیطان ہے
کاش اپنی قسمت سے مین بھی ہم سفر ہوتا

میری بات کا قایل کیون نہ ہر بشر ہوتا

تھی خرابیان لکھی قوم کے مقدر مین -
ورنہ عیب اے محبوب آج کیون ہنر ہوتا

دیکھتا میری صفائی کو تو ششدر ہوتا
مجھکو آئینہ سمجھتا جو سکندر ہوتا

عام گر خلق مین توحید کا ساغر ہوتا
کیون نہ ہر اک کو ترا وصل میسر ہوتا

سنگ اسود کیطرح چومتے زایر مجھکو
اپنی ہستی کو اگر ہم بھی فنا کر جاتے
خلد کی پھر نہ تمنا کبھی ہوتی مجھکو
رہنما کے مرے ہوتے نہ قدم مجھکو نصیب

تری دہلیز کا قسمت سی جو پتھر ہوتا
راتدن پیش نظر وہ مہ انور ہوتا
کوچۂ یار مین رہنا جو میسر ہوتا
اے غم عشق تو میرا جو نہ رہبر ہوتا

کرتے محبوب طواف دل اقدس جو کبھی
ایک حج آپ کا سوچ کے برابر ہوتا

مرض اون کی الفت کا بھلا ہے کیا کیا
جو خود رفتہ مین ہون تو آئینہ حیران
جو ملجائے وہ بت تو آنکھو نمین رکھلون
برائی بھی دیکھی بھلائی بھی دیکھی
ترے حسن کی کیسی کیسی ہی شہرت
دغا باز مکار جھوٹا ستمگر

ہر اک کو تلاش مسیحا ہے کیا کیا
ترے حسن سے فتنہ برپا ہی کیا کیا
بھری میرے دلمین تمنا ہے کیا کیا
کہین کیا کہ دنیا مین دیکھا ہے کیا کیا
مرے عشق کا سبمین چرچا ہے کیا کیا
وہ خود ہو کے مجھکو سمجھتا ہے کیا کیا

مرے شعر ہین یا کہ معشوق محبوب
کہ جن پر ہر اک شخص شیدا ہے کیا کیا

تو یقین تو ہی گمان تھا مجھے معلوم نہ تھا
مثل خورشید عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا

میری غفلت ہی نے رکھا تھا مجھے تجھسے دور
تھا وہین تو مین جہان تھا مجھے معلوم نہ تھا

متلاشی مین رہا واسطے جسکے برسون
وہ مرے دلمین تہان تھا مجھے معلوم نہ تہا

خود مین تھا مین تو سمجھتا تہا کہ تو عرش پہ ہے
ساکن ہر دو جہان تہا مجھے معلوم نہ تہا

کھلگیا ہو کے فنا ہی جز ترا ثابت نور
تو ہی قالب تو ہی جان تہا مجھے معلوم نہ تہا

اسم و آثار و صفت جتنے ہین سب تیری تھے
مین ہی بے نام و نشان تہا مجھے معلوم نہ تہا

رحیم اللہ نے دی حق کی خبر اے محبوب
ورنہ کیا تھا مین کہان تھا مجھے معلوم نہ تہا

پھر کہان ظلمت جو دلمین نور پیدا ہوگیا
جلوۂ حق کا میرے گھر مین تماشا ہوگیا

موت کیسی کسکو کہتے ہین قیامت فی العلو
ہم کو مرکر موت سے آگے زمانا ہوگیا

تھے جو بے نام و نشان ہم وصل جانان سے
اسم و نسبت کا ہماری حق مین پردا ہوگیا

جسطرف دیکھا نظر آیا نہ کوئی جز ترے
میرے حق مین عالم اک آئینہ خانہ ہوگیا

خاکپائے پیر و مرشد جب بنی کحل البصر
کور مادر زاد سی مین حق کا بینا ہوگیا

فیض سے خواجہ رحیم اللہ شاہ چشتی کے مین
کہہ سکون کیا مین سے کیا تہا اور اب کیا ہوگیا

صوفی صوفی کہتے ہین رند اسکو بتلاتے ہین رند
کام کا محبوب بہی دنیا مین رسوا ہوگیا

مجنون کہین بنا کہین لیلا بنا رہا
موجود طرح طرح سے تو جا بجا رہا

حق کے سوا ہے ظاہر و باطن مین کون ہے
جز حق نظر مین اوسکے کہان غیر کا پتہ
غافل خودی کے ساتھ خدا کا ظہور ہے
یہہ کم نہین تجدّد امثال کا ثبوت
کہتا ہے دم کو حق تو کبھی روح کو خدا
کہتے کو نام دو ہین مگر شان ایک ہے
جب دل سے اپنے زنگ دوی کو مٹا دیا

اَنْتَ کوئی رہا نہ تو کوئی انا رہا
جسکے حضور آئینہٗ اَیْنَمَا رہا
جب بیخودی ہوی تو خودی مین خدا رہا
مضمون ہر ایک شعر کا سیرے نیا رہا
نادان آنکھین پا کے بھی اندھا بنا رہا
غائب کہین ہے حق کہین ظاہر مین آرہا
جس شئے پہ آنکھ ڈالی تجھے دیکھتا رہا

محبوب یاد رکھ یہی نکتہ کی بات ہے
مخلوق ہر لباس مین خالق بنا رہا

گہ شخص آپکو اور گاہ آئینہ بناتا جا
اگر منظور ہے حفظ مراتب تجھکو ایعارف
مقید دید کا کیون ہے دوئی کو مٹیکر دلسے
سمجھ اوسکو نہ تو مرشد نہو جس سے وصال حق
ریاضت ہے یہی زاہد سلوک اسکو ہی کہتے ہین

تو خود کو دیکھ شئی مین آپ مین ہر شئی کو پاتا جا
انا الحق باطناً ظاہر انا عبدہٗ کہتا جا
تو ذرہ ذرہ مین مطلوب کو نادان پاتا جا
گذر کر راہ گمراہی سی تو رستہ پہ آتا جا
خیال غیر کو دلسے ہمیشہ تو بھلاتا جا

وصال یار کی خواہش اگر محبوب ہے دل مین
نظر آثار و فعل و وصف سی اپنے ہٹاتا جا۔

ہو جس پر کشف درجہ مصطفا کا
وہ طالب ہی نہ ہو ہرگز خدا کا

نہ کیون ہو رنگ و بوئے گل کا باقی
وہی ہے باغبان باغ فنا کا

دوئی بھی ہے تو تجمین حق مین الیسی
حق آئینہ ترا ہے تو خدا کا

عبث ابلیس تھا حیران پریشان ق
ازل مین کچھ چکا سیرا جو خاکا

نہوتا وہ کبھی سجدے سے منکر
مجھے گر جانتا مظہر خدا کا

سوا اپنے نہ پاوے گا کسیکو
کہون گر حال تیری ابتدا کا

ہون سب کچھ مین ہی پھر کچھ مین نہین ہون
نہ پوچھو حال کچھ مجھ بے نوا کا

جو تجھ تک آیا اپنی جان سے گذرا
ترا کوچہ ہے میدان کربلا کا

مثال شمع مردہ سب مین خاموش
وہی گویا ہے اک ما و شما کا

نجانو مجھکو زندہ آپ محبوب
مین کشتہ ہون کسی بت کی ادا کا

مین عدم سے جو ہستی مین آیا نہ تھا
اسطرح خلق مین حق ہویدا نہ تھا

یون فنا ہوگیا مین کہ گویا نہ تھا
خوب تھا گر تو مجھکو بناتا نہ تھا

جان لیتا حقیقت کو اپنی اگر
لفظ مین یون زبان پر تو لاتا نہ تھا

زندگی ہی سے تیری ہے فتنہ بپا
ورنہ اللہ مین تجھ مین پردا نہ تھا

نحن واقرب کے معنی سمجھتا جو مین
دربدر یون جہانمیں بھٹکتا نہ تھا

تھا وہی جلوہ گر شکل مخلوق مین
کون ہون کیا ہون مین خود کو سمجھا نہ تھا

کھینچ لاتی نہ گر خواہش دید یار | اس جہانمین عدم سی مین آتا نہ تھا
ذات والا تھی بے شبہ ظل خدا | اسلیئے جسم اطہر کو سایا نہ تھا
واسطے جس کے کعبہ گیا بار ہا | تونے دیکھا ترے دلمین وہ کیا نہ تھا
طور پر ہر دو جانب تھی حق ہی کی شان | جلوۂ حق جو دیکھا وہ موسا نہ تھا
تھا بظاہر فقط نام معراج کا | آپ ہی آپ تھے کوئی اصلا نہ تھا

کیون سب چلے آیے کعبہ سے تم لوٹ کر
گھر مین محبوب اللہ کے کیا نہ تھا

ہے تو ہی نہان عیان خدایا | جز تیرے کوئی کہان خدایا
ہر شئے مین وہ تجھکو دیکھتے ہین | ہین تیرے جو رازدان خدایا
ہے تو ہی مقدس و مطہر | تجھکو ہی ہے جسم و جان خدایا
دیکھا جسنے یہان ہے تجھکو | دیکھیگا وہی وہان خدایا
معمور ہین نور سے ترے سب | ارض و شجر و سمان خدایا
سب کہتے ہین جس کو ماسوا اللہ | چرچا کی ہے داستان خدایا
حیرت مین ہین سب کہ تو کہان ہے | ق لے پیر سے تا جوان خدایا
پایا نہ نشان کسی نے تیرا | ہر شئے مین ہے تو عیان خدایا
جو راہ مین تیرے خود کو میٹے | پائے وہ نکیون امان خدایا
محبوب کے ہاتھہ جب تو آیا | سب دور ہوئے گمان خدایا

کچھ کہکے اوسنے آپ سی ہمکو بہلا دیا — چپ ہو کے شکل آئینہ حیران بنادیا
اب نام کو نہین ہے مسلمان دہر مین — سب کو کسیکے عشق نے کافر بنادیا
غافل اوسیکو خاص خدا کا ولی سمجھ — جسنے خدا کی ذات مین خود کو مٹادیا
آشوب دہر ہو گئے بنکر حسین آپ — بیہوش کردیا جسے جلوہ دکھادیا
جبتک جدا تھی تجھسے تو غم ہی نہ تھا کوئی — تو کیا ملا کہ خاک مین ہم کو ملادیا
قربان جان و دل کرین کیونکر نہ اوسپہ ہم — جسنے خودی کے خواب سی ہم کو جگادیا

دل سے نظر سے دم سے اوسیکا رہے خیال
محبوب اپنے پیر نے جو کچھ جتا دیا

ملا کے ہاتھ جو مرشد نے کچھ دیا سمجھا — مین سجدہ کرکے وہین معنئ خدا سمجھا
جو ہو خیال کی صحت نکیون خودی مٹجای — خبر اوسیکو ہے جو راز آئینا سمجھا
نہ دیکھہ غیر خدا کو یہہ طاعت افضل ہے — یہہ اوس سے پوچھ جسے تو نے رہنما سمجھا
تعینات سے تہا مین بڑی خرابی مین — انانیت جو مٹی آپ کو خدا سمجھا
کسی سے کیا کہون راز و نیاز کی باتین — جو میرے پیر نے مجھکو سمجھا دیا سمجھا
نہ کیونکر اوس سے ہو اثبات جامع الاضداد — خدا کو بندہ کیو جسنے کہ ایک جا سمجھا
وہی ہے کام کا انسان جسمین ہو یہ صفت — خراب آپکو ہر ایک کو بھلا سمجھا
کبہی بشر تہا خدا مین کبہی تصرف سے — سمجھتے والدین نے کیا جانے مجھکو کیا سمجھا
مرید وہ نہین محبوب تم یقین مانو — خدا سے پیر کو اسپنے اگر جدا سمجھا

تم ہو حبیب کبریا میری طرف کو دیکھنا
چشم کرم سے اک ذرا میری طرف کو دیکھنا
پاس ہین سب کے نیکیان جاؤن مین ہو کے بد کہان
ہے تو بھروسہ آپ کا میری طرف کو دیکھنا
غرق یم گناہ ہون اب تو بہت تباہ ہون
آپ ہین میرے ناخدا میری طرف کو دیکھنا
مجھ مین اور آپ مین کبھی آنے نپائے تا دوئی
جان کے مجھکو آشنا میری طرف کو دیکھنا
ہاتھ مین زر نہ دل مین تاب سخت ہی مجھکو اضطراب
ہند مین ہون پڑا ہوا میری طرف کو دیکھنا
حال مرا تباہ ہے کس کی مجھے پناہ ہے
ہو تمہین درد کی دوا میری طرف کو دیکھنا
ایک نگاہ لطف پر رحمت حق ہے منحصر
تجھسے یہی ہے التجا میری طرف کو دیکھنا
ہون مین بڑا ہی بد عمل چین نہین ہی ایک پل
دونون جہان سے مین گیا میری طرف کو دیکھنا

محبوب رو رہا ہے کیون ہوش کو کھو رہا ہی کیون
کہتے ہین شاہ دوسرا میری طرف کو دیکھنا

ہو جیسے سلسلہ چشت کا دربار نصیب	دید خواجہ کی نکیون ہو اُسی ہر بار نصیب

ذکر و اشغال سی رویت ہو یہہ ممکن ہی نہین
پیر کامل سی ہو اک آن مین دیدار نصیب

جو ہے بدبخت ازل کا وہ تجھی کیا پائے
وہی پائے تجھی جسکے کہ ہو بیدار نصیب

جسپہ پڑتی ہے نظر ساتھ ہی اسکی اے دل
ہو ہی جاتی ہی مجھے صورت دلدار نصیب

گر نہ پی لے کوئی جبتک کہ شراب وحدت
اسکو ہرگز نہو ایجان تری اسرار نصیب

دید حق کی ہے تمہاری لئے ای بادہ کشو
زاہدونکو ہو اگر خلد کا گلزار نصیب

ہو گئی زیست بجز تیرے محال اے گلرو
جب سے محبوب کو ہے عشق کا آزار نصیب

جہان ہے دیکھکر شیدا رحیم اللہ کی صورت
بنایا حق نے آئینا رحیم اللہ کی صورت

نظر آیا نہ کوئی دوسرا مین دوسرا مجھکو
نظر آتی رہی ہر جا رحیم اللہ کی صورت

نکیونکر مردہ دل دنیا کے ساری زندہ دل ہوتے
ہوی ہے حق نما پیدا رحیم اللہ کی صورت

بشر تو کیا فرشتونکی فرشتے بھی ہون خود رفتہ
اگر ہو جائے بے پردا رحیم اللہ کی صورت

نکیون اوسکی نظر سی گر پڑے کونین کا جلوہ
کہ جسنے دیکھ لی خواجا رحیم اللہ کی صورت

نظر پڑتی ہی جسکی اسکے فورا ہوش اڑتے ہین
خدا کا راز ہے گویا رحیم اللہ کی صورت

نکیون وہ من عرف سی قدر عرف کی جا پہونچے
جو دل مین شوق سی لایا رحیم اللہ کی صورت

کہے جا نفی اے محبوب ہر دم لا الہ کی تو
پھر الا اللہ مین پاتا جا رحیم اللہ کی صورت

تصویر آنکھ مین ہے تو ہے لب پہ نام دوست
مانند روح تن مین ہے ہر جا قیام دوست

جب چھوڑ دیجے ظاہر و باطن کی سب ہوس
پھر گوش دلسے سنئے ہمیشہ کلام دوست

الفت مین قاصدونسے سروکار کچھ نہین
بیواسطہ پہنچتا ہے ہر دم پیام دوست

کانٹونمین سرفرازی گلونمین ہے رنگ و بو
کیا کیا نہین جہان مین ہے فیض عام دوست

کیونکر نہ دل برنگ حنا خلق کے لپین
محشر سے بھی ہے شوخ زیادہ خرام دوست

جو من عرف کے راز سے ہو جائے کامیاب
موسے کیطرح کیون نہو وہ ہمکلام دوست

محبوب مجھکو خوف قیامت سے کچھ نہین
روز ازل سے ہون تہ دلسے غلام دوست

کہتا ہے بڑہکے درد دل بیقرار آج
لیکر ٹلیگی جان شب انتظار آج

آنے کو ہے وہ بام پہ کر کے سنگار آج
ہوگا ظہور صنعت پروردگار آج

دی جان ہمنے کس گل خوبی کے عشق مین
پھولونسے بسگیا ہے ہمارا مزار آج

منشا یہہ ہے کہ تیر خوشی سے مرینگے ہم
وہ مہربان ہوتے ہین کیون بار بار آج

توڑے ہین دست غنچے مگر دل کے آبلے
بیوجہ میری آنکھ نہین اشکبار آج

مرگ عدو پہ وہ کہین گریان ہوے نہون
آنسو جو گر پڑے ہوے بے اختیار آج

غربت یہ کہہ رہی ہے بس مرگ قبر پر
جز بیکسی ہے کون ترا غمگسار آج

ہم چارہ گر کے منت مرحم سے بچ گئے
ہر داغ دل ہے غیرت شمع مزار آج

یکتا ہون فیض شمس سے محبوب دہر مین
کیونکر نہ شاعرونمین ہو میرا شمار آج

جوش پر ہے خاندان چشت کا دربار آج
عاشقون کو کیون نہو ہر دم ہر دم وصال یار آج

بزم دنیا مین مے وحدت کی ہے بھرمار آج
زاہد صد سالہ بہی ہوکر پھرین مے خوار آج

بھول کر اپنی خودی بن جائین مقبول خدا
گوش دل سے جو سنین کوئی مری گفتار آج

چاہیئے انسان کو فکر زاد راہ عاقبت
گرم توحید و توحد کا ہے کچھہ بازار آج

منحصر عقبےٰ پہ کیا ہے ہوش کی لو زاہدو
ہر جگہ عاشق کو ہے اللہ کا دیدار آج

نقد ایمان اب کسیکا بچ سکے ممکن نہین
پہنے پھرتے ہین ہزارون جُبّہ و دستار آج

ہے وہی باطن وہی ظاہر تو پھر فرمایئے
کیون نہ صورت سے مری ہو شان حق اظہار آج

سُننے والا کون ہے محبوب یان حق کے سوا
ورنہ کہدیتے انا الحق ہم بہی سو سو بار آج

جو ہے شان حق وہ ہی شان محمدؐ | جو ہے لامکان وہ مکان محمدؐ

وہی و اصل حق ہین جانو یقین تم — عزیزو جو ہین راز دان محمد

بیان حمد حق ہو سکے کس سے ایدل — میسر ہو کیونکر زبان محمد

کیا کرتے ہین سیر وہ لامکانکی — جو کہلاتے ہین عاشقان محمد

کہین آپ رب ہین کہین آپ انسان — یہی کہتے ہین رتبہ دان محمد

نکیون دید جنت مین ہو اونکو حقکی — ازل سے جو ہین مدح خوان محمد

جو ہر موے تن مین بہی ہون سو زبانین — نہو ختم ہرگز بیان محمد

بشر ہو وہ کیون جسکا ہو جسم نوری — نہ لا دل مین ہرگز گمان محمد

یہہ محبوب کی التجا ہے الٰہی
مرا سر ہو اور آستان محمد۔

عمر اپنی کاٹو نہین در پہ دربان ہوکر — جلد لو بلا خواجہ مجھکو مہربان ہوکر

سجدہ گاہ دنیا مین کیون نہ خلق مین ہوتا — کاش مین پڑا رہتا سنگ آستان ہوکر

کہکے خود ہی اَفضلکم سب سے پہر نری ہو تم — لامکان کہاتے ہو صاحب مکان ہوکر

جب نصیب ہی بد ہون قبر مین کہان جنت ما — خاک ہی ستائیگی مجھکو آسمان ہوکر

کافر و مسلمان مین تم ہو رو بکو بدلے — ایک جا یقین ہوکر ایک جا گمان ہوکر

تجھسے جو ملے ظالم پہر کہان پتہ اُسکا — ہمنے تجھکو پایا ہے آپ بے نشان ہوکر

جلوہ دیکھئے اُسکا چشم دل کو وا کرکے — ذکر کیجئے اُسکا طفل بیزبان ہوکر

حق تو یہ ہے شخص اور عکس دونون شان احمد مین — مین ہون مثل آئینہ ان کے درمیان ہوکر

سرمہ کی صفت پیجا تو ہوائی مولا مین
کوہ طور پر عش تھے جسکو دیکھکر موسے

ہاتھ کچھہ نہ آئیگا داخل جنان ہوکر
ہے وہ روبرو میری روز و شب عیان ہوکر

عشق مین تکلم سے کام ہی نہین محبوب
راز کرتے ہین افشا آپ راز دان ہوکر

ثنا اُس خالق اکبر کی ہو مجھسے بیان کیونکر
اگر تو اپنے دلکو ما سوا اللہ سے صفا کرے
خدا کا قرب ہوتا ہی تو غافل بیخودی ہی مین
نظر کیا سینہ کیا سر کیا جگر کیا جان کیا دل کیا
مٹا دے اپنی ہستی کو اگر تو راہ مولا مین
نہین ممکن کہ دو نو ضدین اکجا جمع ہو جاوین
کیا کرتے ہین سیر النفس کی جو آفاق مین ہر دم
ریاضت مین فنا کر انکو اے خاک کے پتلے

رسول اللہ کی مجھکو میسر ہو زبان کیونکر
تو پھر وہ شوخ پردہ مین رہی تجھسے نہان کیونکر
خودی مین رہکے کوئی پا سکے اُسکا نشان کیونکر
یہہ سب گھر مین سکے اوسکو کہئے لامکان کیونکر
تو پھر حاصل نہو تجھکو حیات جاودان کیونکر
یقین ہو جسجگہ یا دل رہا اُسجا گمان کیونکر
نظر سے اُنکی سو پردہ مین بھی تم ہو نہان کیونکر
مٹے جو راہ مولا مین ہو وہ بے نشان کیونکر

اگر محبوب تم دیکھو حقیقت کی نگاہون سے
ہر اک کی شکل مین پھر حق نہو جلوہ کنان کیونکر

ہے تجھسے ہی بس عرض موری یا سیدنا عبد القادر
رنگ دے موری بہر خدا چندری یا سیدنا عبد القادر

موہے چین نہ دم بہر آوت ہی مورا بندہ مین جیارا ترپت ہے
موکو جلد بلا تھاری نگری یا سید ناعبد القادر

مطلق نرہی مجھے اپنی خبر ترا جلوہ رہے ہے مرے پیش نظر
موری عمر یون ہی بیتے سگری یا سید ناعبد القادر

جسے پیر نے دکھلایا تجھکو اوسے دو نو جہان سے خبر ہی نہو
ہو خودی سے کیونکر بے خبری یا سید ناعبد القادر

کہان تاب جو کوئی دم مارے سب تابع فرمان ہین تیرے
کیا حور و ملک کیا جن و پری یا سید ناعبد القادر

گمراہون کو رستہ بتلایا بیجا نون کو زندہ کر ڈالا
سب ولیون سے شان تری ہے نری یا سید ناعبد القادر

ترے عشق کا دلمین ہولا ہے گذر نہین اپنی پرائے کی مجھکو خبر
مین اپنی سب سُدہ بُدہ بسری یا سید ناعبد القادر

تو قطرہ ہے وہ ہے دریا تو آئینہ اُس کا وہ تیرا
تو ہر سے جُدا ہے نہ تجھسے ہری یا سید ناعبد القادر

ہے کون بچائے جو تم رے سوا جب حشر مین محبوب آئیگا
لئے سر پہ گناہون کی گٹھری یا سید ناعبد القادر

منظہر ذات خدا ہین حضرت پیران پیر	آفتاب اولیا ہین حضرت پیران پیر

عاشق رب العلا ہین حضرت پیران پیر
گمرہون کی رہنما ہین حضرت پیران پیر

غم نہین بڑ ہجائے تو بڑ ہجائی عصیا انکا مرض
درد کی میرے دوا ہین حضرت پیران پیر

آپ حق کے آئینہ ہین آپکا حق آئینہ
ذات حق سے کب جدا ہین حضرت پیران پیر

آپکا ارشاد ہے جسکو ولی وہ کیون نہو
ہادیٔ راہ ہدا ہین حضرت پیران پیر

فاطمہؓ کی جان ہین تو مرتضیٰؓ کے دل جگر
خاص نور مصطفا ہین حضرت پیران پیر

چشم دلسے پردہ غفلت اوٹھا کر دیکھ لو
ہر جگہ جلوہ نما ہین حضرت پیران پیر

پی لیا اک جام جسنے ہوگیا لاموت وہ
ساقیٔ آب بقا ہین حضرت پیران پیر

در پہ جو آیا نہ اولٹا فیض سے خالی کبھی
معدن جود و سخا ہین حضرت پیران پیر

ہو کے فانی ذات حق مین آپ ہین باقی بحق
کوئی کیا سمجھے کہ کیا ہین حضرت پیران پیر

حشر مین محبوب عصیان کا نہ کیجئے آپ غم
حامیٔ روز جزا ہین حضرت پیران پیر

ہزار پردو نمین آپ کو تم رکہو مرےجان چھپا چھپا کر
جو ہین موحد وہ دیکھ لینگے دوئی کا پردہ اوٹھا اوٹھا کر
اگرچہ انسان ہے تو زاہد کبھی مسئلے کی بھی خبر لے
رہیگا تو اسم خوان ہی کبتک فرشتہ خود کو بنا بنا کر
وہ آج بے پردہ ہو رہا ہے کوئی یہہ موسیٰ سی جاکے کہدے
رکہا تہا محروم دید جسنے کہ لن ترانی سنا سنا کر۔

نہ تہا تو اول نہ ہوگا آخر تو اب ہے موجود یہہ کہان تو
یہہ صرف وہم وگمان ہے تیرا خدا خدا کر خدا اکر
نہ بن سکی کوئی شکل تجہہ سے نہ آسکی کوئی تجہہ سی شوخی
اگرچہ نقاش نے ہزارون بگاڑے نقشے بنا بنا کر
جو سِرّ وحدت کہلا تو سمجہے دیا خودی نے تہا خوب ہوکا
وہی تھے ہم جسکے پاس مانگین دعائین تہین ہاتھ اٹھا اٹھا کر
خوشی کے بدلے مین غم ملا ہے سکون گیا اضطراب آیا
پڑے مصیبت مین ہم الٰہی بتون سے دل کو لگا لگا کر

جو طالب حق کہ آوے محبوب اوسی تو کر من عرف سے ادا قف
فراق حق مین رکھیگا کب تک تو اس سی ثمرن جہا جہپا کر

ہو بتون سے کیون نہ ظاہر حق کا راز
لامکانکی سیر اوسکو ہو نصیب
کر حضوری تو ہمیشہ بیر کی
حق کو پانا سہل ہے مشکل نہین
ایک کیا تم لاکہہ پردونکین چہپو
خیر و شر من جانب اللہ ہے مگر
کیا کرے طوفان کثرت اوسکو غرق
جبکہ ہے زینہ حقیقت کا مجاز
بیر ملجائے جسے بندہ نواز
حج بہی اور ہے یہی روزہ نماز
تجہکو قسمت سے ملے گر بیر راز
دیکہہ ہی لیتے ہین تم کو دیدہ باز
فعل و فاعل مین تو کر لے امتیاز
جس کا ہو دریاے وحدت مین جہاز

اک نظر مین ہوگیا وہ سرفراز	جو ہوا خادم رحیم اللہ کا

گو وسیلے والے ہین محبوب سب
ہے ہمارا بھی خدا سے بے نیاز

ایخواجہ معین الدین ذیشان سلطان الہند غریب نواز
مین نام پہ تیرے ہون قربان سلطان الہند غریب نواز

فرقت مین ترے ہے دم لب پر اور دل بھی ہے پہلو مین مضطر
ہردم ہے یہی بس ورد زبان سلطان الہند غریب نواز

اک بندۂ ادنا ہون تیرا پروردۂ نعمت اے آقا
مین چہوڑکے جاؤن تجھکو کہان سلطان الہند غریب نواز

تم ہادی راہ ہدایت ہو تم واقف راز حقیقت ہو
اسرار ہین سارے تم پہ عیان سلطان الہند غریب نواز

دکھلاؤ جمال روح فزا ہون کب سے در والا پہ کھڑا
اب مجھکو نہین تاب ہجران سلطان الہند غریب نواز

پیارے ہو بڑے اللہ کے تم عاشق ہو رسول اللہ کے تم
کیا شان تمہاری ہے ذیشان سلطان الہند غریب نواز

منظور عنایت سب پہ ہے تیری مشہور کرامت ہے تیری
اک خلق پہ ہین تیرے احسان سلطان الہند غریب نواز

تقدیر نہ کچھہ دکھلاتی ہے تدبیر نہ کچھہ بن آتی ہے
مدت سے ہون فرقت مین نالان سلطان الہند غریب نواز

ہر حال مین تیرا ساتھہ رہے محبوب کے سر پر ہاتھہ رہے
اس لطف کا ہون دل سے خواہان سلطان الہند غریب نواز

آغاز سے غرض ہے نہ انجام سے غرض
جس شئے کو دیکھتا ہون تجھے پاتا ہون یار کو
حور و بہشت تمکو مبارک ہو زاہد و
دلدادہ بتان ہون محبت شعار ہون
زلفون مین اک پھنستے ہین خود عاشقون کے دل
تا سازی بخت دشمن جان چرخ وہ خفا

ساقی سے ہے مجھکو ایک ترے جام سے غرض
صورت سے کام ہے نہ مجھے نام سے غرض
رندون کو ہے کسی بت گلفام سے غرض
مطلب کفر سے ہے نہ اسلام سے غرض
واللہ ان ہتونکو نہین دام سے غرض
کس کو نہین ہے عاشق ناکام سے غرض

محبوب اپنی کٹتی ہے سایہ مین پیر کے
ہم کو نہین ہے گردش ایام سے غرض

مالک ہر دو جہان خواجہ اجمیر شریف
اپنے کوچہ مین لگا رہنے دو بستر میرا
ہر جگہ دیکھتے ہین چشم بصیرت والے

واقف راز نہان خواجہ اجمیر شریف
مجھکو ہے باغ جنان خواجہ اجمیر شریف
ہر جگہ پہ ہے عیان خواجہ اجمیر شریف

آپ اجمیر کو جبتک نہ بلائین مجھکو
مین کرون آہ و فغان خواجۂ اجمیر شریف

اے صبا بہر خدا جلد اوڑا کر لے چل
مجھکو رہتے ہین جہان خواجۂ اجمیر شریف

نگہ لطف سی دیکھو جو مری جانب کو
کر دون صدقہ دل و جان خواجۂ اجمیر شریف

آپکے چہرۂ انور کو جو دیکھین اُن کو
کیون نہو حق کا گمان خواجۂ اجمیر شریف

کرسکون دعوی توصیف تے مین کس منہ سی
مین کہان اور کہان خواجۂ اجمیر شریف

اور تو کوئی عبادت نہین آتی محبوب
ہے فقط ورد زبان خواجۂ اجمیر شریف

بنا کر دیکھہ خود کو آئینا دل
کہ پھر طالب نہو مطلوب کا دل

عبادت حق کی تجھسے ہوسکے کیا
نہو زاہد جو تیرا ایک جا دل

وہی پاتا ہے ہر اک شئے مین تجھکو
دوئی سے پاک جس کا ہوگیا دل

پتہ دلدار کا کبہی نگر نہ چلتا
اگر تو اپنے دل کو جانتا دل

نہو جس سر مین سودا سر وہ کیسا
نہو تو جس مین وہ کس کام کا دل

اوسیکو جلوہ گر پاتا ہون سبمین
فدا اوس بت پہ جب سی ہوگیا دل

حقیقت اپنی مین کیا کہہ سناؤن
جدا کب ہے مرا دل آپکا دل

جو مضغہ گوشت کا ہے دل نہین ہے
سمجھنا شش جہت سی ہے ترا دل

یہ بے تابی یہ بے چینی ہے کیسی۔
کہو محبوب کس پر آگیا دل۔

مکان کسیکو مرے جان ترا نہین معلوم
سنا ہے نام ولیکن پتا نہین معلوم

گذرتے آٹھ پہر ہین تری تصور مین
ہے کس کا نام حیات و قضا نہین معلوم

گواہی جھوٹی جو دیتا ہی حق کے بدیکھے
یہہ کیسی شرع تری زاہدا نہین معلوم

سجائے ہوکے جو کرتے ہین ذکر اللہ ہات
وہ ملحد ہین اُنہین سر انا نہین معلوم

وہ تجھسے کب ہے جدا ڈھونڈتا ہی تو جس کو
ہر ایک شئی مین ہی جلوہ نما نہین معلوم

نکر مذمت رندان خموش اے واعظ
ہی کس پہ رحمت و فضل خدا نہین معلوم

بتا نہ دم کو خدا بن نہ مشرک اے غافل
کہ دم ہے مظہر فعل خدا نہین معلوم

لحد مین صورت مرشد دکہا کی کہدونگا
مین آپ ہی کا تو ہون خدا کیا نہین معلوم

پڑے یہ سوتے ہین محبوب خواب غفلت مین
ہین کس خیال مین شاہ و گدا نہین معلوم

تہی خودی جبتک ہی کوسون خدا سے دور ہم
اب نا الحق کہہ رہی ہین صورت منصور ہم

کیون سناتا ہے عبث واعظ ہمین مو بنی کا حال
جانکر بیٹھے ہین ساری کیفیات طور ہم

ہے یہی حیرت کہ خود کا ہی نہین ملتا پتا
عشق مین تیری خدایا ہو گئے کافور ہم

اشرف مخلوق اوسکے فیض سے ہین ورنہ صاف
خاک ہم ہین باد ہم ہین نار ہم ہین نور ہم

کرکے پیدا واحدیت اور وحدت کا ظہور
ہین کہین ساکت بنی بیٹھے کہین مغرور ہم

یار اپنے آپ ہین اغیار اپنے آپ ہین
خود سے خود نزدیک ہین پہر خود سے خود ہی دور ہم

جو بتایا شرع نے محبوب ہمنے کہہ دیا۔
ورنہ سولی پر بہوتے صورت منصور ہم

تمثیل یوہی ہم ہین گل تو جان ہے اور ہین تن ہم
حق ہمسی موافق ہی نہ خارج ہے نہ داخل ہے
تعین پر نہ بہول اے دل بھروسہ کچہہ نہین اسکا
حمایت ہے تو ان سی ہے شفاعت ہے تو ان سے
تہے جبتک جہل ظلمت مین سمجہتے خود کو بہی موجود
وہی ہی اول و آخر وہی ہے ظاہر و باطن

تو ہم سے کب جدا ہی اور جدا کب تجہسی ہوتے ہین ہم
ہی شخص و عکس حق کی ذات ٹہری ایک در بین ہم
عیان با چون ہین لیکن در حقیقت ہین بیچون ہم
بہلا کسطرح چہوڑینگے رحیم اللہ کا دامن ہم
کہلا ہے من عرف کا حال بہولے اپنا ہی ہین ہم
ہے خاک و باد و آب و آتش و روح و دل و تن ہم

گل مقصود کی محبوب گر ہوتی نہین چاہت
عدم سے کاہیکو آتے برائے سیر گلشن ہم

کیا کہین کچہہ کہہ نہین سکتے تری بیداد ہم
دل لگا کر تجہہ سے اے ظالم ہوے برباد ہم
غم سے دم بہر بہی نہین ہوتے کبہی آزاد ہم
بنگئے ہین یا خدا کس کے دل ناشاد ہم
اُس بت سفاک کی جب دل مین آجاتی ہی یاد
صورت نقش کف پا ہوتے ہین برباد ہم
ڈہونڈتے ہین خود کو تو ہرگز پتہ ملتا نہین
قید ہستی سے کچہہ ایسے ہوگئے آزاد ہم
ہے تو ہی حاکم تو ہی محکوم تو ہی حکم ہے

کون ہے تیرے سوا کس سے کرین فریاد ہم
دلکی جو باتین ہین وہ منہ سے نکلجاتی ہین صاف
چاہتے اشعار کی کب ہین کسی سے داد ہم
شاعری تقدیر مین محبوب اگر ہوتی نہین
کس طرح دنیا مین پاتے شمس سا اُستاد ہم

دی رحیم اللہ نے خود ہی مین شیرین کی خبر
ورنہ تھے محبوب بھٹکے صورت فرہاد ہم

نہ تو دولت ہی سروکار نہ توقیر سے کام
کیمیا سے بھی بہتر ہے ترے در کی خاک
دولت فقر ہے حاصل جنہین ایجان جہان
جو ہوا سلسلۂ چشت مین دل سے داخل
سعی بے سود مین مصروف عبث ہی ایدل
فقر اصاف سمجھہ جاتے ہین دلکی حالت
قتل عاشق کیلئے ایک نظر کافی ہے
غیر کے حق مین کہان خلوت و جلوت کے مزے

اک فقط ہم کو ہی عشق بت بے پیر سے کام
وہ گدا ہون کہ نہین ہی مجھے اکسیر سے کام
اونکو منصب سے ہی مطلب نہ تو جاگیر سے کام
اوسکے برآئے نہ کیون خواجۂ اجمیر سے کام
کبھی تقدیر کے بنتے نہین تدبیر سے کام
اون کو تقریر سے مطلب ہے نہ تحریر سے کام
کیون تو لیتا ہے عبث خنجر و شمشیر سے کام
مجھکو رہتا ہے ہمیشہ تری تصویر سے کام

تم کسی شخص کی محبوب خوشامد نہ کرو
خود بخود بنتے چلے جاتے ہین تقدیر سے کام

آنکھون مین مرے جب سے کہ وہ ماہ جبین ہین
خورشید و قمر چرخ پہ دیکھا تو نہین ہین

ہر جا ہے عیان حُسن جہان سوز کا جلوہ۔
اندھا ہے کہا جس نے کہ وہ پردہ نشین ہین

مَن عَرَفَ کو سمجھا نہین اے زاہد نادان
قران مین خود کہتے ہین شہ رگ سے قرین ہین

مرشد بھی ہین خود آپ محمدؐ بھی ہین حق بھی۔
ہین کعبہ کہین عابد و معبود کہین ہین

موسےٰؑ کو سر طور کو ہین سمجھے ہوے ہم
خود آپ ہی ناظر کہین منظور کہین ہین

بندہ و خدا جس کو سمجھتا ہے زمانہ۔
یہہ دو نو ترے نام ہین کچھہ غیر نہین ہین

ہم ڈھونڈنے نکلے جو اُنہین دیر و حرم مین
دل سے یہہ صدا آئی کہ لے ہم تو یہین ہین

مین آپ ہی سے آپ کو پہچان چکا ہون
ورنہ مین فقط نیست ہون ہست آپ یقین ہین

حُب اور حبیب اور محب اسم ہین اُن کے
ہم نام کے محبوب ہین کچھہ اور نہین ہین

بیخود و مست کو گو لوگ برا کہتے ہین
صاف صاف اونکو خدا والے خدا کہتے ہین

کچھہ نہ کچھہ علم حقیقت سی ہے بہرہ جن کو
حق نما خود کو اوسے بندہ نما کہتے ہین

رہتے وہ آپ مین کب ہین تو نکر انکا خیال
خود کو کرتے ہین فنا جب وہ انا کہتے ہین

اہل عرفان کی نظر رہتی ہے باطن ہی پر
بت بھی جب آتے ہین آگے تو خدا کہتے ہین

کفر تبدیل حقیقت ہے ارے وہ غافل
ہوش کی لے کہین بندیکو خدا کہتے ہین

رہبر راہ شریعت ہین وہی لوگ ایدل
بندیکو بندہ خدا کو جو خدا کہتے ہین

صلح کل مین جو ہین مشرب ہے یہ انکا ایدل
کہ برا بھی ہو کوئی اوسکو بھلا کہتے ہین

مرچکے مرنے کے آگے تو ہوا یہہ معلوم
قربت حق ہے جسے لوگ فنا کہتے ہین

سنکے اشعار مرے کہتے ہین اہل عرفان
آپ جو کہتے ہین محبوب بجا کہتے ہین۔

ہوا ہے عشق کا جب سے ظہور آنکھو نمین
خیال دلمین ہی تیرا تو نور آنکھو نمین

سوائے ایک کے ہو جب نظر مین دو کسکی
تو یہہ سمجھہ لو کہ آیا قصور آنکھو نمین

مکان جتنے جہانمین ہین سب تمہارے ہین
ہمارے دل مین رہو یا حضور آنکھو نمین

ملا یا خاک مین ہستی کو واسطے جن کے
عجب نہین وہ رہین بنکے نور آنکھو نمین

جگہ جگہ مین وہی ہی جہان جہان مین وہی
نہ دیکھین ہم تو ہے واقع فتور آنکھو نمین

عدو سے مین نہ جھکون تو میرا قصور نہین
بھرا ہوا ہے کسیکا غرور آنکھو نمین

ادا شناسو نکو اسکی خبر ہے ای محبوب
وہ دیتے ہین مجھے گالی ضرور آنکھو نمین

جو ہر دم آپکو مشتاق دید کرتے ہین
عجیب طرح کی وہ لوگ عید کرتے ہین
خیال غیر سے دل کو تو کر لو پاک کبھی
عبث لباس کو اپنے سفید کرتے ہین
خدا کے فضل سے مرشد ہین میرے وہ فیاض
جو بدسے بد بھی ہون اُنکو سعید کرتے ہین
وصال یار کی ہوتی ہے دلمین جب خواہش
ہم اپنی ہستی کو پہلے شہید کرتے ہین
کلام حق کا مزہ ہم کو صاف آتا ہے
کسی سے جب کبھی گفت وشنید کرتے ہین
سمجھئے کچھہ تو سمیع و کلیم کے معنے
جو آپ ورد کلام مجید کرتے ہین

نگاہ فیض ہے خواجہ کی ایسی اے محبوب
نہال کرتے ہین جس کو مرید کرتے ہین

تو بے مثال ہے تیرا کوئی مثال نہین
جو دیکھہ لون ترا جلوہ مری مجال نہین
وہ تیرے ساتھہ ہی ابدل جہان کہین ہے تو
جدا ہو تجھسے ترا یار یہہ محال نہین
گمان کیون کرون اپنے کلام پر اپنا
وہی کلیم ہے کچھہ میری بول چال نہین
جھکاکے روبرو بُت کو کرون نہ کیون سجدہ
وہ کون شئے ہے کہ جسمین ترا جمال نہین
اگر ہو دیدہ شاہد مین دوسرا مشہود
نصیب اوسکو خدا کا کبھی وصال نہین
سمجھہ نہ قال کو آسان یہہ سخت مشکل ہے
ہو جسمین حال تو وہ صاحب کمال نہین
نصیب اُسکو کہان جلوہ خدا ابدل
خودی کو جسنے کیا اپنے پائمال نہین
بہار حسن پہ اپنے عبث تو نازان ہے
ظہور جلوہ حق ہے ترا جمال نہین
نظر مین اپنے سمائی ہے شان حق محبوب
زمانہ ہو تو ہو دشمن ہمین ملال نہین

عشق مین واللہ جینے کا مزا ملتا نہین
کیا تجھے پاؤن مجھے اپنا پتا ملتا نہین

پیر کامل ہو تو وصل یار ہو اک آن مین
ذکر و فکر و شغل سے ہرگز خدا ملتا نہین

انتہاے جستجو مین یہہ خیال آیا مجھے
حق تو یہ ہے حق تجھے تیرے سوا ملتا نہین

مدعی کے جتنے دعوی ہین وہ [illegible]
راستہ حق کا کبھی بے رہنما ملتا نہین

ہو سخن جس عالم مین اُس عالم مین [illegible] کہان
جس جگہ بندہ تو کیا حق کا پتا ملتا نہین

کر رہے ہین سالکی کا سیکڑون دعوی خبیث
اپنی صورت ایک ہی دیکھا ہوا ملتا نہین

حور و جنت کی ہوس مین جتنے ہون عمرین تمام
حشر مین محبوب کچھہ اُن کو صلا ملتا نہین

کیون میرے قتل کی ٹھانی ہے مری جان دلمین
وہ کرو کام نہون جس سے پشیمان دل مین

تم کو الفت نہ صحیح مجھسے کدورت ہی صحیح
دو جگہ مجھکو بہر حال مری جان دل مین

ہاے رہنے نہ دیا مل کے فلک نے باہم
رہگئے طالب و مطلوب کے ارمان دل مین

دیکھتا ہون جو انہین ہمرہ اغیار کبھی -
موج زن ہوتے ہین سو رنج کے طوفان دل مین

کعبہ و دیر نظر آئین نہ کیونکر ویران ؟

عشق رکھتے ہین ترا گبر و مسلمان دل مین
کہد و شوخی سے کلیجہ مین چبھوے برچھی
حکم غمزہ کو ہو مارا کرے چھریان دل مین
یہہ تو اُن سے کوئی پوچھے کہ یہہ گھر کس کا تھا
خاک مین دل کو ملا کر ہین وہ نازان دل مین

دولت وصل صنم تم کو مبارک محبوب
آج بے طرح ہوے جاتے ہو شادان دلمین

نرے ہم تری ہر ادا دیکھتے ہین
وہی تو تجھے جا بجا دیکھتے ہین
جنہین سلطنت ہی نصیب اس جہا مین
کہا نحن واقرب جو قرآن مین تو تے
عدم سے ہم آئے ہین جب سی جہان مین
کسیکو سمجھتے نہین ہین وہ فانی

ترا فعل فعل خدا دیکھتے ہین
جو پردہ دوئی کا اُٹھا دیکھتے ہین
انہین تیرے در پر گدا دیکھتے ہین
جو عارف ہین اُسکو بجا دیکھتے ہین
کسیکو نہ تیرے سوا دیکھتے ہین
جو سب کا وجود بقا دیکھتے ہین

کسی سے نہ اٹکا ہو محبوب کا دل
اُسے زندگی سے خفا دیکھتے ہین

جس مین ہون شاہد و مشہود وہ دیدار نہین
بزم توحید مین کثرت سے سروکار نہین
کیون ابھی سے ہے تجھے خواہش دیدار خدا
پہلے تو جان کہ آثار کو آثار ۔ نہین
آرزو ہے کہ رہون بنکے ترے در کا گدا
ہفت اقلیم کی شاہی بھی مجھے درکار نہین
وہی کامل ہے جسے لاگ ہے سرّ حق سے
باعث فقر کوئی جبہ و دستار نہین
یون تو کہنے کو انا الحق ہے زمانہ کہتا
حال جس مین نہو وہ صاحب اسرار نہین
صفت خاص سے مملو ہین صدائین ساری
حق ہی گویا ہے کسی غیر کی گفتار نہین
کیا خطا ہے اگر ایسون کو کہے نابینا
دیکھتے ہین تجھے پر تجھ سے خبردار نہین

ہو کے مطلوب زمانہ مین ہین طالب محبوب
کیا کہین بات یہہ کچھ قابل اظہار نہین

خود کو جدا بتا رہا کوئی خدا ہون مین
حق تو یہ ہے نہ حق ہون نہ حق سے جدا ہون مین

صدقے یگانگی کے تری کیون نہ جائے
چاہو نہ چاہو آپ مریجان مجھکو تم
مارے تو یا جلائے کرے رحم یا ستم
مدت کے بعد شکر ہے ایمان ہوا نصیب
مینے کہا آپکو دکہا اپنا تو جمال
حق کا ظہور ہے مجھسے میرا حق ہے تیرے ظہور
ایجان مجھسے کیون ہے جدا کچھ تو کہہ صنم
تو تخم مین شجر ہون تو ہی بو مین مثل گل
مطلوب کوئی اور نہ طالب ہے کوئی اور
ایجان اپنے دیدے سوا ہے خدای پاک

پاتا ہون تجھکو آپکو جب ڈہونڈتا ہون مین
پر جان و دل سے آپ پہ ہر دم فدا ہون مین
ہر دم ہر آن تیری رضا چاہتا ہون مین
اسلام چھوڑ کفر کو جب سے لیا ہون مین
آئی ندا کہ تجھسے بھلا کب جدا ہون مین
بندہ سمجہا تہا حق تو سمجہ حق سمجہا ہون مین
کیا اپنی جان سے تجھے خم کیا تہا ہون مین
ہون ذات شخص و عکس تری آئینا ہون مین
بھولا ہون خود ہی راہ خود ہی رہنما ہون مین
گر تو نہ دو [illegible] تک پاہون مین

محبوب جس کا نام ہے جہاز وہ مین نہین
سب کی نظر مین گرچہ نظر آرہا ہون مین۔

جو ہستی کو اپنی عدم دیکھتے ہین۔
جلاتے ہین جو مثل پروانہ خود کو۔
کھلا کنت کنزاً کا جب سے معمّا
احد ہے کہین تو کہین تو ہے احمد
ہم ہی ہین ہمارے سوا کون ہے یان

وہ پھر خود ہی خود کو قدم دیکھتے ہین
وہی تجھکو تیری قسم دیکھتے ہین
خدا اور بندہ بہم دیکھتے ہین
ہر اک شی مین تجھکو ہم دیکھتے ہین
وہ آئینہ ہے جس کو ہم دیکھتے ہین

جو آیا تیرے در پہ ہوا واصل حق
عجب تیرا فضل و کرم دیکھتے ہین
تماشہ خدائی کا اس سے عیان ہے
دل اب غیرت جام جم دیکھتے ہین

ہین مرشد تو یون سب کے اچھے ہی محبوب
مگر اپنے مرشد سا کم دیکھتے ہین

آکے نادان سے نادان ترے کوچہ مین
ہوتے ہین صاحب عرفان ترے کوچہ مین
ہاتھہ آئی مرے مر مر کے یہہ ثابت قدمی
نقش پا بنکے ہون ایجان ترے کوچہ مین
کردیا ایک تری عشق نے سبکو کافر
اب ہو ہندو نہ مسلمان ترے کوچہ مین
کیون نہون مین تری وحدت کی تصدق باپ
ایک ہین بندہ و رحمان ترے کوچہ مین
آپ کو جان کے جانا ہے جنہون نی تجھکو
وہی کہلاتے ہین انسان ترے کوچہ مین
نقش پا ہم ہین کوئی ہمکو اٹھائے کیونکر
خاک ہوجائینگے ایجان ترے کوچہ مین

کفر و اسلام سے محبوب کا مذہب ہے جدا
کھو چکا دین اور ایمان ترے کوچہ مین

آپ جب بزم مین تکلیف سخن کرتے ہین
دو رسب دل سے مرے رنج و محن کرتے ہین
صورت بوئے گل اس سیر گہ عالم مین
ہم جہان جاہتے ہین اپنا وطن کرتے ہین
سرو گل دیکھتے ہین یاد قد و عارض مین
آپ ہی کیلئے ہم سیر چمن کرتے ہین

صدقے ہوتے ہین کبھی اُس گل رعنا کے ہم | کبھی اُس مہ پہ فدا ہم سر و تن کرتے ہین
ترے عشاق ستمگر ہین بڑے عالی ظرف | حشر مین بھی گلۂ چرخ کہن کرتے ہین
بس ہے گر خاک در یار رہے جسم پہ ہے | میرے احباب عبث فکر کفن کرتے ہین
مرے مانند ہون نخچیر نگاہ الفت | اون سے ہم چشمی کا دعوا جو ہرن کرتے ہین

مرے ہر شعر مین الحب کا عمل ہے محبوب
مری تعریف جو سب اہل سخن کرتے ہین

انسان نہین وہ جسکو وصال خدا نہین | غافل یہ بات سچ ہے تامل ذرا نہین
دیول مین اور کعبہ مین ہے جلوہ گر وہی | تیرا ہی یہہ قصور ہے تو دیکھتا نہین
لب پر ترا ہو نام تو جلوہ ہو آنکھہ مین | یا پیر تجھسے اور کوئی التجا نہین
ہر شئے مین ذات اُسکی تو موجود ہی مگر | ہر شئے کو حق کی ذات سمجھنا روا نہین
ایدل وصال یار کا ہونا محال ہے | تیرے خیال مین ابھی ہستی فنا نہین
کیا خاک سمجھے حق کو وہ اور حق کے غیر کو | جسپر کہ من عرف کا معما کھلا نہین
تو دیکھہ گوش دل سے ذرا سُنکے غور سے | وہ کون شئے ہے جسمین صدائے انا نہین
مسجود تجھسے زاہد نادان نہین جُدا | تو جانتا ہے جسکو خدا وہ خدا نہین

حیرت کا ہے مقام یہہ محبوب دم نہ مار
باقی ہر ایک شئے ہے کسی کو فنا نہین

ہم اپنی خودی مٹا رہے ہین
ہے کون مسیح اور کلیم
روتے ہین عبث عزیز و احباب
جو واصل حق ہین وہ ہر اک کو
پڑ دیسے ٹپک کے اُن کے جلوے
مطلوب ہمین ہمین ہین طالب
ہم دیکھکے دل مین اون کی تصویر
انسان کہین کہین فرشتہ
ہر شئے مین بھرا ہوا ہے جلوہ
مرشد ہے رحیم اپنا محبوب

دلدار سے دل لگا رہے ہین
خود سنتے ہین خود سنا رہے ہین
ہم اپنے مکان کو جا رہے ہین
بندے سے خدا بنا رہے ہین
ہے خود سب کو بنا رہے ہین
ہم آپ کو آپ پا رہے ہین
ہر آن خوشی منا رہے ہین
وہ ایک ہی سب کہا رہے ہین
ہم سب مین تمہین کو پا رہے ہین
کیون رنج گناہ اوٹھا رہے ہین

محبوب چلو اوٹھاؤ بستر
سب لوگ عدم کو جا رہے ہین

پا سکون مین یار کو یہہ مجھین امکان ہی نہین
درد ہے میرا کچھہ ایسا جس کا درمان ہی نہین
تجھین ہر ایک شئے نہان ہی تو ہے ہر شئے سے عیان
رمز وہ کیا جانے جس کو خود سی عرفان ہی نہین
دہونڈتے ہو جسکو تم وہ صورت جان ہی نہان

جب نہ وہ جان ہین جب تو وہ جانان ہی نہین

لَن تَنالوا البِرَّ حتّٰی تُنفِقُوا کو بیان کر نہ
جو ہوا عامل بجز اوس سا کوئی انسان ہی نہین

کیا کرین اپنی طبیعت کا بتائین کس کو زور
بزم عالم مین کوئی ایسا سخندان ہی نہین

رویت دلدار چہتا ہے تو صورت اپنی دیکھ
ورنہ اے نادان اس کا نام عرفان ہی نہین

طالب دنیا و دین آتا نظر ہے ہر کوئی
ہاے کوئی اس جہان مین حق کا جویان ہی نہین

جب شہود و شاہد و مشہود کی ہے اصل ایک
جو مشاہد خود کو سمجھے اوس سا نادان ہی نہین

لے تو محبوب سے لاکھون ہوے ہین سرفراز
یا رحیم اللہ تجہہ سا کوئی سلطان ہی نہین

تو بنایا کہ بن آیا تجہے مین جانتا ہون
تیرا بندہ ہون خدایا تجہی مین جانتا ہون

شمع سوزان ہے کہین تو گل خندان ہے کہین
تو نے ہر رنگ دکہایا تجہی مین جانتا ہون

طور پر دیکھکے بس آپ ہی اپنا جلوہ
خود کو بیہوش بنایا تجہی مین جانتا ہون

تم یا ذنی کی صدا دیکے ہزارون مرگے
تجہہ سوا کس نے جلایا تجہی مین جانتا ہون

تو وہ بہروپ ہی ہر شے مین عیان ہو ہو کر
کیا کوئی دیکھے تجھے جب تو نظر کی صورت
کہکے بیچون تو خودی شکل سے ہو کر ظاہر

لامکان خود کو بتایا تجھے مین جانتا ہون
سب کی آنکھون مین سمایا تجھے مین جانتا ہون
نسیم اللہ کہایا تجھے مین جانتا ہون

دیکھتے اپنا جمال آپ ہی محبوب کا دل
آئینہ اپنا بنایا تجھے مین جانتا ہون۔

فسون تھا شعبدہ تھا سحر تھا ساقی کے ساغر مین
اسی تو سے لگایا یار کو پایا ادھر بر مین۔
جگہہ رحمت نے وسعت رکھی تھی دامان پیمبر مین
فرشتون سے بہت ڈھونڈا اپنا پایا مجھکو محشر مین
سنا ہے ٹھوکرین کھا کر سنبھل جاتے ہین بگڑے بھی
نہ کیون نہین پھینک آؤن اپنے دل کو کوئی دلبر مین
نظر جسپر پڑی اون کی وہ گویا ہو گیا بسمل۔
صفت ایسی نہ دیکھی ہمنے ابتک تیر و خنجر مین
بغیر از علم کے عامل کی دنیا مین یہہ حالت ہے
کہ جیسے بیل کو لہو کا رہا کرتا ہے چکر مین
یہی ہے التجا میری کہ جب تک جان ہو باقی
تصور دل مین جلوہ آنکھہ مین سودا رہے سر مین

یہہ دیتا ہے پتہ اوس کا وہ پہنچا دیتا ہی اُس تک
ہے فرق ارض و سما کا رہنما مین اور رہبر مین

جہانکی خاک چہانی کی ریاضت واسطے جس کے
ملا وہ فیض سے مرشد کے مجھکو میرے ہی گھر مین

نہ یہہ اوس سے جُدا ہے اور نہ وہ اس سی جدا ہرگز
فقط اک نام ہی کا پھیر ہے مُظہر مین مَظہر مین

کرین کیونکر نہ جان و دل فدا اُس شوخ پر جسنے
بتایا دو نو عالم کا تماشہ ہم کو دم بھر مین

یہ احسان ہے اُسیکا ہوگیا مین سامع و باصر
وگرنہ تفرقہ کس بات کا تھا مجھمین پتھر مین

نرالا ہے مرا محبوب سب سے مذہب و ملت
نہ کیونکر دیکھکر مجھکو رہین سب لوگ چکر مین

کوششون سے آدمی دنیا مین کیا ہوتا نہین
لیکن اتنی بات ہے بندہ خدا ہوتا نہین

یاد رکھو خوب جس کا رہنما ہوتا نہین
غنچہ امید ہرگز اُسکا وا ہوتا نہین

حق کا احسان جبتک ایفا فلدا ہوتا نہین
منزل توحید کا طے راستا ہوتا نہین

وصل حق کے واسطے رہبر کو بامضطر نہو
خلق مین کوئی مرض بے دوا ہوتا نہین

چہوڑ دنیا کی محبت ذات حق مین ہو فنا
حشر مین کوئی کسیکا آشنا ہوتا نہین

ہو فنا فی اللہ کی منزل اُسی کیونکر نصیب
شخص حق ہے تجھمین اوسکا عکس اور تو آئینہ
وصل حق کا تو جو خواہان ہی تو سب کو چھوڑ دے

شیخ کی جو ذات مین پورا فنا ہوتا نہین
شخص و عکس اک ہوتے ہین پر آئینا ہوتا نہین
جبتک اوس کا تو نہولے وہ ترا ہوتا نہین

دست بوسی دیکھکر محبوب کرنا خلق مین
رہبر راہ طریقت ہرگدا ہوتا نہین ہے

سارے حور و ملک و جن و بشر کچھہ بھی نہین
دو نو عالم مین بجز ہو کے دگر کچھہ بھی نہین
کر دیا یار کے جلوہ نے کچھہ ایسا بے خود۔
کون ہون کیا ہون مجھے اپنی خبر کچھہ بھی نہین
سارے اعضا ہین حقیقت مین اوسیکے تابع
تن مین انسان کے بجز ایک نظر کچھہ بھی نہین
جس جگہ اپنی بسر کرتے ہین حق کے واصل
اُس جگہ روز و شب و شام و سحر کچھہ بھی نہین
مئے وحدت کو کبھی پیکے تو دیکھہ اے زاہد۔
اسمین ہر طرح کا ہے نفع ضرر کچھہ بھی نہین
نام موجود کل اعضا کے ہین مشہور مگر ہے
نام انسان سے ہے کس کا یہ خبر کچھہ بھی نہین

چہوڑ دے ظاہری اسباب کو باطن کو پکڑ
کام آئیگا ترے وقت سفر کچہہ بہی نہین

وہی موجود ہے محبوب سمجہکر دیکہو
سب نظر آتے ہین ظاہر مین مگر کچہہ بہی نہین

میری ہستی ہی کیا ہے مین نہین ہون
وہی مجہہ مین بسا ہے مین نہین ہون

کہین حق اور کہین بندہ کہانا
یہہ شان کبریا ہے مین نہین ہون

ہون شخص و عکس ہین تو کسطرح ہو
تری ذات آئینا ہے مین نہین ہون

لباس چار عنصر کو پہن کر
وہی جلوہ نما ہے مین نہین ہون

زبان حال سے کہتی ہے ہر شئے
اوسیکا شعبدا ہے مین نہین ہون

رحیم الله کے قربان جاؤن
یہی دیکہا سنا ہے مین نہین ہون

من و تو کی صدا این جہمین محبوب
وہی خود دے رہا ہے مین نہین ہون

تو مکین ہے کہین مکان ہے تو
تو نہان ہے کہین عیان ہے تو

نہ سمجہنا کہ دور ہون تجہہ سے
مین ترے ساتہہ ہون جہان ہے تو

وہی باطن ہو جب وہی ظاہر
پہر یہ بتلا مجہے کہان ہے تو

حق نہان ہے عیان ہے توجبتک
دیکھے قدرت تو اپنی بندون کو
باز آ مکر و کبر و کینہ سے
کوئی شئے اوسکے کیا حمائل ہو
گھر بنانے کی فکر کیون ہے تجھے

جب ہوا خق عیان نہان ہے تو
لیتا ہر اک کا امتحان ہے تو
جبکہ اللہ کا رازدان ہے تو
حق ہی گویا ہے بے زبان ہے تو
دو ہی دو دنکا مہمان ہے تو

دن مین محبوب نام ہے تیرا
شب مین سب بے نام و بے نشان ہے تو

جب سے مرشد نے دیا ساغر وحدت مجھکو
آپکو خود سے بھلاتا ہون تو پاتا ہون تجھے
مین فنا شیخ کی الفت مین ہوا جب پورا
جب سے آنکھون مین سمایا ہے ترا جلوہ یار
حق کو اغیار سمجھتا ہے تو اغیار کو حق
وصل حق ہون مجھے کچھہ نہین پروا واعظ
بنگئے آئینہ خانہ مرے حق مین کونین
آتی ہے کالو نہین ہر شئے سے انا الحق کی صدا
تجھہ سوا ہی کوئی ہادی نہ مضل ایمان
کچھہ مدینہ ہی پہ موقوف نہین ہے غافل

وصل ہر لحظہ ہے ہر دم ہے قیامت مجھکو
نہ تو اذکار خوش آتے ہین نہ طاعت مجھکو
ملگیا دامن سلطان رسالت مجھکو
نہ رہی تیری قسم اور کی چاہت مجھکو
تجھہ سی آتی نہین بوئے بشریت مجھکو
نہ سنا دوزخ و جنت کی حکایت مجھکو
کہ نظر آتی ہے اب اپنی ہی صورت مجھکو
جب سے بخشی مرے مرشد نے سماعت مجھکو
کیون بنائی گئی دوزخ یہی حیرت مجھکو
ہوتی ہر شئے مین ہی حضرتکی زیارت مجھکو

سیر انفس کی ہوی جب مجہی محبوب نصیب
ہوچکی صاف عیان اپنی حقیقت مجہکو ہے

ہر ایک شے مین ہے جلوہ اوس کا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو
ہوا ہے حایل دوئی کا پردا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو ہے

کہا جو منصور نے انا الحق بجا تو تم کفر اس کو ہو گر
کلیم تھا کون حق کہ بندا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو ہے

کہا ہے قران مین صاف حق نے کہ مین ہی ظاہر ہون مین ہی باطن
تو پہر تمہارا وجود کیسا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو ہے

اگر نبیؐ کو خدا کہون مین تو کفر مجہپر نہین ہے لازم
بشر وہ ہوتے تو سایہ ہوتا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو

کہا جو موسے نے رب ارنی ندا یہ آئی کہ لن ترانی
خودی مین کیسا خدا کا جلوا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو

کہو نہ تم خود کو حق و بندہ ہے کفر و شرک اس سے صاف ظاہر
ہین کون اب تم ازل مین تہے کیا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو

ہی ایک مخلوق ایک خالق یہہ بات محبوب توبہ توبہ
بنایا سب کو کہ خود بن آیا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکہو

مئے وحدت کی جو لذات چکھاؤں تجھکو ‏ ‏ ہوش میں زاہد نادان نہ پاؤں تجھکو
توہی مقصود دو عالم ہی ارے وہ غافل ‏ ‏ وہ کوئی اور ہے تجھہ سی جو دکھاؤں تجھکو
عشق صادق ہی مرا حسن جہاں سوز ترا ‏ ‏ تو چھپے لاکھ مگر ڈھونڈکے پاؤں تجھکو
عمر بھر آپکو تو ڈھونڈھکے زنہار نپایا ‏ ‏ تیرا احوال اگر صاف سناؤں تجھکو
میٹ کر زنگ دوئی دلکو نہ کیوں صاف کروں ‏ ‏ جسکے آئینہ نہ کیوں آپ میں پاؤں تجھکو

اب کے اظہار حقیقت جو کرے تو محبوب
دار پر صورت منصور چڑھاؤں تجھکو

میرے رہبر میرے مطلوب میرے مدعا تم ہو
بطون حق تعالے ہو ظہور مصطفٰ تم ہو
جدا وہ تم سے کب ہے اور اوس سے کب جدا تم ہو
ہے اوس کا عکس تم میں اور اوسکا آئینا تم ہو
وہی ہے اول و آخر وہی ہے ظاہر و باطن
سمجھتے خود کو ہو موجود کیسے بیجا تم ہو
جو جانے آپکو اچھی طرح وہ تم کو پہچانے
ہر اک کی شکل میں ایجان جاں جلوہ نما تم ہو
دیا دل جسنے تم کو تمنے اوسکو جان سے مارا
خدا رکھے جہان میں ایک اچھے بیوفا تم ہو

سمایا نور وحدت کا ہے آنکھو نمین مری جب سے
جدہر مین دیکھتا ہون اُسطرف ای مہ لقا تم ہو
پیمبر کے سوا ہرگز کوئی بندہ نہین ہوتا
بتاؤ کون شئے ہو تم اگر غیر خدا تم ہو

نہ بھولو تم کبھی محبوب ارشاد رحیم اللہ
اُسی کی ذات باقی ہے جہانمین چیز کیا تم ہو

تو وہ بے نیاز ہے اے خدا تری شان جل جلالہٗ
تری حمد کر سکے کوئی کیا تری شان جل جلالہٗ
تو کلیم ہے تو قدیر ہے تو سمیع ہے تو بصیر ہے
نہوا کوئی تری شان کا تری شان جل جلالہٗ
کرون کیون نہ تیری عبادتین کرون کیون نہ تیری اطاعتین
نہین دو جہان مین ترے سوا تری شان جل جلالہٗ
نہو مجھسے پھر تری بندگی نہو لحظہ بھر مری زندگی
جو تو ایک دم بھی ہوا جُدا تری شان جل جلالہٗ
رہی کوئی باقی نہ جستجو رہی کوئی دلمین نہ آرزو
ہوا جب سے در کا ترے گدا تری شان جل جلالہٗ
مرے فعل خاص مرے نہین وہ تجھی سے ہوتے ہین بالیقین

ہے گواہ آیت مایشا تری شان جل جلالہٗ

انہین خوف جان ہی نہ بیم سر انہین شوق حور نہ ذوق زر
جنہین شوق ہے تری دید کا تری شان جل جلالہٗ

ہے بھرا جہان تری ذات سے گیا جسجگہ محبوب نے
جو پکارا آئی تری صدا تری شان جل جلالہٗ

اوٹھا لو چیز جو مدِّ نظر ہو
تمہارا مال ہے دل ہو جگر ہو

میسر ہے یہین جلوہ تمہارا
ہمین کیا فائدہ محشر اگر ہو

کھلا یہ حال جب واقف ہوئے ہم
احد باطن ہو تم ظاہر بشر ہو

زبان کنجی دہن ہے قفل دل در
مری آنکھوںمین اونکا کیون نہ گھر ہو

تو باقی ہے خدایا مین ہون فانی
مرا کس طرح سے تجھہ تک گذر ہو

حقیقت سے نکیون واقف وہ ہو جائے
غلام چشتیا کوئی اگر ہو

خیال آئے نہ دل مین غیریت کا
جدہر دیکھون مری تجھپر نظر ہو

یہی عاشق کی ہے جا نو نشانی
ہمیشہ یاد حق مین آنکھ تر ہو

نہین ہے حق تو اے غافل کہان تو
بغیر از تخم کے کیونکر شجر ہو

وہ ذکر حق ہے منہ سے نکلے جو بات
خبر کیا ہو اوسے جو بیخبر ہو

رحیم اللہ ہو لب پر اپنے محبوب
عدم کا جبکہ ہستی سے سفر ہو

میٹ تا ہون جبکہ مین آثار کو / دیکھتا ہون چہرۂ دلدار کو

چشم بصیرت جب سے عطا ہوئی / پاتا ہون ہر شئے مین اوسی یار کو

کفر مین ایمان ہوا ہے نصیب / سبحہ نکیون جانئے زنار کو

سیکڑون در سے ترے پاتے ہین فیض / رکھے سلامت تری سرکار کو

پیر نے دکھلایا ہمین ایک جا / بندۂ مجبور کو مختار کو

آپ مین کب ہون جو کہون حال غیر / پوچھو نہ مجھہ بیخود و سرشار کو

پوجتے ہو تم جسے وہ ہو تمہی / کہدے کوئی کافر و دیندار کو

دخل نہین رویت حق مین کبھی / شغل کو اذکار کو افکار کو

کیون نہو دیدار خدا کا نصیب / دیکھہ لیا جب مشہ ابرار کو

شیخ و برہمن مین ہے جس سے نفاق / جانتا ہون اوس بت عیار کو

ہند مین محبوب ہے مضطر بہت
لیجے بلا اس جگر افگار کو

غیریت سے دہولے اپنے ہاتہہ تو / جب نظر آئے گا وہ آئینہ رو

ایک کیا تجہمین وہ ہر ہر رنگ مین / ہے نہان ایسا کہ جیسے گل مین بو

قبلۂ عالم کرون سجدہ کدہر / دیکھتا ہون جلوۂ حق چار سو

مدعائے ہر دو عالم ہو کے خود / دہونڈتا ہے جا بجا پہر کسکو تو

کائنات آئینہ خانہ بن گئی- / جسکو دیکھا خود کو پایا روبرو

عاشقون سے چہوٹتی کب ہے نماز　ق　اون کے عیبون کی نکر تو جستجو
رہتے ہین وہ فی صلوات دائمون　جسمین ہے سجدہ نہ جلسہ اور وضو
خود پرستی چہوڑ اسمین ہے بدی　لن تنالوا البر حتی تنفقوا
من مین ہی بس کر پہرایا یار نے　در بدر صحرا بصحرا کو بکو
مین نہین ہون ہین نہین ہون مین نہین　نفس ہو دل ہو جگر ہو جان ہو
ذات حق ہے رنگ مے ذات نبی　اور تیری ذات ہے مثل سبو
فیض سے خواجہ رحیم اللہ کے　نکلی سب کچہ میرے دل کی آرزو

خوف کیا محبوب عصیان کا تجہے
آئی ہے صاف آیت لا تقنطوا

کی رحیم اللہ نے جب سے مری بیدار آنکہہ　دیکہتی ہے ہر جگہ تجہکو بت عیار آنکہہ
خود سے جبتک جو نہو آگاہ وہ انسان نہین　جو نہ دیکہے حق کی صورت کو وہ ہی بیکار آنکہہ
کل کے وعدے پر مرین سب مگر ظاہر نہ ہو　کہولکر دیکہہ آج تو اے طالب دیدار آنکہہ
ہمنے مانا لاکہہ تو ہی عالم و فاضل مگر　رو برو مرشد کے کر نیچی دم گفتار آنکہہ
جان لے کوئی نکوئی آگیا اسمین فتور　ایک کو جب دو دکہاتی ہو تری بیمار آنکہہ
کیون نہو دم بہر مین وہ فانی بخود باقی بحق　جو لڑالے پیر و مرشد سے مرے اکبار آنکہہ
دیکے تکلیف کیا مجہکو خمار غیر سے　کچہہ مئے وحدت سے ہے ایسی مری سرشار آنکہہ
سو گیا محبوب تو جا تو نہ اسکو بے خبر　وہ کسی خلوت نشین سے ہو رہی ہے چار آنکہہ

ہو سکے کسی سے ادا وصف تمہاری خواجہ
تم ہو محبوب خدا ہم ہین نکارے خواجہ

ہاتھ آئی ہے تری راہ مین ثابت قدمی
اوج پر کیون نہ مقدر ہون ہمارے خواجہ

مشکلین اوسکی نہ کسطرح سے آسان ہوجائین
لیکے نام آپکا جو کوئی پکارے خواجہ

کیا کہون ہجر کی شب عالم تنہائی مین
آنکھین دکھلاکے ڈراتے ہین تارے خواجہ

واجب الرحم ہین کیجیے کبھی الطاف اُن پر
جیتے مر مر کے ہین عشاق تمہارے خواجہ

دیکھکر تجھکو خدائی کا تماشہ دیکھا
کیون نہ سو جان سے جاؤن تری واری خواجہ

وہ ہوا جاتا ہے بے شبہ ولیئے کامل
آتے ہین خواب مین جس شخص کے پیارے خواجہ

نہ اوسے خواہش جنت نہ طلب حور و پری
آپکے جسکو میسر ہین نظارے خواجہ

قطع ہو جائے نہ کیون تار حیات محبوب
آمد و شد ہے نفس کی کہ دو آرے خواجہ

شان ذات خدا رحیم اللہ
مظہر کبریا رحیم اللہ

مین بُرا ہی صحیح بھلا نہ صحیح
آپ کا ہو چکا رحیم اللہ

کوئی تجھسا ہوا نہ ہوئیگا
عاشق مصطفا رحیم اللہ

جسکو قربت تری ہوی حاصل
وہ خدا سے ملا رحیم اللہ

وہ ہی زندہ ہے راہ مولا مین
جسنے کی جان فدا رحیم اللہ

مشکلین اوسکی حل نہون کیو نکر
کہدیا جسنے یا رحیم اللہ

تیرا کہلاکے جاؤن کس در پر
کر نہ مجھکو جدا رحیم اللہ

اوس سے کیونکر خدا نہو راضی
کس کی طاقت کہ کر سکے کوئی۔
مثل سایہ رہون ترے ہمراہ
تو ہے مولا مرا مرا خواجہ

جس سے راضی ہوا رحیم اللہ
وصف تیرا ادا رحیم اللہ
ہے یہی مدعا رحیم اللہ
مین ہون بندہ ترا رحیم اللہ

خوف دوزخ نہ رکھہ تو اے محبوب
ہے وسیلہ ترا رحیم اللہ

نہ کیجئے مجھے خستہ و خوار خواجہ
نہ کیون کفر ہستی سے نابود ہوجائے
تڑپتا ہے پہلو مین دل بنکے بجلی
ہوی جاتی ہے کشتی عمر غرقاب
مرادین مین لینے ہی پاؤن عجب کیا
مرا ہاتھ ہوا اور دامن تمہارا
بچا لیجئے اپنے فضل و کرم سے
رہ عشق سے بیخبر ہوگیا ہون۔

خبر لیجئے میری ہر بار خواجہ
چمک جائے گر تیری تلوار خواجہ
دکھا دیجئے مجھکو دیدار خواجہ
لگا دیجئے جلدی سے پار خواجہ
کہ پرفیض ہے تیرا دربار خواجہ
یہی ہے دعا میری ہر بار خواجہ
مصیبت مین ہو نہین گرفتار خواجہ
تمہی مجھکو کردو خبردار خواجہ

اگرچہ ہے محبوب میرا تخلص۔
مگر ہون سراسر گنہگار خواجہ ؎

شئے نہین وہ کہ جسمین تو نرہے
گل نہین جسمین تیری بو نرہے

آپ مین جو کہ آپ کو پالے
اوسکو پھر کوئی جستجو نرہے

واصل حق اوسکو تم جانو ہو
اپنی ہستی کی جسمین بو نرہے

باز آ حجت من و تو سے
گم ہوا ایسا کہ غیر ہو نرہے

آپ کو جسنے پایا اور پھر وہ
دین و دنیا مین سرخرو نرہے

ہو عبادت قبول کب تیری
قلب جبتک کہ ایک سو نرہے

معرفت سے جو لینے سے ہے غافل
دین مین اوسکی آبرو نرہے

حدث غیر دور کر زاہد ہو
تجھکو پھر حاجت وضو نرہے

زندگی اوس کی ہے عبث محبوب
جسکے وہ یار روبرو نرہے

زندگی قید سی ہو جسکو تو عشرت کیسی
تنگ ہے عرصۂ دنیا تو فراغت کیسی

نقطۂ کن کے ہین آئینہ مین یہ ساری جلوے
اوسکو منظور ہو وحدت تو یہ کثرت کیسی

آنکھ جو بیٹھا ہو تو ہے سامنے اوسکی تصویر
دل ہے پیار تو پھر خلوت و جلوت کیسی

روز فرقت تو ہمین خون رولا کر گذرا
دیکھین لاتی ہے دکھلائی شب فرقت کیسی

تیرے عشاق کا تسلیم و رضا ہے شیوہ
شکر ہر حال ہے ان سب شکایت کیسی

اپنے کشتہ کا لاشا تنگ اوٹھا کر اوٹھے
عاشق خستہ سے تھی اونکو کدورت کیسی

جان دی ہی ترے فرقت کر اوٹھا کر صدمے
تو وہ پاس ہے محبوب کی تربت کیسی

پیر رحیم اللہ نے جس دم نین مین سرمہ لگایا رے
آنکھہ اوٹھا کر جدہر کو دیکھا ہر مین ہر کو پایا رے
رہکے خود بین برسون ہمنے عمر کو یون ہی گنوایا رے
پیتم کو خود ہی مین پایا جب کہ خود کو بھلایا رے
نروپ نردہار اور نرنجن کہین کہایا اور کہین
اسم ولتعین کا لے پردہ انسان نام رکھایا رے
آپ کو کیون لامکان بتایا من مین ہی لسکر من مُہنا
صحرا صحرا کوچہ کوچہ در در مجہکو پھرایا رے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نفی کے ساتھہ اثبات کا کہیل
صدقے مین اوس نام کے جسنے دو تو مجہمین بتایا رے
محیط ہے تو ہر ایک شئی پر شہ رگ ہی پر کیا موقوف
جگر مین دلمین سینہ مین سر مین آنکہو نمین تو ہی سمایا رے
گنج خفی سے نکل کے پیتم وحدت مین جب آن کھڑا
درشن اپنا آپ ہی کرنے درپن مجہکو بنایا رے
کہین کہا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ کہین
ظاہر و باطن آپہی ہوکر خوب طلسم دکہایا رے
کوئی نہ سمجھا لفظ انالحق کسنے کہا اور وہ تھا کون
کرکے گمان منصور کا سبنے ناحق دار چڑہایا رے
پران ہے جبتک تن مین تیرے کرلے تو بس واکا درشن

گیا جو تو مایو سن یہاں سے رہیگا وان بچپا یا رے
گم کر کے تو سُدھ بُدھ اپنی دھیانی مت ہو بن گیانی
دیکھہ بجہا کر تجہکو بنا یا خود وہ بن آیا رے
ہو کر سلطان دو نون جہان کا بہیس بدل کر احمد کا
مثل سکندر پیغام اپنا خود ہی نے خود پہونچا یا رے

پرتھی وایو جل اگنی کا آپ محل کر کر تیار
خاک باد آب آتش
پیارے تیرے صدقے جاؤن خود کو مکین بنایا رے
بھج لے ہری کے نام کو ہر دم ہر آن اے محبوب نہ بھول
چھوڑ بھروسہ دین دوئی کا جھوٹا سارا مایا رے

جانتا ہی جسکو تو غائب وہی حاضر ہوتا ہے
چھوڑ دے اے بیخبر کرنا پرستش قبر کی
اے مصر احمد بے میم جس کا نام ہے
کر کے سا کن عرش کا محدود ٹھہراتا ہی کیون
مین ہی بہر طریقت ہے سنا جاتا ہون بات
مقتدائے عارفان جو ہے رحیم اللہ شاہ

ہے وہی ساجد وہی سجدہ وہی مسجود ہے
کر غلامی پیر کی تجہکو اسمین سود ہے
وہ کہین عیسیٰ کہین موسیٰ کہین داؤد ہے
ذات حق کی بے جہت ہی ہر جگہ موجود ہے
کوچۂ الفت کا جو ہے یہ ہی وہی مسعود ہے
وہ مرا مطلوب ہے مقصود ہے معبود ہے

ماسوا اللہ کہہ رہا ہے کس کو اے محبوب تو
نام یان حق کے سوائے غیر کا نابود ہے

لقائے حق کی کیون تجھکو طلب ہے
ہے مجھہ ہی سے ترا ہر جا پہ جلوہ ۔
سمجھتا ہے خدا کو دور خود سے
جدا ہستی سے کر کہا ہے میری
کچھہ ایسا ہے مقام عشق ابدل
لقیتن سے جدائی ہے وگرنہ
نہ کہہ تو لا الہ غیر کٹ پھیر
نر کہہ کل پر تو ہولے خود سے واقف
فنا کر ذات حق مین اپنی ہستی
رحیم اللہ ہر دم ہے

وہ تو ہی ہے جدا وہ تجھسے کب ہے
نہون جب مین ترا ہو نا عجب ہے
ارے نادان یہہ تیرا کیا غضب ہے
نہ ملنے کا ترے پہر کیا سبب ہے
نہ کفر و دین نہ یان ذکر نسب ہے
عرب کہتے ہین جسکو عین رب ہے
جدا زاہد ترا گر تجھسے رب ہے
سمجھہ لے وقت فرصت ہی ثواب ہے
خدا کے ذکر کرنیکا یہہ ڈہب ہے
وظیفہ یہہ مرا ہر روز و شب ہے

کہا کر حق کو حق بندہ کو بندہ ہے
تجھے محبوب گر لازم ادب ہے

کیون پریشان غم فہن مین ہے
پاک کر غیریت سے دل پہلے
کون سی جا نہین ترا جلوہ
عبد و رب کا وہ بھید کیا جانے
ہے ہر اک شئے مین وہ نہان ایسا

غور کر وہ ترے ہی من مین ہے
کیون عبث تو صفائے تن مین ہے
تو ہی تو وادی و چمن مین ہے
جو زمانے کے مکر و فن مین ہے
رہتا خورشید جیون گہن مین ہے

سیکڑون مردہ دل ہوے زندہ — فیض کیسا ترے سخن مین ہے

کس کی طاقت بیان کرے کوئی — وصف جو کچہ شہ زمن مین ہے

ایک محشر ہے چال مین تیری — ایک جادو ترے سخن مین ہے

عشق احمد سے کون ہے خالی — سر مین سودا ہے یاد من مین ہے

ہے وہی ہر لباس سے موجود — شیخ مین کون برہمن مین ہے

کیون نہ ہر شئے مین آپکو دیکھون — نور وحدت بھرا ہمین مین ہے

ہے قسم حق کی اے رحیم اللہ — تجہسا رہبر کہان دکن مین ہے

کیون بھٹکتا ہے در بدر محبوب
سیر جو کچہہ کہ ہے وطن مین ہے

یہہ اپنے پیر کا مجہہ پر کرم ہے — جہان مین ہون وہان میرا صنم ہے

جسے کہتے ہین رب الناس کا دل — ارے نادان وہی دیر و حرم ہے

برابر ذات سے ہر جا ہے موجود — زیادہ ہے کہین وہ اور نہ کم ہے

بھلاتا اپنی ہستی ہے جنہین یاد — وصال حق انہین ہر ایکدم ہے

دو عالم مین سوا تیرے کسیکو — نہ دیکھا ہے مجہے تیری قسم ہے

جدا بندہ سے ہے کب ذات حق کی — خدا کی ذات ہر شئے مین بہم ہے

یہی ارمان یہی حسرت ہے میری — میرا سر ہو جہان تیرا قدم ہے

ہے تجہسے مل کے ہی مٹنیکی حسرت — بدلنا روپ تیرا اک ستم ہے

جو تیری دید ہے وہ خفگی ہے دید
وسیلہ ہے رحیم اللہ کا جسکو
ترا کوچہ مجھے باغ ارم ہے
پھر کس بات کا پھر اوسکو غم ہے

وجود اوسکے سوا کس کو ہے محجوب
جو تیری ذات سے ہے عین عدم ہے

جدا کب معرفت سے زاہد نادان شریعت ہے
یہہ مثل آیت قرآن ہے وہ اوسکی حقیقت ہے
بنائی اپنی ہی صورت پہ حق نے شکل آدم کی
اوسیکا رنگ ہے سب کا اوسیکی سب کی صورت ہے
نہ زاہد ہون نہ سالک ہون نہ عاشق ہون نہ واصل ہون
تری ہے چال ان سب سے مری کچھہ اور ہی گت ہے
کیا ہے تجھکو ظاہر کرکے پنہان آپ کو حق نے
خلاف اوسکے کئے جا تجھکو گر حق کی محبت ہے
اوسیکی راہ پر ہین کافر و دیندار چلتے ہین
بجز حق کون ہے یان کسکی تو کرتا شکایت ہے
جسے سب ہند کہتے ہین مدینہ ہے مرے حق مین
جسے شئے جانتے ہین لوگ وہ حضرت کی تربت ہے
جدہر ڈالی نظر دیکھا اوسی کا جلوہ آرا

پئے دیدار حق مجھکو نہ خلوت ہے نہ جلوت ہے
گمان کو دور کر دینا گذرنا اپنی ہستی سے
اسیکو قرب کہتے ہین اسیکا نام وصلت ہے
بھرا کرتا ہے دم توحید کا زاہد تو ہر لحظہ
سمجھتا غیر پھر حق کو تری کیسی جہالت ہے
نسب سے مال سے زر سے فضیلت ہو نہین سکتی
مگر علم و ادب ہی سے ہر انسانکی شرافت ہے
مرے سینہ مین پہلو مین جگر مین جان مین دل مین
نہو جب تو تو میرے حق مین گویا اک قیامت ہے
اُٹھا کر دیکھ لے پردہ دوئی کا دیدۂ دل سے
جو کچھ دنیا مین ہے نادان مرآت حقیقت ہے
مرے مرشد جو ہین خواجہ رحیم اللہ شاہ چشتی
حضوری اون کی بس میرے لئے عین عبادت ہے

نہ لاؤ پھر کبھی لفظ نسب محبوب تم لب پر
روا توحید کی محفل مین کب دخل اضافت ہے

پہونکدینگے ایک دن نالے سے یا فریاد سے
عشق مین تیرے سہین کیا کیا نہ دلبر فتنین

اے فلک ہم خوب واقف ہین تری بنیاد سے
کم نہین ہین ہم جہا نمین قیس سے فرہاد سے

دیکھنا دنیا مین ہر انسان کی ہی عادت جدا — عشق ہے مجھکو وفا سے لاگ اُنہین بیداد سے

زندہ دل دیکھا نہین جاتا ہی دنیا مین کہین — اب کوئی سینہ نہین بہتر عدم آباد سے

تشنہ کام عشق ہون پانی نہ مانگون حشر تک — سیر اگر ہو جاؤن آب خنجر جلاد سے

پھنسکے گیسو مین ترے سرگوشیان لیتا ہی دل — جال کیا پھیلا رہا ہے صید بھی صیاد سے

ہچکیون سے دم گھٹا جاتا ہی زان بعد بیچ مین — کیا مصیبت مین پڑا ہون مین کسیکی یاد سے

دل ازل سے ساتھ ہی اور ساتھ ہوگا تا ابد — چھوٹ ہم سکتے نہین اس دشمن ہمزاد سے

سُونے سُونے سارے میخانے نظر آئین نہ کیون
اب کہان محبوب کو فرصت خدا کی یاد سے

بقا باللہ بحق فانی محی الدین جیلانی — سراپا ظل سبحانی محی الدین جیلانی

ہو تم معشوق ربانی محی الدین جیلانی — رسول اللہ کی جانی محی الدین جیلانی

جہانتک آپ پہونچے ہین وہانتک کوئی کیا جائے — ولئے حق ہین لاثانی محی الدین جیلانی

دو قالب ایک جان ہو تم جدا وہ تمسی ہو کیونکر — جو ہین اجمیر کے بانی محی الدین جیلانی

عجب کیا ہے کرین مردے کو زندہ اپنی قدرت سے — صفت رکھتے ہین رحمانی محی الدین جیلانی

وہ تم غوث دو عالم ہو کہ شاہا آپ کے در کی — ملک کرتے ہین دربانی محی الدین جیلانی

گرفتار مصیبت ہون غریق بحر عصیان ہون — کرو مشکل مین آسانی محی الدین جیلانی

ولی کیا غوث کیا اقطاب کیا ابدال کیا سب ہین — تمہین ہے فخر سلطانی محی الدین جیلانی

جو منکر ہے کرامت کا تمہارے دل سے پھر اسمین — کہان بوئے مسلمانی محی الدین جیلانی

خدا کے واسطے محبوب کو محشر مین بخشالو
نہو اُسکو پریشانی محی الدین جیلانے

خودسے ہوا آگاہ تو سمجھا جو کچھہ ہے وہ توہی ہے
مرشد رہبر اللہ بندا جو کچھہ ہے وہ توہی ہے
آگے پیچھے داہین باہین اندر باہر تحت اور فوق
جب دیکھا تو تجھی کو دیکھا جو کچھہ ہے وہ توہی ہے
دیدۂ دل سے پردہ دوئی کا اوٹھاکے دیکھا تو یہ کھلا
سیپی موتی قطرہ دریا جو کچھہ ہے وہ توہی ہے
لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْئٌ تیری شان مقدس ہے یارب
دانا بینا شنوا گویا جو کچھہ ہے وہ توہی ہے
معبود اور مقصود توئی ہے موجود اور شہود توئی
فعل و فاعل اسم و مسما جو کچھہ ہے وہ توہی ہے
بُت مین بتخانہ مین مے مین میخانہ مین کعبہ مین
خوب بچھا کر ہمنے دیکھا جو کچھہ ہے وہ توہی ہے
جان گئے ہم چار عناصر کا جو رنگی کھیل ترا
مکین مکان درجو کھٹ پردا جو کچھہ ہے وہ توہی ہے
ہوا ہے ابتک اور نہوگا تیرے سوا یان غیر ترا
اول آخر پنہان پیدا جو کچھہ ہے وہ توہی ہے

کہین رحیم اللہ کہا یا کہین کہا یا تو محبوب
ہر شئے سے ہے صاف ہویدا جو کچھ ہے وہ توہی ہے

حق کو نجان صرف مکین لامکانمین ہے
اوس بے نشان کا جلوہ تو ہر ہر نشانمین ہے

جانا نہ ایک نے بھی ٹھکانا تیرا صنم
جو ڈھونڈھتا ہے تجھکو تو اوسکی ہی جانمین ہے

کعبہ مین شیخ ہے تو کلیسا مین برہمن ہے
کیا کیا ترا ظہور خدایا جہان مین ہے

سمجھو جو دل کو صاف کیا مثل آئینہ
دو نو جہان کی سیر ہمارے مکانمین ہے

کچھہ تو نے کہدیا تو اوڑے ہوش خلق کے
اعجاز کیا بھرا ہوا تیری زبانمین ہے

قربت ہے جسکو تیری خوشی ہے نہ غم اوسے
فرقت ہے جسکو تیری وہ درد و فغانمین ہے

محبوب مرشد اب کوئی خواجہ رحیم سا
ملک دکن مین ہے نہ تو ہندوستانمین ہے

مدعی یہ تو بتا کس سے خدا ملتا ہے
کہ جہان دیکھو وہان اپنا پتا ملتا ہے

دو نو عالم مین خودی ہی سے خدا کا ہی ظہور
جب خودی خاک مین ملجائے تو کیا ملتا ہے

فیض سے اوسکے وہ ہوتا ہی حقیقی مومن
جسکو کامل کوئی قسمت سے گدا ملتا ہے

دید سے حق کی جو منکر ہے زیان کار ہے وہ
دیکھہ اسبات کا قرآن مین پتا ملتا ہے

جسم سے جان جدا ہو تو عمل پھر کیسا
وان فقط علم کا ہر اک کو صلا ملتا ہے

رنج و راحت کو نکر ذات خدا پر محمول
تیرے اعمال ہی کا تجھکو صلا ملتا ہے

مرچکا مرنے سے آگے تو ہوا یہہ معلوم
سچ ہے محبوب کہ حق ابد فنا ملتا ہے

جو نور خدا ختم رسل فخر زمان ہے — ہر جائے ہر اک شئے مین وہی جلوہ کنان ہے
ہے ایک وہی اسکے سوا کون ہے باقی — ین مین جو تو کہتا ہے کہان تیر النشان ہے
کعبہ کو کلیسا کو نجا بہول کے غافل — تو ڈہونڈ رہا ہے جسے وہ تجہہ مین نہان ہے
کٹتی ہے شب و روز تصور مین کسی کے — ہر لحظہ مرے پیش نظر باغ جنان ہے
عنقا ہے یہان غیر کرون نفی کسے مین — جب اسم وہی فعل وہی ہو وہی جان ہے
جو آپکو کرتے ہین فنا ذات خدا مین — ہے انکو عیان صاف جو کچہ راز نہان ہے
آنکہو سے لگے ہین پردہ غفلت کہ یہ کہلجائے — انسان جسے کہتے ہین وہ حق کی ہی شان ہے
جبتک تو نہو جہگڑے سے فارغ من و تو کے — دیدار خدا تجہکو یہان ہے نہ وہان ہے

یہہ بات بتادی ہے مرے پیر نے محبوب
موجود وہی ایک ہے سب وہم و گمان ہے

خبر نہین ہے کہ کیا تیرے ہاتہہ آتا ہی — بنا بنا کے جو تو صورتین مٹاتا ہے
تو جسکو چاہے اوسے آشنا بناتا ہے — تو جسکو چاہے اوسی دربدر پہراتا ہے
عبث نجا لو مرے دم کی آنے جانے کو — ہر آن ایک تماشا نیا دکہاتا ہے
خدا کی ذات مقید نہین ہے اے نادان — تو دیکہتا ہے کسی شئے مین کب سماتا ہے

عدم کی بستی بسی رہتی ہے خدا رسکے
نہین ہے غیر کوی ہین تو اک ہمین ہم ہین

کہ وان سے کوی ہی آتا تو کوی جاتا ہے
کسی سے ہم کو قرابت ہے او ر نہ ناتا ہے

بہری ہین جلوہ دلدار سے مری آنکھین
کوی نگاہ مین محبوب کب سماتا ہے

مُنھ آگے ترے رخ کے مہتاب کا کالا ہے
کیا نور کے سانچہ مین حق نے تجھے ڈہالا ہے
ہے رنگ عجب تیرا کیا کوی تجھے جانے
ہر شئے مین بھرا رہکر پھر سب سے نرالا ہے
جس نور کا عاشق ہے اللہ بھی سو دل سے
اوس نور مقدس کا دو جگ مین اوجالا ہے
کب دخل حقیقت مین ہو عقل کو اے جانان۔
کم حوصلہ میرا ہے رتبہ ترا اعلا ہے
جا نو نہ جدا ہرگز رب اور عرب کو تم
رب ہے مہ کامل عین اوس ماہ کا ہالا ہے
گر وصل خدا کا ہے شایق تو نہ بن ذاکر
دے حق کو جسے تو نے سو نا نسے پالا ہے
ابلیس ترے درپے رہتا ہی نہ رہنے دیے محبوب حمد تیرا اللہ تعالےٰ ہے

ہو سکے کس سے بیان خوبیٔ صنعت تیری
عقل حیران ہے مری دیکھکے قدرت تیری

ہے وہی کام کا جس شخص کی یہہ حالت ہو
لب پہ ہو نام ترا دل مین محبت تیری

بندگی وہ نہین جسمین کہ ہون ساجد مسجود
آپ کو صاف مٹاتا ہے عبادت تیری

دل سے مین داغ محبت کو مٹاؤن کیون کر
یہہ نشانی ہے تری یہہ ہے امانت تیری

یہہ کسیکو نہین طاقت جو تجھے دیکھ سکے
ورنہ تو چھپ کے رہے یہہ نہین عادت تیری

توہی باطن مین خدا ہے تو ہی ظاہر مین نبیؐ
جان چھپان سکے کیا کوئی حکمت تیری

وہی جنت ہے جسے کہتے ہین تیری قربت
وہی دوزخ ہے جسے کہتے ہین فرقت تیری

اون کے سو ظلم پہ بھی تو نہین کرتا شکوہ
دل بیتاب ترے صدقے شرافت تیری

بخدا کفر و ضلالت مین گذرتی میری
مجھپہ یا پیر جو ہوتی نہ عنایت تیری

التجا ہے یہی محبوب کی تجھسے یا پیر
مرتے دم پیش نظر ہو مری صورت تیری

نظر میں سمایا اک آئینہ رو ہے
جدھر کو میں دیکھوں وہی روبرو ہے

تعین مٹا دے ہر اک شئے کا زاہد
کہ یار اپنا جلوہ کنان چارسو ہے

بتا مجکو ہے جستجو کس کی اے دل
جو آوارہ تو دربدر کو بکو ہے

عبادت ہی کیا وہ تو جسپر ہے نازان
تو ہے قبلہ رو دل ترا چارسو ہے

نہین غیر تیرے سوا دوسرا مین
وہ تو ہی تو ہے ڈھونڈتا جسکو تو ہے

تو اپنے کو دیکھ آپ دل غیر سے دھو
یہی تو نماز اور غسل و وضو ہے

کسی پیر کامل سے اپنا پتہ لے
تجھے حق کے پانے کی گر جستجو ہے

دم نزع ہو لب سے یا پیر جاری
یہی میرا مقصد یہی آرزو ہے

ہوا وصل محبوب جس کو خدا کا
وہ دونون جہان مین سدا سرخرو ہے

ماسوا اللہ کا پردہ جو اٹھایا ساقی
یون تو میخوار تھا پر آپکو پایا ساقی

کھلگئی ساری جدائی کی حقیقت بلبل
جام وحدت مجھے جسوقت پلایا ساقی

دیکھنا آپکو سمجھا کرے اپنا مطلوب
میکدہ مین ترے زاہد اگر آیا ساقی

آگ دوزخ کی حرام اسپہ نکیونکر ہوجاے
شربت وصل جسے تو نے پلایا ساقی

تشنہ کام آکے یہان ہوتے ہین لاکھون انسان
تو نے جسجس کو تو اک بحر بنایا ساقی

کچھہ نہ دیکھا نہ دکھایا مگر اتنا ہے خیال
خود کو بندہ جو سمجھتا تھا بھلایا ساقی

ایک ہی جام مین مدہوش ہوا ہی محبوب
واہ کس پردے مین وہ شوخ بن آیا ساقی

فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ شان حق ہے یہ بات ام الکتاب مین ہے
نجان کر کیون ہوا ہے غافل عیان ہے وہ کب حجاب مین ہے

تمام عالم کا یون تو بخشندہ ہی خدائے کریم لیکن
نثار توبہ کے اوسکے جاؤن کہ جسکا اقوا شباب مین ہے

وہ شخص ہے جسمین عکس اوسکا نہ تو جدا اسنے وہ نہ جسے
مٹا دے آئینہ خودی کو پڑا ہوا کب سے خواب مین ہے

جو یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ سمجھا
پھر اُسکو خوف و امید کیسا وہ اولیا کے حساب مین ہے

ہے نَحْنُ اَقْرَبُ کا صاف معنی مگر ہے زاہد تو پھر بھی ہوگا
ہوا نہ مومن بنانہ کافر عجب طرح کے عذاب مین ہے

خدا ہے شاہد کہ جو خودی مین بھرے ہین وہ مین جدا خدا سے
نثار مین اپنی بیخودی کے کہ خود خدا اس حجاب مین ہے

پیا ہے جسنے نہ جام وحدت وہ جانتے محبوب سر حق کیا
قسم خدا کی خدائی ساری اس ایک جام شراب مین ہے

نہین کچہ فائدہ گر سو طرح کا علم حاصل ہے
مین وہ تمکا پتہ توحید تک چلتا ہے ای غافل
سوائے فقر کے کیونکر ادا تجہسے شریعت ہو

جو ہے بے پیر دنیا مین وہ بیشک حقیقی غافل ہے
تو حد جسکو حاصل ہو وہ ذات حق مین شامل ہے
خدا اپنی کہان تجہمین فقط تو ایک عاقل ہے

ندی اسمین جگہ نادان دنیا کے بکہیڑونکو
خدا کا خاص خلوت خانۂ آرام اک دل ہے

نہ وہ عاشق کسیکا ہے نہ عاشق ہی کوئی اسکا
جو واصل ہے وہ ہر دم اپنی ہی صورت پہ مایل ہے

گیا جو پاس انکی وہ خدا کی پاس جا پہونچا
یہہ مجمع ہی حسینونکا کہ جلادونکی محفل ہے

تصور اُنہماکا ہے سمایا دل مین کچہہ ایسا
جدہر مین دیکہتا ہون وہ صنم میرے مقابل ہے

جو رہ جاوے بکہیڑونمین ہین وہ ہوئے وہی حیوان
ہیوجانے من عرف کا بہید وہ انسان کامل ہے

فقیرون کے جو ہین خدام انکو ہی مذاق اسکا
خدا کا قرب ہوے ہر اک کو یہہ سخت مشکل ہے

کرے انکار جو حق سے اوسیکا نام ہی کافر
جدا جو سمجہے خود سے حق کو وہ مشرک ہی جاہل ہے

جسے توحید توسمجہا ہی وہ تشریک ہی مجہکو
جسے تو کفر سمجہا وہ میرا ایمان کامل ہے

مثال آئینہ ہے تو اوسیکا عکس ہے تجہہ مین
ترا حق تجہسے اے محبوب خارج ہے نہ داخل ہے

رکہا تلاش مین برسون مجہے جدا کرکے
ملا وہ مجہہ سے تو ہستی مری فنا کرکے

وصال اس بت رعنا کا ہی محال اے دل
گر اپنی عمر گذاری خدا خدا کرکے

ہر ایک شئی مین ہے جلوہ بہرا ہوا حقکا
ہم اُسکو دیکہتے ہین دلکی آنکہ وا کرکے

چلاؤ درستے تم تیر مجہکو اے خواجہ
یہین کی خاک بتون آپکو فنا کرکے

فنا مین جسکو سمجہتا تہا فہم سے اپنے
دکہایا پیر نے میرے مجہے بقا کرکے

اوسیکا جلوہ نظر آتا ہے جسگہڑی دیکہو
رکہو جو دل صفت آئینہ صفا کرکے

مقام وصل پرے ہے اَنا وَ اَنت سے
گذر تو اس سے تبہی اَنا اَنا کرکے

یہہ بات سب مین کہان ہے جو ہوتے ہین کامل
عجب نہین کہ ملے مجھکو منزل مقصود

خدا کو بندیکو تبلاتے ہین جدا کرکے
چلا ہون عشق کو مین اپنا رہنما کرکے

رہے خیال مین محبوب پیر کا ارشاد
بتاؤ بندے کو ہرگز نہ تم خدا کرکے

جگر پر درد دل بیتاب لب پر جان آئی ہے
بتون کے عشق نے میری عجب حالت بنائی ہے

نہ دن کو چین ہے مجھکو نہ شبکو خواب ہی مجھکو
تری تصویر جب سے میری آنکھونمین سمائی ہے

پلٹ جائین بلا پرسش نکیون منکر نکیر آکر
لحد مین جب کہون منہ سے محمدؐ کی دہائی ہے

جسے دیکھا اوسے مانند بسمل کر دیا مضطر
نظر کیا پائی آنکھونمین بتون نے تیغ پائی ہے

نجانو دم کو میرے بہید سے خالی عزیزو تم
عدم تک میری ہستی سے ہر اک لحظہ رسائی ہے

نرکھ اے چارہ گر داغ دل بیتاب پر مرہم
کہ یہہ دولت بہت مر مر کے اُلفت مین کمائی ہے

نہ آنے پائے محشر تک خیال غیر بھولے سے

یہی حسرت یہی ارمان یہی جی مین سمائی ہے
برہمن دیر سے نکلا تو چھوڑا شیخ نے کعبہ
الٰہی کیا خدائی ان بتون کے ہاتھہ آئی ہے
دل مضطر عبث بیتاب ہے سیماب کیصورت
وجود اوسکے سوا کس کا ہے یان کس سے جدائی ہے

سوے مقتل روان ہے اک خدائی جان دینے کو
چلو ہم بھی چلین محبوب قسمت آزمائی ہے

حل مطلب کون مشکل بات ہے
مشغلہ مجھکو یہی دن رات ہے
خلق مین مشہور جو سکرات ہے
کور باطن جسکا ہووے راہبر
دیکھنے کی آنکھہ ہو تجھمین تو دیکھہ
من عرف کو جبتلک سمجھا نہین
خواجگان چشت کے دربار مین
جب دوئی کا دل سے پردہ اُٹھگیا
عشق مین مرنیکے آگے مرچکے
چشم حق سے دیکھہ خلقی دید کو

پیر میرا قاضی الحاجات ہے
مین ہون فانی باقی اُسکی ذات ہے
وہ تمہارے ہجر ہی کی رات ہے
اُسکی حق مین راہ حق ظلمات ہے
ہر جگہہ موجود اوسکی ذات ہے
رائگان زاہد تری اوقات ہے
مرحبا ہر نفی بھی اثبات ہے
پھر جہان دیکھو اُسکی ذات ہے
موت سے ہمکو نہ اب سکرات ہے
ورنہ تو اور کیا تری اوقات ہے

حضرت محبوب اب تم جی چکے
ہر ادا مین اون کی پوری گھات ہے

تو سنے واعظ اگر باتین مرے دلدار کی
ہو تجھے پھر خموشی گفتگو تکرار کی

نام کی ناظر ہون لیکن کام کا منظور ہون
ہے تو میری دلمین خواہش اپنی ہی دیدار کی

دونو لب ہی ہین یا ہین باب گنج معرفت
ہے زبان میری کہ کنجی معدن اسرار کی

جسنے دیکھا ہو نہ حق کو پیر کو دیکھے میرے
صاف مٹ جائینگی دل سی خواہشین دیدار کی

دید وحدت کی کیا کرتا ہون کثرت مین آکے
سیر مجھکو کیون نہ خوش آیا کرے بازار کی

جو ہین ارباب حقیقت شعر سخن سے ہین بری
صاحب تقلید جانین قدر کیا اشعار کی

بھول جانا آپکو روزہ اسکا نام ہے
اگلی جب اسم خودی معنی ہے یہ افطار کی

من عرف کے راز سے واقف نہو جبتک کوئی
اوسکو پھر تمیز کیا مجبور کی مختار کی

صورت منصور انا الحق کیون نہ کہے جاتے ہو تم
تمکو اے محبوب اچھی آرزو ہے دار کی

مرشد وہ ہے کہ جسمین ہو شان محمدی
ورنہ مرید اور نشان محمدی

حق بھی رہے رسول بھی ہو اک وجود مین
اے مشرکو لگا لو گمان محمدی

سودا خرید و حشر کا اے زاہد و یہان
چلتی ہے مرشد و نمین دکان محمدی

ثابت ہوا احادیث امیم سے مجھے
باطن مین حق عیان ہے نشان محمدی

طیبہ کو جاکے کسلئے رحمت اُٹھائیے
گفتار شیخ کی جو سنو تم یہہ جان لو
ہم دلکو جانتے ہین مکان محمدی
گویا ہوا ہے حق بزبان محمدی

محبوب اب جہان سے ملک عدم چلو
گر تم کو ہے تلاش میان محمدی

سُنا ہے بے نقاب اُس بُت کی صورت ہونیوالی ہے
قیامت خلق مین پیش از قیامت ہونیوالی ہے
وہ کافر بے نقاب آنیکو ہے سیر و تماشہ کو
قیامت مین قیامت پر قیامت ہونیوالی ہے
لحد سے اضطرب دل ترے کوچہ مین لائیگا
پس مردن یہہ اک مجہسے کرامت ہونیوالی ہے
ستمگر مین ترے جور و ستم تنہا اوٹھاتا ہون
مری ہمت پہ اک دنیا کو حیرت ہونیوالی ہے
ارے ظالم نہ گھبرا فتنۂ روز قیامت سے
تری تعریف اور میری شکایت ہونیوالی ہے
وفا پر مین رہون قائم جفا پر تم رہو قائم
جو کچہہ ہونا ہے وہ ہوگا قیامت ہونیوالی ہے
تری محفل کی دعوت بہی عداوت خیز ہے ظالم

رقیبون سے مجھے صاحب سلامت ہونیوالی ہے
بڑھا جاتا ہے ربط و ضبط واب اُن کو رقیبون سے
جو میری ہے وہی اُنکی ہی عادت ہونیوالی ہے

کسیکو غم کسیکو درد ہے عشاق سے اُن کے
مگر محبوب تیری اور ہی گت ہونیوالی ہے

جام وحدت جب پلایا یار نے
ہوکے غود ہوا پس پردہ کہین
سنتے ہی مین آپ سے باہر ہوا
مین کبھی تھا خوش کبھی غمگین رہا
رہکے شہ رگ سے مرے نزدیک تر
کنت کنزا سے جو نکلا سیر کو

میری ہستی کو مٹایا یار نے
آپ ہی بندہ کہایا یار نے
رمز کچھ ایسا بتایا یار نے
مجھکو کیا کیا آزمایا یار نے
دربدر ناحق پھرایا یار نے
جلوہ دو رنگی دکھایا یار نے

شکر ہے محبوب یہہ اچھا ہوا
ہم کو جو بندہ بنایا یار نے

جب سے دل میرا شراب عشق سے مخمور ہے
اُٹھ گئی ظلمت سراپا نور سے معمور ہے

مے پنا اپنا تو کر دے حق کی الفت مین فنا
عمر دو روزہ پہ اے دل تو عبث مغرور ہے
ہر طرف دیکھا نظر آیا مجھے جلوہ ترا
دو نو عالم مجھکو اپنے حق مین کوہ طور ہے
اَیْنَمَا کُنْتُمْ سے قربت یہہ ہوئی حاصل مجھے
مین ترے نزدیک ہون اور کب تو مجھسے دور ہے
تجھسے جو ہوتے ہین صادر فعل وہ تجھسے نہان
ہے وہی ہر فعل کا مختار تو مجبور ہے
حق کو دکھلانے کا دعوے کفر ہے اے شیخ جی
کون یان حق کے سوائے ناظر و منظور ہے
لامکان کی سیر اک پل بہر مین کر آتے ہین ہم
زاہدون کے حق مین یہہ منزل کڑی ہی دور ہے
باقی باللہ جو ہین وہ کرتے نظارہ ہین ترا
ورنہ دیکھے ہر کوئی تجھکو کہان مقدور ہے

رب کو ظاہر کر کے اے محبوب خود ہو جا نہان
عارفان حق جو ہین اُن کا یہی دستور ہے

عدم سے آپ ہی ہستی مین ہم ہین آئے ہوئے	سجانو تم کہ کسیکے ہین ہم بنائے ہوئے

کہلا جو نہک کے تری راہ عشق مین بیٹھا
صلوٰۃ وصوم مبارک ہو زاہد و تم کو
اگر وہ بام پہ آجائین حشر ہو برپا
فراق جنکو ہے تیرا وہ شور کرتے ہین
کسی سے کیا کہین قالو بلیٰ کی باتونکو

خودی ہو جن مین وہ کیونکر ہون تجہکو پائے ہوے
ہم اپنے یار سے بیٹھے ہین دل لگائے ہوے
نقاب مین نہین ہیوجہ منہ چہپائے ہوے
خموش رہتے ہین وہ جو ہین تجہکو پائے ہوے
ہم ہی کہائے ہوے ہین ہم ہی سنائے ہوے

جو یاد خود کی ہے وہ یاد حق ہے اے محبوب
خودی مین رہتے نہین ہین خدا کو پائے ہوے

عیان جلوہ ہے ہر فرد بشر سے
فنا فی اللہ کی منزل ہوی طے
جو ہین مردان میدان محبت
انا من نور سے واقف جو ہو جائے
ملی ہم کو حیات جاودانی
اوسیکے زیر فرمان ہین دو عالم
سراپا نور ہے جسم مبارک
خلاف حکم مرشد جو کرے کام
بجز اپنے پتہ چلتا ہے کس کا
کہان پہر عبد و رب کی اسکو تمیز

وہ کیونکر چہپ سکے اہل نظر سے
مرا سر گہسگیا جب سنگ در سے
وہ راہ عشق مین چلتے ہین سر سے
وہ ملجائے نہ کیون خیر البشر سے
پیا لہ جب ملا خواجہ کے گہر سے
اگر دیکہو حقیقت کی نظر سے
پتہ ملتا ہے حضرت کی کمر سے
نکیون اوسپر خدا کا قہر برسے
سلف مین تخم تہے اب ہین شجر سے
نہو آگاہ جب تک خیر و شر سے

نظر توحید پر ہے جن کی قایم
غلط فہمی تری اچھی نہین یہہ

او نہین کیا کام ہے عیب و ہنر سے
نہ تہا اول تو اب آیا کدہر سے

تمنا ہے یہی محبوب میری۔
نہ نکلے صورت مرشد نظر سے۔

غلط کہتے ہین وہ پردہ نشین ہے
خودی باقی نہو گر تجہمین ایدل
مبارک قبلہ روے تجہکو زاہد
جو سمجہا خود کو اوسنے تجہکو پایا
جسے تو ہوکے غافل دہونڈتا ہے
جنون عشق نے کی ہے یہہ حالت
خیال آئینہ جب سے سمایا
عمل کے ساتہہ ہے فردوس دوزخ
نزولی اور عروجی ہے یہی سیر
تو خود کو دیکہہ آئینہ مین دل کے
جدا اب تجہسے نجان اوسکو تو ہرگز
جسے تحت الثری سمجہا تہا مین نے
رحیم اللہ شاہ کہتے ہین جن کو

عیان ہے صاف پوشیدہ نہین ہے
تو پہر حق جلوہ گر ہے تو نہین ہے
جدہر وہ ہین اودہر میری جبین ہے
جو ہے علم الیقین عین الیقین ہے
مکان دل مین ترے وہ مکین ہے
گریبان ہے نہ باقی آستین ہے
جہان ہم ہین مقابل وہ وہین ہے
سمجہہ غافل کہ جو کچہہ ہے یہین ہے
وہی ہے آسمان وہ ہی زمین ہے
کہ تجہسا کون دنیا مین حسین ہے
تری شہ رگ سے وہ بالکل قرین ہے
وہی حق مین مرے عرش برین ہے
او نہین کا نام لیوا کمترین ہے

ہے مذہب عشق اپنا پھر تو محبوب
کہان ذکر نسب اور کفر و دین ہے

تو خود عشق سے آپ ہی حسن ہو کر تو یوسف ہے آپ اور خریدار تو ہے
جلالی جمالی ہین دو رنگ تیرے کہین نور تو ہے کہین نار تو ہے
تو مولا ہے میرا مین بندہ ہون تیرا نچایا مجھے تو نے تو مین ہی ناچا
تو ہے مثل غسال اور مین ہون مردہ مین مجبور ہون اور مختار تو ہے
فنا کسکی ٹہیری بقا کسکی ٹہرے زمین آسمان جبکہ ہون نور تیرے
جدہر آنکھ اوٹھائی اودہر تجھکو پایا صفت ذات فعل اسم آثار تو ہے
گمان و یقین کو بجہا کر جو دیکھا ظہور احدیت اور وحدت کا پایا
کہین بیخبر خود ہی سے خود بنا ہے کہین عشق مین اپنے سرشار تو ہے
نہ بندہ نہ رب ہے تری ذات نادان کھلے راز خود کا تو ہوگا پشیمان
وہی کفر ہو جایگا تیرا ایمان ہمیشہ بدل حس سے بیزار تو ہے
دو عالم مین جانا تیرا غیر کب ہے نہ تہا بیشتر اور نہ ہوگا نہ اب ہے
لباس عدم کو پہنکر سراپا ہوا جگ مین ہر جا نمودار تو ہے
یہی عرض ہے تجہہ سے میری خدایا مرے تمنین جبتک کہ ہو تار دم کا
نہو اپنی ہستی کی مجھکو خبر کچہہ رہے دم سی جاری کہ ہر بار تو ہے
نہین ہے کوئی توشہ گو عاقبت کا بہروسہ گر ہی تو تیری کرم کا
نظر کر نہ عصیان پہ محبوب کے تو سنا ہی کہ اے اللہ ستار تو ہے

جلوہ یار نظر آتا ہے — بخت بیدار نظر آتا ہے
بے ترے باغ مین جب جاتا ہون — گل بھی اک خار نظر آتا ہے
مئے وحدت سے یہان ہر ذرہ — مست و سرشار نظر آتا ہے
مثل آئینہ صفا کر دل کو — دیکھہ ابھی یار نظر آتا ہے
برسون بے ہوش رہا کرتا ہون — تو جو اکبار نظر آتا ہے
مجھکو ہر شئے مین تمہارا جلوہ — آئینہ وار نظر آتا ہے
ہے جنھین چشم بصیرت اونکو — وہ نمودار نظر آتا ہے
دو جہان مین بلباس دیگر — اک وہی یار نظر آتا ہے

رحمتی سب ہین مگر تو محبوب
اک گنہگار نظر آتا ہے

بنے ہین آپ جب رہبر معین الدین اجمیریؒ
ہر اک ناجی نہو کیونکر معین الدین اجمیریؒ
سیادت سی سیادت ہے ولایت سی ولایت ہے
بھرے ہین آپ مین جوہر معین الدین اجمیریؒ
جو پہنچا آپ کے در پر ہوا وہ واصل مولا
ہوا ہے تجربہ اکثر معین الدین اجمیریؒ
نگاہ فیض سے جب خاکدان ہے غیرت گردون

نکیون ذرّہ بنے اختر معین الدین اجمیری رضؑ

عقیدت مند روضہ کو ترے فردوس کہتے ہین
رہے اجمیر گردونپر معین الدین اجمیری رضؑ

شہنشاہ بادشاہونکا وسیلہ ہے گداؤن کا
بنا ہے ہند کا افسر معین الدین اجمیری رضؑ

ولی تو وہ کہ تیرا انبیا کے ساتہہ محشر ہو
کوئی کیا ہو ترا ہمسر معین الدین اجمیری رضؑ

جگرمین داغ دلمین درد ہے مشتاق دید آنکہین
بھرے ہین آپکے سب گہر معین الدین اجمیری رضؑ

کہین خواجہ معین الدین کہین خواجہ رحیم اللہ
بدلتے روپ ہین اکثر معین الدین اجمیری رضؑ

ارادہ جب نکلنیکا کرے جان تن سے اے محبوب
تو ہر دم ہو مرے لب پر معین الدین اجمیری

نظر مین غافلونکی ظاہرا اک شئی معمّا ہی
مگر یہہ تو کسینے بھی نجانا حق ہویدا ہی

من و تو سے بری ہے شان ذات کبریائیکی
تو پھر اید ل انا الحق کا عبث تیرا یہ دعوا ہی

میسر ہے جنہین دیدار حق ہر وقت عالم مین
بھلا فرمائیے پھر انکو کب جنت کی پروا ہی

مین محو ذات ہون مجہکو خبر مطلق نہین اپنی
نجانو تمین خدا ہی کون کس کا نام بندا ہی

مقام دید مین کب دخل ہے رائی و مری کا
جُدا ہون شکل مین لیکن صرافت مین ملاقی ہون
نکر اے شیخ دعوا عاشقی کا حسن پر اسکی
جو ذات پاک کہلایا احد تہا گنج مخفی مین
جدہر مین دیکھتا ہون تجہکو ہر اک شئ مین پاتا ہون
جو عاشق ہین وہ یاد حق سی دم بہی نہین غافل
وہی ہی لامکان مین جسجگہ رہتا ہون ای زاہد

وہ کافر ہی کہا جسنے کہ تجھکو ہمنے دیکھا ہے
حباب آسا ہی میری ذات تیری ذات دریا ہے
وہی معشوق در پردہ ہی وہی خود آپ شیدا ہے
وہی وحدت کی منزل مین محمدؐ خود بن آیا ہے
جہا نمین جب سے ایجان جہان تو جلوہ فرما ہے
عبادت یہہ ہی جسمین نہ جلسہ ہے نہ سجدا ہے
مری آنکھین مدینہ ہین تو دل ہی اک کعبا ہے

حیات و موت بس اک کہیل ہے محبوب کے حق مین
کہ دن بہر مین ہزارون بار مرتا اور جیتا ہے

رہی کوئی نہ کوئی بات خدایا باقی
فائدہ کچھہ نہوا ہوکے خودی سے فارغ
دو نو عالم مین کوئی تیرے سوا ایجانان
ذات سے جسکو تعلق نہو وہ کیا جانے
مین رہون یا نرہون غم نہین مجھکو لیکن
دیکھکر کارگہ ہیچ کو یہہ حال کہلا
درگزر ورد و وظائف سی کوئی کام نکر
اک قیامت ہی مجھے روپ بدلنا انکا

دل گیا پاس سی تو درد ہے دلکا باقی
بیخودی مین بھی وہی تجھسی ہی پردا باقی
تھا نہ قبل اسکے نہ اب ہے نہ رہیگا باقی
فانی کہتے ہین کسے نام ہی کسکا باقی
تیرے جلوہ کو رہے دیدۂ بینا باقی
فانی ہر اک ہے فقط آپ کو دیکھا باقی
جس سے دنیا مین رہے نام ہمیشا باقی
ملکے بھی اون سے ہے ملنیکی تمنا باقی

تو وہی عشق ازل حسن ابد ہے محبوب
مرکے بھی کیون نہ رہے خلق مین چرچا باقی

جلوہ اپنا دکہا دیا کسنے
مجہکو مجنون بنا دیا کسنے

نیند مین مین خودی بیخود تہا
تو نہین تو جگا دیا کسنے

احد و احمد کا بہید بتلا کے
خود سے خود کو بہلا دیا کسنے

کہہ کہہ کسنے الست کی باتین
پہر جواب بلا دیا کسنے

دل سے سیرنگیان مٹین ساری
رنگ اپنا جما دیا کسنے

کہین طالب کہا کے پہر کہین
خود کو اپنا پتہ دیا کسنے

جام وحدت پلا کے اے محبوب
رنگ ہستی مٹا دیا کسنے

تو نے گر زنگ خودی صاف مٹائی ہوتی
کیون نہ تصویر صنم دل مین سمائی ہوتی

باغ وحدت کی ہوا تو نے جو کہائی ہوتی
قید کثرت سے نکیون صاف رہائی ہوتی

عبد معبود نہو تو وہی حق ہے ہمہ اوست
ورنہ الحاد سے کیونکر نہ برائی ہوتی

مردہ دل ایک بہی باقی نہ جہان مین رہتا
تم نے پردے سے اگر آنکھہ لڑائی ہوتی

بے سبب کے سبب کا ہو یقین کیونکر
ذات خلاق نہوتی تو خدائی ہوتی

اپنی ہستی کو اگر ہمنے مٹایا ہوتا
اس طرح یار مین ہمسمین نہ جدائی ہوتی

لب پہ لاتے نہ ہمہ زوست کا لفظ اے محبوب
تم نے تعلیم اگر پیر سے پائی ہوتی

کسطرح سامنے تیرے وہ مہ لقا رہے
جبتک نہ آئینہ تیرے دلکا صفا رہے

ہستی کو اپنی صاف مٹا دی جو آئینا
ممکن ہے وہ جہان مین زندہ رہا رہے

سودا کے داغ سر مین ہون لب پہ تری ثنا
دل مین خیال آنکھون مین جلوہ ترا رہے

رکھکر خود بین کیلیے پہرتا ہے دربدر
گم کردے آپکو تو تو خدا ہی خدا رہے

یا پیر حشر مین بہی ترا ساتھہ ہو نصیب
ایسا نہو غلام کہین ڈہونڈتا رہے

صورت سے اپنی آپ رہیگا تو بے خبر
جبتک نظر مین تیرے جدا آئینہ رہے

توحید ہے وہی کہ نہو کوئی غیر حق
ہے شرک اسیکا نام کہ تو اور خدا رہے

محبوب مین جو ترک تعلق پہ آج ہون
اوس سے جدا نہ مین نہ وہ مجہسے جدا رہے

کس شئے مین یجان تری جلوہ گری ہے
گل ہے نکوئی اور نہ بلبل ہے کوئی اور
کیا جان سکے کوئی طلسمات کو تیرے
جو سامنے آیا وہ ہوا اسیر زمانہ
لازم نہین انسانکو خوشی مرگ عدو پر
ہر رنگ سی ہر چیز مین ہے یار کا جلوہ

افسوس ہے اُنپر کہ جنہین بیخبری ہے
گلشن ہے وہی وہ ہی نسیم سحری ہے
ہر چیز مین موجود ہے پہر سب سے بری ہے
یہہ تجھمین کرامت ہے کہ جادو نظری ہے
جو چیز ہے مخلوق مین آخر سفری ہے
انسانکو نہین انسان ہی پر لو نہین پری ہے

سب لوگ کہان صاحب عرفان تو وہی ہین
جو کہتے ہین محبوب کی ہر بات کھری ہے

ساقی میخانہ ہمیشہ ترا آباد رہے
جو ہوا درکا ترے دل سے غلام ایجانان
دہر مین ذاکر و مذکور کے چرچے کبتک
صاف ظاہر ہے وہ یہہ اُسکا نہین ہے منشا
الفت گل مین مست جائے جو تو بلبل دل
ولے نادانی و غفلت کہ نہ لی اپنی خبر
نہین جینے کا مزا منزل یکتائی مین
خوف دوزخ نہ اوسے خواہش جنت یا پیر
کہدے محبوب انا لحق تجھے کیا غم ہے اگر

ہر گھڑی تجھکو مری مجھکو تیری یاد رہے
قید ہستی سے نکیون اپنی وہ آزاد رہے
ہو فنا ایک کہ تو ہو نکوئی یاد رہے
دید سے شاد کوئی اور کوئی ناشاد رہے
رات دن کیون نہ کمین مین ترے صیاد رہے
عمر بھر عشق مین ناحق ترے برباد رہے
لطف ہو ساتھ مرے گروہ پریزاد رہے
جسکے تو ساتھ رہا اور تو جسے یاد رہے
تیغ کھینچے ہوئے سر پر ترے جلاد رہے

کوئی شئے اس سی مبرا نہو عرفان ہے یہی
مجھکو جو کچھہ نظر آئے کہون جانان ہے یہی

غیر کو دیکھنا اور غیر کا رکھنا ہی خیال
زاہدا میرے لئی خار مغیلان ہے یہی

اپنی ہستی کو فنا ہستی حق مین کرنا
قرب کہتی ہین اسے وصل کا سامان ہے یہی

جلوہ آنکھو نمین ہو اور لب پہ ترا ذکر مدام
ہے مری دلمین تو بس حسرت و ارمان ہے یہی

تری ہستی رہی جبتک تو نہو شرک سے پاک
قال یزدان ہے یہی قول بزرگان ہے یہی

جاننا آپ کو اور مرنیکے آگے مرنا
دین و ایمان ہے یہی معنی انسان ہے یہی

نہو تبدیل حقیقت کسی شئے کی اور پہر
غیر حق کوئی نہو معنی عرفان ہے یہی

دیکھتا بولتا سنتا جو ہی تیرے تمہین
جان اسکو نہ تو بندہ کبھی سبحان ہے یہی

دیکھکر شعر مرے کہتے ہین محبوب احباب
شور سنتے تھے بہت جس کا وہ دیوان ہے یہی

چھوڑ دے جو کچھہ اے دل تجھمین خود پرستی ہے
نیست ہے جہان سارا ایک اسکی ہستی ہے

ذبح مرغ سا ہو جا جبکہ تو کہے تکبیر
ورنہ تیری ہر طاعت عین بت پرستی ہے

جز خدا کبھی اسمین غیر کو نہ آنے دے
قلب آدم اے زاہد اک عجیب بستی ہے

غور سے جو تو دیکھے وہ یہان تجہی مین ہے
جسکے واسطے خلقت ان دنون ترستی ہے

وہ ہی ہے کوئی طاعت جسمین ہوتی ہے اٹھ بیٹھ
آپ کو مٹا دینا خود خدا پرستی ہے

کیون نزول فرمائے پہر وہ واحدیت مین
خاص جام وحدت کی جسیکو مستی ہے

رکھکے یار کو آگے سر کو رکھدی سجدہ مین
ہنسنے دے جو اے محبوب ایک خلق ہنستی ہے

ظہور احمد والا کہین کچھہ سے ہے کہین کچھہ ہے
کہین ادنے کہین اعلا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین مے ہی کہین بھٹی کہین ساقی کہین ساغر
کہین خود آپ متوالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین گلشن کہایا اور کہین مالی کہین بلبل
کہین نرگس کہین لالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین خود عشق مین اپنے ہے آپ ہی مست و بیخود
کہین کرتا ہے خود نالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

وہ گرچہ ایک ہے پر اسکی ہین نیرنگیان لاکہون
کہین گورا کہین کالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین وامق کہین عذرا کہین شیرین کہین فرہاد
کہین مجنون کہین لیلا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین محبوب کہلایا کہین خواجہ رحیم اللہ
کہین بندہ کہین مولا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

تو جستجو مین جسکی آوارہ کو بکو ہے — ہے کون غیر تیرا نادان وہ توہی تو ہے
آئینہ ذات کا تو مظہر صفات کا تو — دل ہو ہی ہو ہی تیرا اور جان ہو ہی ہو ہے
زاہد انا و ہو مین کب غرق ہی سر مو — کہتا انا ہے وہ ہی جس سے صدا ہو ہے

کیا حال پوچھتا ہی تو قرب حق کا مجھسے
حق مجھمین مین ہون حق مین جسطرح گل مین بو ہے

ہے کون اس سوا یان کہتا جو غیر حق ہون
باز آ دوئی سے غافل کیسی یہہ تیری خو ہے

تو آئینہ ہے میرا مین آئینہ ہون تیرا
حیران ہون جلوہ فرمان دو مین مین کہ تو ہے

اٹھتا ہہر طاعت جب ہو تو جان لے یہہ
مین فعل ہون تو فاعل مین کیا ہون تو ہی تو ہے

بیعت کا کیون ہی منکر زاہد یہ کیا نہ دیکھا
قرآن مین خود خدا نے فرمایا و ابتغو ہے

محبوب یہہ تو بتلا کس رخ کرون مین سجدہ
کرتا نظر جدہر ہون حق میرے روبرو ہے

ملک کیا حور کیا جن و بشر مین
اوسیکو جلوہ گر پاتا ہون ہر جا

نظر آیا نہ کوئی غیر تیرا
سمایا جب سے تو میری نظر مین

کرے مردیکو گر زندہ عجب کیا
بھری قدرت خدا کی ہے بشر مین

نہ داخل مجھمین وہ مجھسے نہ خارج
کہ جیسے شمس کا پرتو قمر مین

برائے حج حرم کو جائین کیون ہم
کہو کیا کچھ نہین ہے اپنے گہر مین

جہان چاہو رہو مرضی تمہاری
سویدا مردمک تا ر نظر مین

کہان کا قرب غافل بعد کیسا
بشر حق مین ہے اور حق ہے بشر مین

اوسیکو جانئے مومن حقیقی
رہے راضی اگر نفع و ضرر مین

اگر ہو غیریت ہمراہ تیرے
سمجھ لے ہے بڑا دہوکا سفر مین

نفی کیا کون نافی کس کی منفی
بتہ دو کا کہان ہے کے نگر مین

رحیم اللہ ہے اے محبوب تیرا
نہ رہ عصیان کے تو خوف وخطر مین

لے کہبر یاسا نور یا ہماری رے
پار لاگے نور یا ہماری رے

کثرت مین سیر کرتے ہین وحدتکی ہم مدام
روزہ نماز ہی ہی بس اپنی صبح وشام

ناہین ہم کا کہبر یا ہماری رے

گذرا جو فعل ونسبت واسم ونشان سے
پایا مکان ہمنے پہ لامکان سے

چھوٹی ہم سے نگریا ہماری رے

آلان کما کان ہماری ہی حقیقت
یہہ بات بتائی جو ہوی پیر سے الفت

بڑھ گئی اب عمریا ہماری رے

مکار و شوخ دیکھے مین تجھسی بہت ہی کم
کہو بیٹھے ہستی اپنی صنم تجھکو پاکے ہم

لڑی جب سے نجر یا ہماری رے

مانند نے کے ہم ہین تو نائی ہو تم بجا | جب تم نہو پہر کہان نے کا لگے پتا

تم سے باجت بانسریا ہماری رے

آیا نہ دوسرا ہین نظر کوئی دوسرا | ہر ذرہ حق مین اپنے ہے آئینہ بنگیا

رنگی جب سے چندریا ہماری رے

محبوب کچہہ جو آنکہہ مین جلوہ نکا نورہے | ہر شئے مین دیکہئے تو اوسی کا ظہور ہے

یون ہی گذری عمریا ہماری رے

مخمس در شان مولائی و مرشدی حضرت خواجہ رحیم اللہ شاہ چشتی القادری قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

باصفا و باخدا خواجہ رحیم اللہ شاہ | حق رس حق آشنا خواجہ رحیم اللہ شاہ

رہنما و حق نما خواجہ رحیم اللہ شاہ
مصدر صدق و صفا خواجہ رحیم اللہ شاہ

متقی و بے ریا خواجہ رحیم اللہ شاہ

خاندان چشت کے ہیں عارف و کامل جناب
ذکر حق میں آپکی اکسان ہی بیداری و خواب

سارے عارف ذرہ ہیں اور آپ ہیں آفتاب
مختصر یہ ہی کہ حضرت آپ اپنے ہیں جواب

شاغل ذکر خدا خواجہ رحیم اللہ شاہ

ذی ہنر ہیں متقی ہیں نیک ہیں سب میں ذی کمال
سب نے دیکھا ہے توجہ میں ہی حضرتکے یہ حال

دیکھئے جس فن میں حضرتکو تو ہیں اک بیمثال
آپ نے ڈالی نظر جسپر کیا اسکو حلال

کہتے ہیں نام آپ کا خواجہ رحیم اللہ شاہ

آپنے دم بھر میں کئی جاہل کو کامل کر دیا
گمرہوں کو جانب حق صاف مائل کر دیا

ہمنے دیکھا بد لونکو صاحب دل کر دیا
سارے بداعمال کو نیکوں میں شامل کر دیا

مرحبا صد مرحبا خواجہ رحیم اللہ شاہ

دیکھنا محبوب ایسے ہوتے ہین پیر طریق
بنگیا خادم زمانہ حضرت ایسے ہین خلیق
آپ سے آئی اوپھر بحرِ مصیبت کے غریق
ٹل گئین میری بلائین جب لیا نام شفیق

کہدیا جب منہ سے یا خواجہ رحیم اللہ شاہ

مخمس بر غزل مولانا مولوی حضرت سید شاہ افتخار علیشاہ چشتی القادری المتخلص وطن نور اللہ مرقدہٗ

اوٹھے جب تک نہ پردہ ماسوا کا
نہ پکڑے ہاتھہ جو اہل صفا کا
تو کیا جھگڑا مٹے ما و شما کا
اوسے دیدار ہو کیونکر خدا کا

نہ دیکھا جس نے چہرہ مصطفٰے کا

سمجھکر رمز ہی وہا و ہُو کو
رہے باقی خودی جسمین تو سمجھو
دورنگی چھوڑکر اک رنگ ہولو
وہ کیا پائیگا الا اللہ کے سر کو

نہ لایا فہم مین جو بھید لا کا

نہین حق کے سوا معبود کوئی
نہین حق کے سوا مشہود کوئی
نہین حق کے سوا مقصود کوئی
نہین حق کے سوا موجود کوئی

یہی مطلب ہے لفظ ماسوا کا

ہو مجھہ سے کیا بیان ذات اکرم
سمجھتے ہین انہین اپنا خدا ہم
سب بنے ہین جنکے باعث دو نو عالم
پہرین کیون نکر نہ گرد مصطفےٰ ہم

یہی کعبہ ہے ارباب صفا کا

بتا اےدل مین سمجھون کس کو فانی
کھُلا راز حدیث من رآنی
کہ ہر اک شئے ہے باقی کی نشانی
یہی ہے کیف مدّ ظل کی معنی

جہان سایہ ہے اوس نور خدا کا۔

سمجھہ خود کو ابھی سمجھیگا تو کب
تو خدا کا یہی ہے خاص مطلب
نہ کہہ خود کو کبھی بندہ کبھی رب
کھُلیگا عقدہٗ لا عبد و لا رب

اگر پردہ اوٹھے ما و شما کا ہے

ہوا جب کشف الانسان سری
ضیا دلمین سمائی پھر کچھہ ایسی

خبر مجھکو رہی مطلق نہ اپنی
نظر آتی ہے ہر سو شان حق کی

مقابل آئینہ ہے اپنا کا

جنھین چشم حقیقت ملگئی ہے
اسے جو سمجھے وہ حق کا ولی ہے

وہ کہتے ہین ہر اک شئی مین وہی ہے
خدا آئینۂ شان نبی ہے

نبی آئینہ ہے شان خدا کا

اگر محبوب کوئی تجھسے پوچھے
حواس خمسہ کو باطل جو کردے

بتا دے صاف معنی زندگی کے
وطن ہے ہمکلامی اوسکو حق سے

ہو جو آشنا اپنی صدا کا

مخمس دیگر

یون تو عاشق ہی مرے کان نہ مانا تیرا
ہے مگر اور ہی شئی چاہنے والا تیرا

مین ہوا آپ کو گم کرکے شناسا تیرا | کیون نہ ہر پل مجھے حاصل ہو نظارا تیرا

دیدہ میرا بھی بعینہ ہے جہروکا تیرا

درحقیقت ہے کسی دخل تری خلوت مین | کامیابی نہوی ایک کو بہی خلقت مین
کوی حیران ہی وحدت مین کوی کثرت مین | صورت عکس ہے ہر شخص یہان حیرت مین

آئینہ ہی نہین اک محو تماشا تیرا

خود سے واقف نہو جبتک وہ تجہی کیا دیکہی | ورنہ توحید مین دو رنگی کے جھگڑے کیسے
تو چہپا لاکھہ مگر دیکہہ ہی لیتا ہون تجہے | دیدہ و دلمین نظر صاف تو آتا ہی مجہے

گھر جو میرا ہے وہ ہے آئینہ خانہ تیرا

دونو عالم مین جو کچھہ ہے وہ ہی تیرا ہی ظہور | کون ہی شئے جو نہین نور سی تیرے معمور
مین ہون کب تجہسی جدا اور تو کب مجہسی ہی دور | عالم غیب مین بہی تجہکو سمجہتا ہون حضور

بند آنکھین ہین پہ کرتا ہون نظارا تیرا

غلطی کرتے ہین جو جانتے ہین ایک کو دو
کیون پریشان ہو نہین صاف ہے ظاہر یہہ تو

کیسی توحید کہ مطلوب اگر ہمتا ہو
برہمن دیر کو اور شیخ چلا کعبہ کو

ایک کو بھی ہہ نہین معلوم ٹھکانا تیرا

شخص اور عکس ہے تو اور مین آئینہ ہون
آپ مین رہکے مین کسطرح تجھے دیکھہ سکون

مجھہ سے جلوہ ہی ہر اک جا یہ ترا گونا گون
آپ سے جب مین گذرتا ہون تجھی پاتا ہون

دیکھتا ہون تری آنکھون سے تماشا تیرا

خوب محبوب ہی الفت مین بسر کرتا ہے
وہی زندہ ہی رہ عشق مین جو مرتا ہے

سب سے منہ پھیر کے تجھپر ہی نظر کرتا ہے
ہر نفس اور ہی عالم مین رہا کرتا ہے

ہوگیا جب سے وطن محو تماشا تیرا

مخمس بر غزل حق آگاہ طریقت پناہ مولانا حضرت شاہ خاموش صاحب چشتی القادری المتخلص بہ خاموش نور اللہ مرقدہ

چھوڑ لذات غنا راہ بقا لے بلبل
آپ کو عاشق صادق تو بنا لے بلبل

ماسوا اللہ مین دل اپنا پھنسالے بلبل　　آشیان اپنا گلستان سی اُٹھالے بلبل

باغ کو چھوڑ دے جنگل کی ہوالے بلبل

چل چمن سے نہ اُٹھا خاطر ناشاد کا ظلم　　کہ اوٹھانا نہ پڑے ہر ستم ایجاد کا ظلم
تیرے ہی سر پہ پڑیگا تری فریاد کا ظلم　　باغبان کا ہے ستم دوسرا صیاد کا ظلم

جان ان دونون کے ہاتھ سے بچالے بلبل

آئی جس کام کو وہ کام تو لے اپنے سنوار　　تجھ سوا کون ہے یاران غیر ذرا دل سی بچا
تو سمجھتی ہے جسے گل وہ ہے تیرے لئی خار　　ہو گی معلوم تجھے اسگھڑی سب قدر بہا

جب تو پڑ جائے گی صیاد کے پالے بلبل

دید کیونکر ہو تجھے تو نہین اُسکے قابل　　خواہش وصل ہے گر خود سے ہو پہلے غافل
تجھ مین اوس گل مین ہے اک تیری ہستی حائل　　پیچھے کرتی ہی کیا اس سے نہین تجھ حاصل

مثل پروانہ پر و بال جلالے بلبل

اوس سے ملنا ہو تو لے سبزا رہی یار
صورت سایہ خزان ہتی ہی ہمراہ بہار

بعد مرنیکے ہی پھر دید کا ہونا دشوار
پائداری ہی کہان صحبت گل ہے دن چار

اوس کی بو باس تو اپنے مین لبسا لے بلبل

دہونڈتی ہی تو جسے وہ ہی تجہی مین پیدا
بعد ازان کر کے معطل تو حواس خمسا

شوق دیدار ہی گر رہبر کامل کو تو پا-
بیٹھ اک جائے تو بس کر کے تصور گل کا

کیون اڑی پھرتی ہے ہر جہاڑ کی ڈالے بلبل

اک جگہ بیٹھ تو کر گوشۂ عزلت کو پسند
یاد رکھ سُنکے ذرا حضرت محبوب کی پند

ورنہ تو گلشن عالم مین اُٹھائیگی گزند
گل مقصود کی ہے چاہ تو کر چونچ کو بند

غنچہ سان آپ کو خاموش بنالے بلبل

کرتے ہین مدحت جوان و پیر میرے پیر کی
دیکھنا کس درجہ ہے توقیر میرے پیر کی
ان کا رتبہ وہ ہی سمجھے فقر حاصل ہی جسے
قدر کیا جانے کوئی بے پیر میرے پیر کی

مجھکو تم باقی نہ سمجھو ہوگیا فانی ہون مین
حلق پر جب سے پھری شمشیر میرے پیر کی
آہی جاتا ہے نظر جلوہ مصوّر کا اوسے
دیکھتا ہے جبکوئی تصویر میرے پیر کی
جس کو تم سمجھے مکان ہو انکا ہے جائے ظہور
لامکان جو ہے وہ ہے جاگیر میرے پیر کی
شکل ہو سے وہ نہ کیون ہوجائے حق سے ہمکلام
گوش دل سے جو سنے تقریر میرے پیر کی
وقت آخر ہے مرے دلمین یہی یا رب ہوس
آنکھ مین پھرتی رہے تصویر میرے پیر کی
منتصر اک مجپہ کیا ہے دیکھنا محشر کے روز
ایک خلقت ہوگی دامنگیر میرے پیر کی
عمر اوتنی ہو کہ جتنی ہے مہ و خورشید کی
یا معین الدین شہ اجمیر میرے پیر کی

مین کہان میری حقیقت کیا جو سِرّ حق لکھون
ہے فقط محبوب یہہ تاثیر میرے پیر کی

صدقے سے گرو کے ایجا نان جو اپنی خودیکو بھلاوتے ہے

پرگھٹ مین اور ہر ہر گھٹ مین وہی درشن واکا پاوے ہے
اے مورکھ دونو عالم مین کوئی دوجا وکے سوا ہی نہین
جو کہا یا تھا گنج خفی مین احد وہی رام رحیم کہاوے ہے
بھیو عالم ملا ہرٹ برٹ نہین سو دکھیہ اس سے اے پنڈت
یہہ ہین اچھر علم لدنی کے کہوین گرو کیسے آوے ہے
بغض وحسد وکینہ سے گذر کر جھوٹ سے تو پرہیز اکثر
رکھہ دیا دہرم کی سب یہ تجرکرا انسان تو کہلاوے ہے
چہتا ہے اگر ہمدم سے ملے ہو واقف تو پہلے دم سے
ہے کیا یہہ کہان سے آوت ہی اور پھر یہ کہا پر جاوے ہے
خود آکے دکھا صورت اپنی یا منکو بلا تہاری نگری
یا خواجہ معین الدین حسنؓ بن تورے جیا گھبراوے ہے

محبوب کہان یہہ سکت ہی تیری جو بیان ہو شان اجمیری
جسے چاہے کرے مرد و جہان جسے چاہی وہ مولا بناوے ہے

من طبع زاد شاعر شیرین مقال سخنور ذی کمال مولانا مولوی میر سیف اللہ حسینی صاحب المتخلص بہ رسا متوطن سکندر آباد

شیخ محبوب معرفت آگاہ | جو فرید و وحید یکتا ہے

وہ طریق سلوک و فقر کا آج ہے
فیض یاب در رحیم اللہ ہے
لکھا دیوان سلوک مین کیسا ہے
داغ منصور کے جو دلمین تھے
ہے مطوّل پہ مختصر ایسا
ہے بتایا ہوا او دہر ہی کا
یہہ چھپائے سی چھپ سکے کیونکر

سالک و رہبر وشنا سا ہے
مقتدا جو محققون کا ہے
موج زن معرفت کا دریا ہے
اون گلون کا یہ عطر کہینچا ہے
ملہم غیب کا لطیفا ہے
جو زبان قلم سے نکلا ہے
مبدءِ فیض کا عطیا ہے

سال ترتیب معجمہ ہے رسا
شاہد غیب کا سراپا ہے

۲۴ ۱۳ھ

ایضاً

طبع شد دیوان محبوب ای رسا
می چکد معنی زہر لفظش چو جان

وہ چہ دیوان سرمۂ اہل بصر
یا بود معنی ز صورت جلوہ گر

سال طبعش خامۂ رنگین نوا
زد رقم - پاکیزہ دیوان خو بتر

۲۴ ۱۳ھ

نتیجۂ فکر ماہر اسرار خفی و جلی مولانا مولوی شاہ سید محمد ہاشمی صاحب صوفی المتخلص بہ ہاشمی متوطن سکندر آباد

صلیح و خوش شعار و عہد آواہ
سخن گفتا بہنجار عزیزان
توان نطق اندر نطق پیداست
اِنَّ النُّطْقَ نَفْسًا جَوْهَرِیًّا
جَزَاهُ اللّٰهُ خَیْرًا حِیْنَ اَنْشَدَ
پئے عام نشید دلربا بشں
بگوش ہاشمی آن ملہم غیب

عتیق بزم حضرت شیخ محبوب
با قصائے منے از حسن اسلوب
نخے نیکو زہے زیبا چہا خوب
فَقُلْ رَحِیْقٌ قَدْ رَحَانٌ مَطْلُوْب
بِعَزْمِ اِرْ تِقَائِی اِلْحَقِّ مَنْسُوْب
ترددشد برآمد سعی مغلوب
بگفتا سال ختم ۔ آہنگ مرغوب
۱۳۲۴

نتیجۂ افکار گوہر بار شاعر ذی وقار سخنور والا تبار اوستاد محقق مولانا مولوی جناب محمد یعقوب علی صاحب المتخلص بہ سخنور سکندر آبادی -

اللہ کیا دیوان لکھا توحید مین محبوب نے
کلک سخنور نے عجب لکھا سن تصنیف طبع

ہر حرف مین جسکے جمال کبریا ہی جلوہ گر
آئینہ محبوب مین ہے خدا ہی جلوہ گر
۱۳۲۴

من طبعزاد شاعر حق آگاہ طریقت پناہ مولانا مولوی حضرت مشرف علیشاہ صاحب صوفی المتخلص بہ مشرف متوطن سکندر آباد۔

مرشد کے فیض سے یہہ لکہا ہی خوب دیوان
تاریخ طبع اُسکی اب تم بہی اے مشرف

مرشد کی شان گویا ہی شان شیخ محبوب
لکہدیجی ۔ ہی یہہ نادر دیوان شیخ محبوب
۱۳ھ ۲۴

من طبعزاد شاعر جادو بیان سخنور فصیح اللسان مولانا اوستادنا حضرت سید عبد الرحیم صاحب المتخلص بہ شمس سکندر آبادی

شیخ محبوب خدا رس کی عجب تصنیف ہے
سال اُسکے طبع کا ہاتف نی مجہسے یہہ کہا

کچہہ نہیں توصیف مین رتبہ مر اشعار کا
شمس کہدے ۔ محترم گنجینہ ہے اسرار کا
۱۳ھ ۲۴

قطعہ تاریخ از نتایج فکر شاعر بلند اقبال و سخنور ذی کمال مولانا مولوی جناب محمد یوسف حسین صاحب المتخلص بہ یوسف متوطن سکندرآباد

شیخ محبوب ہمایون عارف کامل کنون
بہر فکر سال طبعش یوسف از روی بدیع

کرد تصنیفی پئے احباب دیوان شگفت
کاشف الاسرار شد آئینۂ محبوب گفت
۱۳ھ ۲۴

ختم